

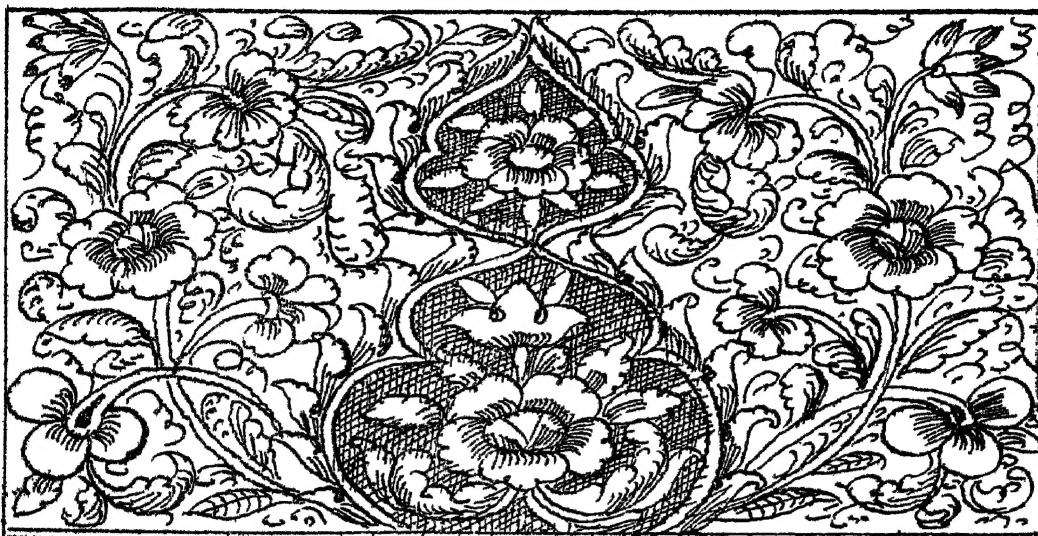
# کلام الشیخ شیوخ الکلام

بفضل حافظ حقیقی دیوان مبارک ارشادی زمان ولایت بیان پناہ عالیان شاہ جہان بیان  
عارف باللہ معشوق الدالوی الہادی حضرت صاحب قبلہ خواجہ حافظ محمد حبیب علی شاہ چشتی رضوی  
المدنی الحیدر آبادی ادا ام اللہ تعالیٰ برکاتہم و فیوضاتہم علیہمنا الی یوم الدین

## دیوان مبارک ثنائی

بحسن تمام و معنی الکلام المتوکل الی ربہ الدعین شیخ حاجی برہان الدین المتوطن بدایہ  
سلمہ العفور کہ غلام حضرت بہرہ حافظ حبیب و ام برکاتہم در شمسہ ہجریہ المقدسہ  
معمورہ بمبئی طبع شد

مطبع مخدوم البضو واقع بمبئی طبع شد



# باب لاف

رب یسر ولا تعسر و تم بالخیر به و لتغین

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

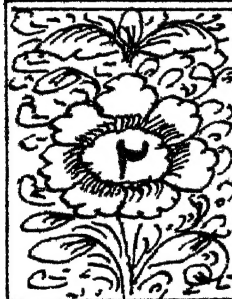
نام پرتیر و فدا هون میر خواجہ بابا  
دام الفتین بهن سپا هون میر خواجہ بابا

مین تری در کا گدا هون میر خواجہ بابا  
طالع وصل هون دیا رکرا مان کج



تسے جو چاہ رہا ہوں میرا خواجہ بابا  
 میں تیری در پہ پڑا ہوں میرا خواجہ بابا  
 سب سر حرم و خطا ہوں میرا خواجہ بابا  
 تیرا دیوانہ بنا ہوں میرا خواجہ بابا

جلد دلوادو مجھ کو خواجه عثمان کے لئے  
 بادشاہ چوڑے کے مادر کو پد رکوانی  
 شہ سلیمان کے لئے میری ہوتی قصیر معاف  
 مجھ کو اجیر ہے کعبہ میرا قبلہ اجیر



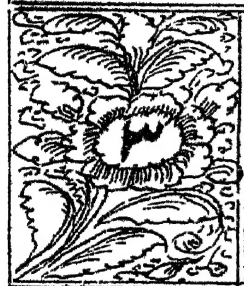
اس حبیب و خستہ کو عنایت کیے  
 مانگتا در پہ کھڑا ہوں میرا خواجہ بابا



چشم رحمت سے ادھر دیکھو ذرا  
 در پہ حاضر ہیں تیری شاہ و گدا  
 چھوڑ کر یہ در کہاں جاؤں بہلا  
 اس ضعیف خستہ کی کج بردوا  
 کر میری بہر خدا حاجت روا

یا نظام الحق والدین اولیا  
 اپنی اپنی حاجتیں لیکر کے سب  
 ہر نہین تیرے سوا میرا کوئی  
 شَيْخَنَا أَنْظِرْنَا إِلَى أَحْوَالِنَا  
 تیرا سلطان السلاطین تمام ہے

عاجز و مسکین تیرے در کا غریب	کیا ترا در بار ہے صلّ علی
شیخنا اُمّی اَبی رُحّی فِذّک	مَوْحِبّا یا نُورِ عَیْنی مَوْحِبّا
در پر پڑے کی دستگیری کیجئے	آبر و عزّت میری رکھئے ذرا
رَحْمَةُ الْعَالَمِیْنَ مَہْمِرِ رَحْم	جلد کیجیگا برائے مصطفیٰ



عاجز و مسکین حبیب خستہ کا



دو جہان میں کون ہے تیری سوا

نہ کچھ پُرستائش کی نہ طالبِ کینامی کا	بہر و ساد و عالم میں مجھ کوئی غلامی کا
از لے حق کیا ہی خاک و غبارِ جگانش	فلک کو شک آتا ہی مری عالمِ مقامی کا
خدا خود پاس سے بیشک جاسے تو رہے	اوی گرد و سبھ چون تو سب سے اپنی خامی کا
قیامت نہ پورا ہو جو چہیر و ذکرِ اسلم	ہمیشہ روز و شب انکی عنایاتِ مدامی کا
کیا خود رفتہ مجھ کو آج تیری لہر لانی نے	فسوگر توئی کیسا ڈھنگ ڈالا ہم کلامی کا

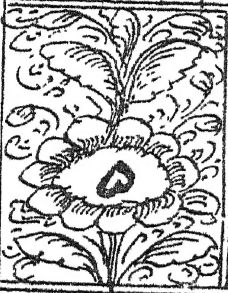
رٹا اگر انکھہ سسریا رے نہسکریہ فرمایا	کہا ہر عین کعبہ بین خط تیری غلامی کا
کچھ پہ وہا ہر شاہوکی نکو پہ طلب امیروں کے	ہوں کتا حافظی فخری نصیر انظامی کا
سکریہ آزر و اللہ بر لائی قیامت میں	کہ اپنی ہاتھ داسن کپڑوں پر حامی کا

خداوند احسب علی کے اوپر رحم ہو تیرا	عین عاجز ہوں کعبہ خواجہ بوسحاق شامی کا
-------------------------------------	--

جہا نہیں کن ہر کہئے مثال حافظ کا	کہ بے مثال ہر عر و جلال حافظ کا
یہ تہن انی کی آتی ہر پے بہ پی آواز	جو لے چاہا کہ دیکھوں جمال حافظ کا
نصیب ہوگی تباہ اتحاد کی نسبت	مدام کہئے تو دلمین خیال حافظ کا
تمام جسم میں ہر اونکی آنکھ کے تاثیر	کہ محدود یہ پس بال بال حافظ کا
لما ہر جبکہ تین تہ فکافی الشیخ	وصال حق ہر انہیں پس وصال حافظ کا
کہ ہر تو دل معشی کہا ہمارا مان	جمالی دلمین تو اپنی جمال حافظ کا

بچا یا کونسا صیاد جال حافظ کا  
جو یاد آنے لگا خط و خال حافظ کا  
خدا سونہیں معلوم حال حافظ کا

ہر روز طائرِ دلِ مہم میں صید ہونے لگے  
اوچاٹ گیا دلِ حاکمِ باغِ جنت میں  
کسی شکر کے تئیں اس قدر کہاں رہے



فقط حبیبِ خط و ابر ہے تو کیا پروا  
ہر اک غلامِ ہر صاحبِ کمال حافظ کا



وہ ہر نام اللہ محمد علی کا  
یہاں ذکر ہے فعل اور فاعلی کا  
سدا ہو رہا عارفی کا علی کا

جو ہے اسمِ حافظ محمد علی کا  
نحو صرف اس مدرسہ میں نہیں ہے  
بیانِ طالبِ علم حق کا سبق ہے



حبیبِ علی ہے غلامِ کمینہ  
وصی کے وصی کا خدا کے ولی کا



ہے تیری خانہ دہن مقامِ فط کا

دلا تو نام لیا کر مدام حافظ کا



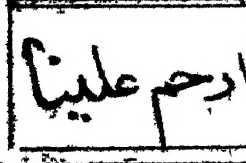
<p>عزیز و اوسکو کہو تم سلام حافظ کا  یہ کون آتا ہو دیکھو غلام حافظ کا  خیال میں تو رکھو صبح و شام حافظ کا  ہزار بار پڑھا کر تو نام حافظ کا  سنبھال کر تو مگی کرنا ہو کا حافظ کا  ہزار بخت سے بہتر ہے نام حافظ کا  یہ میری جان تھیں قیام حافظ کا</p>	<p>ہو اجواد سکی گہرا نہیں دراصل بعت  یہ بعد مرگ کجست میں حورین کہیں  اگر طالب علی جمالی بربخ شیخ  برائے دفع مہات کے دلا شرب  جلانا مرد و نکو و بونکی تین تیر الینا  ہو دنیا دار یہاں کا فقیر سے بہتر  یہ اتصال کہ میں جسم ہو تو وہ ہر سو</p>
---	--



خدا کے حکم سے وقت سوال بولو گا  
حبیب بندہ عاجز غلام حافظ کا



یا میری حافظ یا میرے مولیٰ الطر الینا ارحم علینا



تیرے سوا ہو کون سیرا الطر الینا ارحم علینا



حاجت روائی اوسکی ہوئی ہر شکستہائی اوسکی ہوئی

جو وقت شکل و رو کو بولا نظر الینا ارحم علینا

تیرے سو آیشیخ عالم ہر کون میرا دو نو بہا نین

کو نین مین ہر تیرا ہر سا نظر الینا ارحم علینا

اپنی صحبت کی اوپر ہو عنایت تیری شفقت

مین ہوں تہارا مین ہوں تہارا نظر الینا ارحم علینا

غزل

اگر دیکھ لیوے پیارا ہمارا

چمک جاؤم مین ستارا ہمارا

مجھے بولتے ہیں سگ کی فی حاف

دلا اوج پر ہے ستارا ہمارا

غضب ناز و انداز غمر بلبا کے  
 اگر تم ندیو تو پہر کون دیو  
 مجھے دیکھیں سنسکے وہ شوخ بولا  
 بچے پیار و نکاد لوادے صدقہ  
 بہکاری ہو کچھ بہک لوادو درے  
 خیالی برہین خیال صنم من  
 میں صد زبانی ذرا اتنا بولو  
 دیامین اوسراپنے یار و نکاصتر

یہ معشوق ہر شک لیلی ہمارا  
 بہلا کون ہے بولوشینجا ہمارا  
 ہر گردن میں الفت کا رشتا ہمارا  
 تو بندہ لولی ہر شہنشا ہمارا  
 کہ تو پیر حافظ ہے مولا ہمارا  
 بڑا کس قدر اب تو سودا ہمارا  
 حبیب علی ہے یہ کتا ہمارا  
 کہ ہر جائے اب یہ بیچار ہمارا

غزل



خواجہ حافظ محمد علی کا

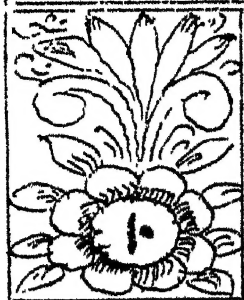
کام اوسجا نتہا عاقلی کا

ہوں سک میں اونکی کلی کا

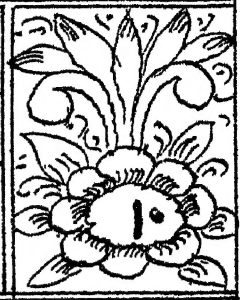
میں نے مانگا وہ مجھ کو دلایا

وقت اب یہ نہیں غافل کا

یار و نعمت یہاں لٹ رہی ہے



ہے حبیب کبین نام لیوا  
آل احمد خٹرا کے ولی کا



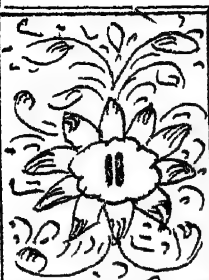
چشمِ رحمت سے ادھر دیکھو ذرا  
در پہ حاضر ہیں تیرے شاہ و گدا  
چھوڑ کر یہ در کہاں جاؤں بہا  
اس ضعیف خستہ کی کچھ دوا  
کر میری بہرِ خدا حاجت روا  
کیا تیرا در بار ہے صلِّ عَلَیْہِ  
مرحبا یا نور عینی مرحبا  
آبر و عزت میری رکھئے ذرا

یا نظام الحق والدین اولیا  
اپنی اپنی حاجتیں لیکر کے  
ہے نہیں تیرے سوا میر کوئی  
شَيْخُنَا اَنْظُرْنَا لِي اَحْوَالِنَا  
تیرا سلطان السلاطین نام ہے  
خاخر و مسکین تیرے در کا غریب  
شَيْخُنَا اَحْيِ اَبِي رُوحِي فَدَا  
در پڑے کی دستگیری کیجئے



جلد کیجیگا برائے مصطفیٰ

رَحْمَةُ الْعَالَمِينَ مجھ پر رحم



عاجز و سکیں جیب خستہ کا

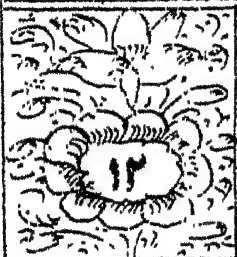


و جہان میں کون ہر تیرے سوا

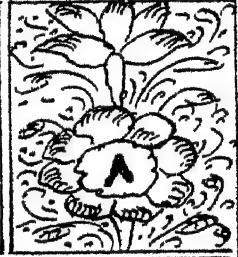
کہ دیکھو نڈوبے ہمارا سفینہ  
مجھے شک حبت ہو اسد کا دینہ  
مدشاہ مینا مدشاہ مینہ  
غبار دوئی سر پہ صامینہ  
چمک چاڑا ب مردل کا لکینہ  
جو ہوتی ہیں حاضر بروزا دینہ  
ہوں محتاج بہر دیکھے میرا خرنینہ  
نکلا جاؤ سب مجھ پر یہ حرص و کینہ

رحم کیجئے مجھ پر یا شاہ مینا  
کروں کیا میں لیکر کے باغ ارم کو  
دیکھو سیر پر ہر آب سخت مشکل  
خدا کے سوا غیر کو میں نہ دیکھوں  
نکالو میرے لئے زنگ دوئی کو  
غریبوں کی دیکھے مراد دلی  
مجھ گنج مخفی سے کچھ دیکھے  
سیر و ملین دیکھے محبت کی

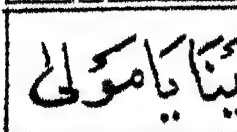
مین نادان ہوں مجھ کو اتنا نہیں	سکھا دو مجھ اپنے گہر کا قرینہ
یہ مفلس جو کچھ مانگتا ہے ملے	مرے سجدہ گاہ ہی تیری در کا زینہ
ہو اللہ جلیل عجب الجمال	کہڑی مین تیری در پہ سا رحیمہ
سعتر کرو جسم خاکی کو مرے	عوض عطر کے اپنا دیئے پسینہ



رہے حشر تک میرا روشن چراغ  
مدد شہ صفی شہ سعد شاہ مینا



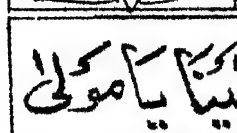
مین تیرا ہوں تو میرا اُنْظُرُ الینَا یا مَولیٰ



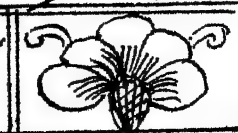
بحرے کب سے قطرہ جدا اُنْظُرُ الینَا یا مَولیٰ



دیکھو میرا خستہ حال ہجر کے غم سے دل پہ مال



آپ سوا ہے کون میرا اُنْظُرُ الینَا یا مَولیٰ



عرض ہر تم سے عالی جناب میری مدد کو پہنچو شتاب

مُتَنِّ حُكُومَتِ تَكْمُودِیَا اَنْظُرُ اِلَیْكَ یَا مُوَلَّی



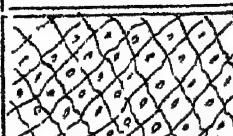
جَلَدِی سَنِ مِیْرِ فَرِیادِ شَاہِ کَرِ مِیْرِ اِمْدَادِ



بِہِ اِمَامِ عَلِی رِضَا اَنْظُرُ اِلَیْكَ یَا مُوَلَّی



اِیْنَا صَدَقَہ دِلِوَا دے جَا مِ وَصَلَتِ پِلِوَا دے



یہ سَا یِل ہے دِرِ پَہ کُہِ اَنْظُرُ اِلَیْكَ یَا مُوَلَّی



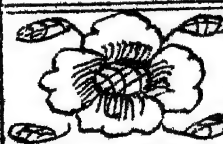
شَاہِ خِیرِ آبا دِ کُرو یہ دِل غَمِ کِیْنِ شَاہِ دِ کُرو



آپِکے دِرِ کَا مِیْنِ ہُوْنِ گِدا اَنْظُرُ اِلَیْكَ یَا مُوَلَّی



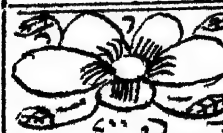
شَکْلِ دِ کُہَا دے اِیْنِی ذِرَا تِرِ پُ رہا ہے دُ مِیرَا



نَقَابِ خَسِے کِرِکے وَ اَنْظُرُ اِلَیْكَ یَا مُوَلَّی



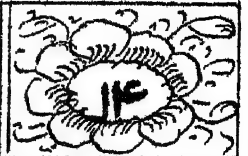
ہے یہ بِہِ کَا رِی خَسْتِہ جِلِیْکِے ہَا رِی تَجَسُّسِے غِیْبِ



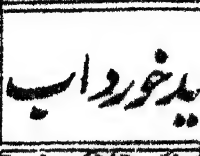
صَدَقَہ اِیْنَا سِکُودِلا اَنْظُرُ اِلَیْكَ یَا مُوَلَّی



# شریف باء موحدا



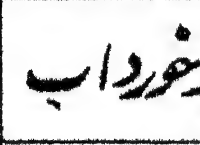
دیوانہ پن پیدا ہوا مخدوم سید خرداب



مری طرف دیکھو ذرہ مخدوم سید خرداب



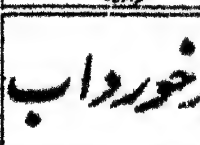
جو ہے نواسا آپ کا وہ پیر و مرشد ہے میرا



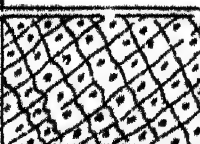
جس پر ہوا ہون مبتلا مخدوم سید خرداب



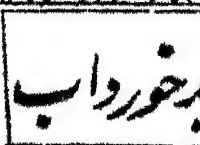
طفلی میں آیا اونکی دراب ہے ضعیفی بسر



سن لیجے میرا ماجرا مخدوم سید خرداب



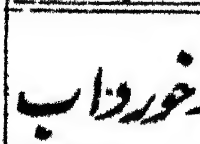
خوش و بردار چوڑ کر جو اڑا ہون او سکے در



کچھ خیر ملجائے پہلا مخدوم سید خرداب



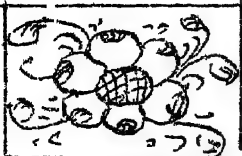
باقرا مام پنجتن جو اونکے پوتے آپ ہو



مری کرو حاجت روا مخدوم سید خرداب

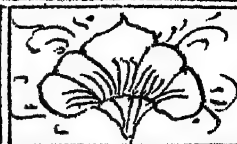






مخدوم سید ماہ کی خاطر سے اب سن لیجے

لمجائے میرا بادشاہ مخدوم سید خوراب



حافظ محمد اور علی چشتی نظامی کہیں

ہوں نام پر اونکے فدا مخدوم سید خوراب



سیری سفارش کیجئے اپنے نواسے ذرہ

در کا ہوں اونکے مانگتا مخدوم سید خوراب



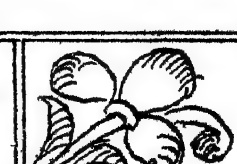
حافظ ہمارے پیر بہین حافظ ہمارے رہنما

حافظ کے ہوں در کا گدا مخدوم سید خوراب



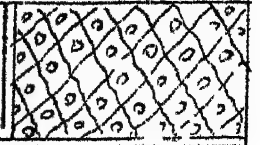
صدقہ نواسے کا تیرے کچھ بہیک مجھ کو اب

سائل ہوں میں در پر کہڑا مخدوم سید خوراب



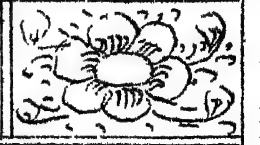
اب اندنوں لاچار ہوں اور عشق کا بیمار ہوں

میرے کرو جلدی دوا مخدوم سید خور داب



تیرے نواسے کا گدا جائے کدہ روہ بے نوا

دیکھو اوہر بھر خدا مخدوم سید خور داب



لمجائے میرا بادشاہ لمجائے میرا پیشوا

لمجائے میرا رہنما مخدوم سید خور داب



عاشق حلیب خستہ پر حافظ کی ہو و ایک نظر

ہوں جان و دل سیرین خدا مخدوم سید خور داب



حسین تاء فوقانی



خدا کی ہے بہت اوپر عنایت

میرے حافظ کی ہے جبر شہادت

اویسی واسطی ہے بن کی ثروت

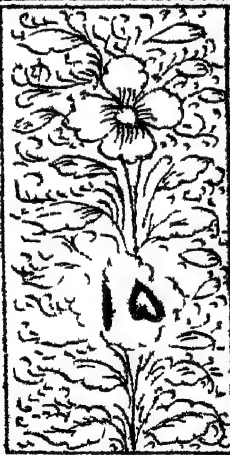
میرے حافظ سے ہے جسکو محبت

مجھے درکار ہے اونکی نجات

محمد اور علی حافظ ہیں میرے

اوسے دونوں جہان میں ہیگی عزت  
 ہے دائم اوسکے اوپر حقیقی حرمت  
 اوسے شیرے بڑکے شرافت  
 محمدؐ اور علیؑ کی دل سے الفت  
 محمدؐ اور علیؑ کی ہے جو دولت  
 محمدؐ اور علیؑ کی ہے حمایت

میرے حافظ کا جو کوئی گدا ہے  
 میرے حافظ کا جو ہے نام لیوا  
 محمدؐ اور علیؑ کا جو ہے کُتا  
 یہ ہی ایمان یہ ہے ایمان باریا  
 بھری ہے خانہ دل میں ہمارے  
 غلاموں کو اونھو کے روز محشر



حبیب پر یارِ زِدْنِی

محمدؐ اور علیؑ کی ہو دے الفت

۱۵

ردیف دالِ محملہ



خدا سے نہیں بین بجا پیر و مرشد  
 ہے شانِ فنا میں بقا پیر و مرشد

اگرچہ نہیں بین خدا پیر و مرشد  
 فنا اس قدر ہو گئی ذاتِ حقین

جو دل میں ہو تیری دلاپیر و مرشد  
 ذرا اپنی صورت کما پیر و مرشد  
 شراب محبت پلا پیر و مرشد  
 کہ دیوانہ اپنا بنا پیر و مرشد  
 مجھے ایسا عاشق بنا پیر و مرشد

چاہا جائیگا باغِ جنت میں بیشک  
 مجھے فخر دین شہ سلیمان کی خاطر  
 پیاسا کھڑا ہوں تیری سامنے  
 نہیں لیلیٰ عقل کا میں ہوں مجنون  
 نظر میں نہ آوے کوئی غیر تیرا

جیسا نکر خوف حافظ ہیں تیرے

محمد علی رہنما پیر و مرشد

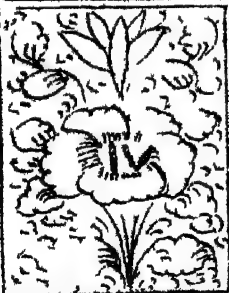
دریغ راء مہلہ

ہو عدم شکل فنا آوے بقا کی تاثیر  
 بادشاہوں پر پڑی ہو جو گدا کی تاثیر  
 کچھ پہراپنے میں تو نام خدا کی تاثیر

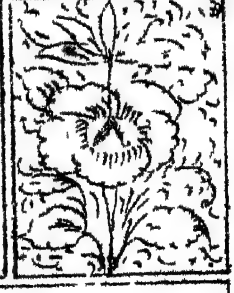
تجھ پہ جاوے اگر اہل فنا کی تاثیر  
 اسلئے چھوڑوئے سلطنتِ شاہی کو  
 جان لے ہستی موبہوم کو مطلق عدم



حل مشکل کے لئے بھیج محمدیہ درود	تا نظر آوے تجھے صل علی کی تاثیر
و جبرین آکے انا الشیخ انا یا کرہو	مجھ میں آ جاوے اگر راہنما کی تاثیر
تیری ہر دم میں ہر موجود حلال اوجہاں	ہر نفس میں ہے فنا اور بقا کی تاثیر
اولیاؤں سے ڈرے ادبی تم نہ کرو	جان لو اون کی زبانیں ہر قضا کی تاثیر
معتب قاضی مفتی تیری دیوانے بنے	کیا تیری حسن میں ہر یار بلا کی تاثیر
یار ہو باغ ہو بادہ ہو مفتی بھی ہو	جمع عشاق میں ہو شور و فوا کی تاثیر



وے مٹا نقش دوائی دیدلے تجھ سے



تا نظر آئے تجھے اہل صفا کی تاثیر

بھگو جو درد غم ہے حافظ پیر	اور رنج و الم ہے حافظ پیر
پر کسی سے بھی کچھ نہیں ہوتا	تیرا لطف و کرم ہے حافظ پیر
جبکہ عاشق بنا ہوں میں تیرا	ابتلاک چشمِ غم ہے حافظ پیر

مجھ کو جنت ہے آپ کا کوچہ

بجھر کی آفتین سہون کب تک

کیا کروں لیکے چتر شاہی کو

سب در تیرے آستانے کا

ایک باغِ ارم ہے حافظ پیر

کیا یہ ظلم و ستم ہے حافظ پیر

سر پہ تیرا قدم ہے حافظ پیر

مجھ کو فقور و جم ہے حافظ پیر

سجدہ کہ اس حبیب عاشق کی

طاقِ ابرو کا خسم ہے حافظ پیر

محمد علی شاہِ روشن ضمیر

کھڑے ہیں تیرے در پہ شاہِ واپس

ہیں تیری محبت کے کتنے اسیر

نیچے گا مجھ کو ذلیل و حقیر

نہیں تیرا ثانی نہ کوئی نظیر

خدا کا ولی ہے نبی کا وزیر

تو سلطان ہے ابن سلطان ہے

فقط ایک مجنون تھا لیلیٰ پہ شیدا

ہفتیل شکر گنج گنج شکر۔

کوئی حسنِ خوبی میں ایشاہِ خوبان

شاہ محمد علی دلپذیر

نقطین نہین سارے عشاق کو

مدد سیدی مرشدی ماسکے۔

حبیب علی ہے تمہارا فقیر

۱۹ خواجہ سلیمان چشتی پیر

توسہ والی منڈی پیر

دام محبت کے ہین اسیر

تیرا ثانی تیرا نظیر

چراغ دہلی خواجہ نصیر

در پہ کھڑے ہین شاہ وزیر

۷ ہے یہ قندیل شیخ باتدیر

مجیسا مینو پار لگا۔

لاکھوں تیرے دیوانے

دونوں جہان میں کوئی نہین

روشن کیجے میرا چراغ

اپنی اپنی حاجت لیکے

اَرَحَمُ اَرَحَمُ يَا مَوْلَا

حبیب علی ہے تیرا فقیر

دیکھئے میری پیران پیر  
 توئی غوثِ اعظم ہر محبوبِ بجان  
 دو عالم کا حاکم تجھے حق کیا  
 میری یہ تمنا بھی آرزو ہے  
 خدا نے دیا ہے وہ رتبہ تمہیں  
 میری ناوِ طوفانین آئی نکالو  
 مجھے اپنی دولت بھر دیجیے گنج  
 میں بہتا ہوا دیون اؤ کو جواب

بحق محمد علی دستگیر  
 نہیں تیرا ثانی نہ کوئی نظیر  
 تیرے در کے کتے ہیں شاہِ وزیر  
 محبت میں اپنے کرد تم اسیر  
 ابھی چاہیں مفلس کو کر دین اسیر  
 نبی کے نواسے علی کے وزیر  
 طفیلِ شکر گنج و خواجہ نصیر  
 لحد میں جب آویں گے منکرِ نیکر

مجھے شاہِ ہنوری کا صدِ قدمے

حبیبِ علی ہے تمہارا فقیر

دریغِ زاءِ معجمہ

عارفوں کا مقدمہ ہے خواجہ بندہ نواز

طالبوں کا رہنما ہے خواجہ بندہ نواز

مبدہ جود و سخا ہے خواجہ بندہ نواز

فیض بخش اولیا ہے خواجہ بندہ نواز

عاشقوں کا پیشوا ہے خواجہ بندہ نواز

واقف راجع نہوسا کرتیے دربار کا

پاتے ہیں بیان انکر سبب نپی اپنی جتن

ہاں مگر اوسوقت میں کان نہ تھامانی کوئی

عفو تقصیرات کو حاضر ہوا یہ حلیب

جو ہوئی اوس خطاب ہے خواجہ بندہ نواز

شریف طاء مہملہ

آیا حافظ کے تئیں خواجہ سلیمان کا خط

ہے عجیب و غریب عشق کے سامان کا خط

کہہ کے بھیج رہیں کئی بار جو احسان کا خط

اپنے الطاف کے کچھ اور ہی سامان کا خط

مرحبا صل علی دیکھو کس شان کا خط

لکھا محبوب الہی نے نصیر الدین کو

حضرت شیخ کلیم رحمۃ اللہ نظام الدین کو

فخر دین نور محمد کو جو لکھ لکھ بھیجے

مصنف پہ نمودار ہو قرآن کا خط	برسخ شیخ کا کہ دلمین ہوش تو خیال
ہیگا انسان بڑے نہ ابوالحاج کا خط	شرف میں اہل مخلوق خیرات انسان
ہر یہ کیا ہوش باصاحب غفان کا خط	دیکھو خطاطی عجیب کی ہر اہل دلی
آئے ذرہ میں نظر مہر درختان کا خط	بدرسا جبکہ چمک جا ستارا اپنا
دل ہوا رشک چین دیکھ معبران کا خط	دلی کلا گئی تھی خط کو نہ آئینے کلی
نامہ بر جلد لیجا عاشق بیان کا خط	شیخ کی خدمت عالیہ میں ذرا تو پونچھا

شکر کیا اسکا بجالا حسیب عاصی

ہو گیا پیش نظر سب دربان کا خط

شریف ظاء معجمہ

کرم کیجے بحق حیدر کرار یا حافظ	رحم کیجے طفیل احمد مختار یا حافظ
ہوئے ہم اند نوین است لاجا یا حافظ	خدا کی واسطے اپنے غلاموں پر رحم کیجے



تہیں آسان ہے میرے تین دشواریا حافظ

میرے مرشد میرے مولا میرے سرور حافظ

ہماری ہاتھ پکڑ کی شرم ہی آپ کو شام

بہکاری ہوں سلیمان کی تصدیق مجھ کو ادا



حبیب کترین عاجز کینہ کی ہر کیا کنتی

بہت ہیں تمہاری خشم کے بیماریا حافظ



اور ہر دم میرا اوپر ہے عنایت حافظ

جبذاصل علی تیری سخاوت حافظ

آسمانوں پہ بھی ہر تیری حکومت حافظ

خاکروبی کی دیا میرے کو خدمت حافظ

تیری مشہور ہے عالم میں سخاوت حافظ

روزِ میثاق سے ہے تیری حفاظت حافظ

کل عرب جملہ عجم تیری ریاست حافظ

دو جہان میں ہی مجھے تیری حمایت فط

تجھے جو مانگے اتھاو و مجھ تو نے دیا

کچھ فقط ساتوں مینوں پہ نہیں مولا

سگے ربان بنایا مجھے اپنے در کا

کوئی سائل تیری سرکار سے خالی نہ گیا

ہر حفاظت تیری قہر و میر شامل

کچھ فقط ہندو کن کو کن مدد اس نہیں

ہم کو سب کچھ ہی ملا تیری بدستِ حافظ

جس شبر کے تئیں ہی تجھے اوتِ حافظ

آج تک وہ زبانِ پیرِ لذتِ حافظ

اتھ آئی جو تیرِ وحشت کی نعمتِ حافظ

کوئی طرِ حلی نہیں مجھ میں لیاقتِ حافظ

کس زبان سے ہوا او شکرِ تیرا یا خواجہ

اوسکی تئیں میں نے بڑا صاحبِ قسمتِ پایا

بارِ ما دستِ مبارک سے جو کچھ تم نے دیا

خوب قسم کیا اپنے غلاموں کے تئیں

کیا کروں شکرِ او ابدۂ احسانِ بہنِ تیرا



شکر کیا تیرا بجا لائے حبیبِ عاصی

زندگی اوسکی ہی بس تیری کرامتِ حافظ



جان ہے پروانہ کوئے حافظ

اوسمیں پیدا ہوئی بوئے حافظ

سجدہ گاہ اپنی ہی سوئے حافظ

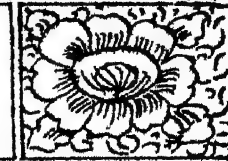
دل ہے دیوانہ روئے حافظ

جسکو حاصل ہے ارادتِ کامل

دیر و کعبہ سے ہمیں کیا مطلب



خیر آباد میں پہونچا دو مجھے



# ہون حبیب گئے حافظ

۲۶

۶

کون ہمارا ہی بتلا جا حافظ میرے حافظ  
دل کو نہیں ہی چین فی را حافظ میرے حافظ  
مجھ یا مینو پارنگا حافظ حافظ میرے حافظ  
میں ہوں تیری در کا گدا حافظ میرے حافظ  
یہ سائل ہے در پہ کبرا حافظ میرے حافظ

دونو جہان میں تیری سو جا حافظ میرے حافظ  
میں ہوں پشیمان گدراں سحر کے غم جو نالان  
کام میں میرے کسیر سائینڈیے مری خیر  
جلدی مقصد کو سنا صدیر سٹجان دیے  
وصل کی میری محکمو صدقہ اپنا کچھ دلا

## عاجز و سکینہ حبیب کے در پہ کبرا ہی غریب

## فانطرا لکنا یا مولا حافظ حافظ میرے حافظ

نہ سمجھوں خدا سے جدا تم کو حافظ  
سناتا ہوں اپنی صدا تم کو حافظ  
ہو منظور میری بقا تم کو حافظ

بنو لون میں ہر گز خدا تم کو حافظ  
فقیروں کو کچھ ہیک دلاؤ بابا  
فنا کیجئے ذات میں محکمو اپنے

وہ رتبہ خدا نے دیا تم کو حافظ

سمجھتے ہیں اہل صفا تم کو حافظ

جو در بابر حق سے ملا تم کو حافظ

یہ کیسی ملی کیا تم کو حافظ

ہیں سب صوفی با صفا تم کو حافظ

یہ سب مرشد رہنا تم کو حافظ

اگر چاہیں فرہ کو خورشید کر دین

کوئی اپنا قبلہ کوئی اپنا کعبہ

غلاموں کو اپنی بہت آپ یا نئے

نظر سے بناتے ہو پتھر کو پارس

یہ کہتے محمد علی قطب عالم

سمجھتے ہیں انسان جن و ملائک

**حبیب علی پر کرم کیجئے گا**

خدا نے کیا پیشوا تم کو حافظ

رہبر و عقدہ کشا حضرت حافظ

میں بہن محتاج ترا حضرت حافظ

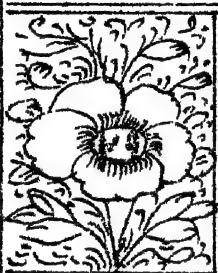
اپنی صورت دکھا حضرت حافظ

مرشد و راہنما حضرت حافظ

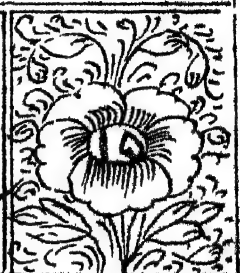
تو سخی ابن سخی اور کریم ابن کریم

منتظر دید کا ہوں کیلئے کیا ہوں

ہوں خطا وار شرمسار گرفتار گنہ	حال تیرے مرا حضرت حافظ <sup>فظ</sup>
اپنی دربار سے کچھ بہک لاد مجھ کو	دیکھ سائل ہو کہڑا حضرت حافظ <sup>فظ</sup>
دیکھ کشتی میری اب گئی گرداب میں ہے	پار جلدیے لگا حضرت حافظ <sup>فظ</sup>



دو جوانین چلیب دختہ کے تین



کون ہے تیرے سوا حضرت حافظ <sup>فظ</sup>

بیان کیا کروں لطف احسان حافظ	میں خود جان ڈلے ہوں قربان حافظ
جو دیکھا نظر بہر کے چوگان حافظ	ہوا مثل گو وہ تو غلطان حافظ
حکومت دیا ہے خدا او کو ایسی	ہیں جن و ملک یر فرمان حافظ
کروں کوئے منہ سے تعریف او کی	نہیں کوئی تعریف شاہان حافظ
خدا کی محبت ہے او کی محبت	ہے عرفان حق عین فان حافظ
بفضل خدا بعد مدت کے آج	میرے ہاتھ آیا ہے دامن حافظ

تجلی برستی ہے حق کی سدا  
 اندھیل شب ہجر کا کب رہے  
 بہلا کیون نہو عید عشاق کی  
 دہم واپسین قبر میں حشر میں  
 خدا اونے راضی نبی اونے غنی  
 ہے لیلی کا تاج بچارہ مجنون  
 فقیر و نئے بھتر مری اہل دنیا  
 خدا یا سحی بنی فاطمہ

ہے شان خدا رو خندانِ حافظ  
 چراغ ہدایت ہو دندانِ حافظ  
 ہے ماو دو ہفتہ گریبانِ حافظ  
 مری با پس روی تائبانِ حافظ  
 ہین کیا نیک قسمت غلامانِ حافظ  
 مجھے حق بنایا شاخوانِ حافظ  
 غلاموگر حق میں ہو فرمانِ حافظ  
 رہو تا قیامت یہ فیضانِ حافظ

حبیب کمین تجھے لاکھوں ہزار

پڑے ہین سگمے دربانِ حافظ

جام الفت کا بھجپو تو پورا حافظ

خیر آباد کا صدقہ بھر دو حافظ



اپنی یاروں کا تصدق مجھ کو حافظ	دلو اب چین نہیں جسم کو آرام نہیں
شہ سلیمان کا تصدق مجھ کو حافظ	مانگنے بہیک تیری در پہ ہوا ہوں حاضر
جامِ صلیب مجھے بہر پہر کے تو لو حافظ	اے سخی سوختہ جان تیشہ دہن آیا ہوں



بہو کا پیا سا تیری سرکار میں آیا ہے صلیب  
اپنی تو خان کرم سراو سے کہلو حافظ



مدد بہر خدا یا پیر حافظ	بہت ہوں اندنوں لگیہ حافظ
بے دلمین تیری تصویر حافظ	سدا آنکھوں میں ہو صورت تمہاری
زبان میں ہو مرے تاثیر حافظ	میں تم سے مانگتا ہوں شاہِ تکو
بحق حضرت شہیر حافظ	مری حاجت دوائی کیجے جلدی



صلیب کترین ہے نامِ حبکا  
سگ کوئے جناب پیر حافظ



مانگنے بیگ تیر در پین آیا حافظ  
 اپن در بار کا صبر مجھ دیو کے لئے  
 خالی ست پہیر مجھ پر اپنے تو دروازے  
 کوں ہے تیرے سوا دونو جانیں میرا  
 کیوں میرے حال پہ اب رحم نہیں آتا  
 دیکھو جی جاؤ نگاہ میں مار خوشی اس  
 شاد کرد لکھو میرے خواجہ سلیمان کے طفیل  
 کس قدر دیر میرے کام میں آشا شہنا  
 شکر کیا مجھے دے ہو کہ فضل سے  
 جو طلب میں کیا تھا وہ مجھ پر تو دیا  
 برق بن بنز قدم عشق کے کوں خمیں کہا

جو میں مانگتا تیرے دربار پر آیا حافظ  
 خیر آباد میں تو مجھ کو بلا یا حافظ  
 کوئی خالی تیرے کوچہ سے نہ آیا حافظ  
 اس قدر آنکھ میں میرے تو سما یا حافظ  
 اتنا رور کے تہیں جاں سنایا حافظ  
 اتنا دیکھوں کہ میری لاش پہ آیا حافظ  
 کئی روتی کوں تین تو نہ ہنسیا حافظ  
 میرے ہادی میرے مرشد میرے مولا حافظ  
 تیرا دامن سراب تھیں آیا حافظ  
 تیرے دربار میں مانگ کے لایا حافظ  
 آپ کو بھول گیا تیرے کو پر آیا حافظ

یہ گنہگار نکو خاں حبیب عاصی  
اوسے سب کچھ تیری سکر سہ پایا حافظ

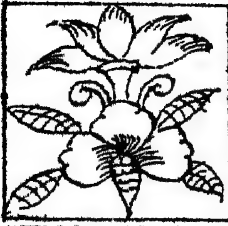
دکھ لا کر مہملہ

مہر کر امت ماہ کمال خواجہ شیر خواجہ اقبال

صبح شرافت شام وصال خواجہ شیر خواجہ اقبال

مشکلین آسان مری ہون لکی مرادین پوری ہون

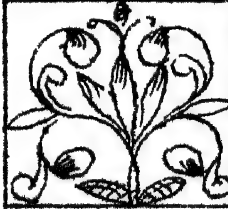
آپکو آسان مجکو محال خواجہ شیر خواجہ اقبال



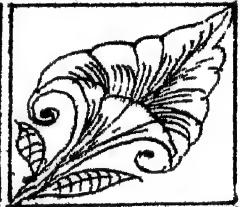
جاؤن دہلی سب کو لیکر محبوب آپہی کے در پر



عرس مبارک میں ہر سال خواجہ بشیر خواجہ اقبال



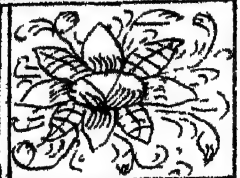
مانگے ہاہون کچہر دم آپکے در سے میں سپہم



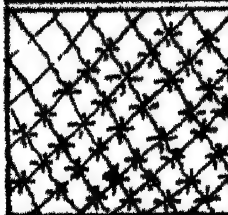
دیکھے مرے حسب حال خواجہ بشیر خواجہ اقبال



بندۂ ناقص جب جاو خالی نہ پہر کچہ لے آئے



یہاں در پہ ہین حاضر اہل کمال خواجہ بشیر خواجہ اقبال



سلطان سلاطین غنیمت عالم ہواؤ کی عنایت مجھ پر ایم

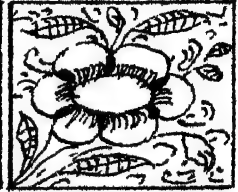


مرے حال خزین پر ہون انضال خواجہ بشیر خواجہ اقبال



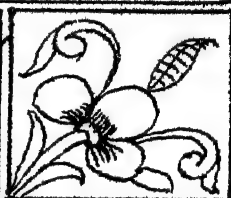
سلطان شاہج سے بولو فرزند رسالت کی بولو

اس سائل کا جو کچھ ہے سوال خواجہ شیر خواجہ اقبال



مری صفات ضمیمہ کو کیجے بدل حمیدہ سے

تاکہ مبدل ہوں افعال خواجہ شیر خواجہ اقبال



ملک الفقرا ساکین کی مری طرف کی عرض کرو

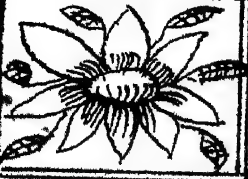
ہر آپ کو روشن سیرا احوال خواجہ شیر خواجہ اقبال



سلطان شاہج سے بولو فرزند رسالت کی بولو

اس سائل کا جو ہر سوال خواجہ شیر خواجہ اقبال

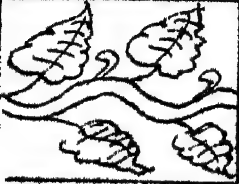




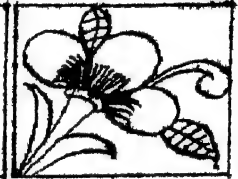
نظام الدین محبوب کہ چہہ اپنا قصہ جلد دلا



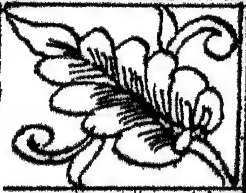
میرا بہت ہر خستہ حال خواجہ شیر خواجہ اقبال



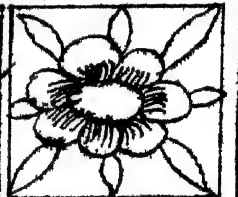
نظام الدین محبوب الہ رحم کرو مجھ پر اللہ



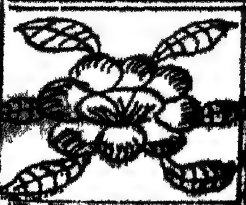
میرا بہت ہر خستہ حال خواجہ شیر خواجہ اقبال



سارے مشائخ اور صوفی آپ کے در پر حاضر ہو



کرتے ہیں اگر وجد و حال خواجہ شیر خواجہ اقبال



بندہ عاجز خستہ حسیب کے در پہ پڑا ہر غریب

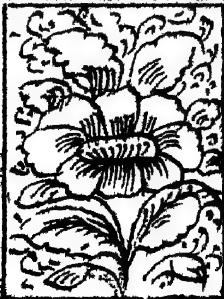


اوسکو دکھاؤ اپنا جمال خواجہ شیر خواجہ اقبال

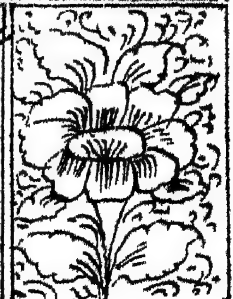


برق اوسکے نور سے اب ہر خجل  
 کر فنا اپنے کو فانی ہو رہو  
 ظل حق ہر ظل حق ہر تیری ذات  
 ہے تجھ کو خواہش وصل خدا  
 يَا إِلَهَ الْعَالَمِينَ كَالِي سُوءِ  
 ڈوب کر دریائے بے پایاں میں  
 گاہ فانی گاہ باقی ہو رہو  
 جب تجھے ملجائے کوچہ یار کا  
 جان کو جانا پہ اپنی کر خدا

دل میں دل ہو دین دل ہو دین دل  
 چھوڑ دے سبیل باد و آتش آب گل  
 ذات تیری بیش بہہ ہے حق کا ظل  
 ڈھونڈتا جا مرشد کمال سے مل  
 ہون میں اپنے فعل سے خود منغل  
 آپ فانی ہو گیا اور مضمحل  
 اس میں ہر دم اب رہا کر شغل  
 میری سنلے پہر ہونے تو نہ مل  
 بیٹھ جا کوچہ میں اسکے مستقل



گر حبیب عاشق صادق ہے تو  
 چھوڑ دے سارے جہاں کو حق سہل



ہمارا کر دے خدائے عالم چراغ روشن مراد حاصل

طفیل حضرت رسول اکرم چراغ روشن مراد حاصل

ہے سیرین جسکے تمہارا سودا تمہارا عاشق بنا سراپا

ہے نور عرفان سے وہ مجسم چراغ روشن مراد حاصل

نصیر دین بین چراغ دہلی کرین عنایت و حبیبہ پوری

یہ دل ہوا سراپے اس کا محرم چراغ روشن مراد حاصل

اونھونکا کوچہ ہر جائے امن جو آگیا اونکے زیر و امن

حبیب ہمہ ننگے اس کے پیہم چراغ روشن مراد حاصل

شریف میسر ماملہ

غزل

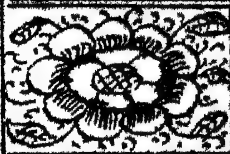
دربان مجبور بایا بشیخ ہر دو عالم  
 دربار حافظی میں جسرا دے آیا  
 میں ہی ہٹک ہاتھ اوہ ہر منجگو  
 میں انہر اتھا لیکن العلیٰ لکھ لکھ  
 فضل خدا کہ میں نے دربار سے تمہارا  
 مدہوش مست بنجیو ہاں کیوں ہوں میں  
 ہر شش جہت میں پکار جیسے طرین دیکھا  
 ہر اہل معرفت کو تم سے خدا ملا ہے  
 موندن جیانا کا حامی سمجھ کے شجگو  
 نادان تھا ولیکن فضل و کرم سوا اپنے  
 تیرے سوا ہمو آتا نہیں نظر ہے

درپر مجھے بٹھایا اب شیخ ہر دو عالم  
 سب کچھ اویسنے پایا اب شیخ ہر دو عالم  
 بس اساتبتا یا اب شیخ ہر دو عالم  
 سستی مجھے پڑھایا اب شیخ ہر دو عالم  
 کچھ بہیک مانگ لایا اب شیخ ہر دو عالم  
 جلوہ توجہ دکھایا اب شیخ ہر دو عالم  
 تو ہی نظر میں آیا اب شیخ ہر دو عالم  
 میں حق سے تلمو پایا اب شیخ ہر دو عالم  
 میں درپر تیرا پایا اب شیخ ہر دو عالم  
 سب کچھ مجھ سے سکھایا اب شیخ ہر دو عالم  
 انکھو نہیں تو سہا یا اب شیخ ہر دو عالم

گردابین کشتی بس آگئی تہی سیری	تو نے مجھے ترایا اب شیخ ہر دو عالم
احسان کا تمہارا کیا شکر اب کروں	بگڑو نکلے تنیں بنایا اب شیخ ہر دو عالم
محتاج تیرا درگاہی نہیں پہرا ہے	مانگا سو تو دلایا اب شیخ ہر دو عالم
شبلی جنید پکیرید ہوش ہو گئے تھے	وہ جام تو پلایا اب شیخ ہر دو عالم
سوچ پڑے تھے کہ غفلت کیے خرابی ہم	تو آنکر جگایا اب شیخ ہر دو عالم
پاپیر اسم حی کا تہمین اثر ہر سار	مردوں کو تو جلایا اب شیخ ہر دو عالم
مردہ دلوں کو کتنی فرما کے قم باذنی	ٹھوکر سے تو اٹھایا اب شیخ ہر دو عالم



جو کچھ کہ تجھے مانگا عاجز حسیب کتر  
تو نے اسے دلایا اب شیخ ہر دو عالم



تا شاگاہ عالم میں رکبین کیوں منہ پہ دامن ہم

وہی ساکن وہی مسکن نہ ساکن ہم نہ مسکن ہم

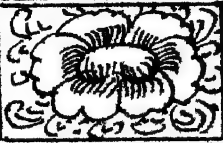




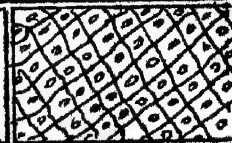
نہ سر رکھتے ہیں اپنے دوش پر قاتل نہ گردن ہم



قیامت تک نہ چھوڑا ہے نہ چھوڑے گی یہ دامن ہم



گدائے خواجگانِ پشت ہیں ہم روزِ اقل سے



عجب کیا ہے جو شاخِ سدرہ پر رکھیں نشیمن ہم



فرید الدین کا صدقہ الٰہی کچھ نہ دلا ہم کو



نظام الدین کے در پر مار کر بیٹھے ہیں آسن ہم



ادھر وہ یارِ راضی ہوا و دہرا غیارِ راضی ہوں



بنا کر اپنی آنکھوں میں لگائیں ایسا انجن ہم



شفیع المذنبین کی ہکواست میں کیا حق نے



چلے جائیگے جنت میں پکڑ کر اوٹھا دامن ہم



سیاہی نورِ خلعت کی بہاری روشنائی ہے

وجود عالم سفلی ہے سانپ اور سانپ کے من ہم



بکثرت دیکھتے ہیں شان وحدت کی تجلی کو

موحد ہم مقلد ہم سلمان ہم برہمن ہم



ہمارا یار ہے آغوش میں اپنی قدامت سے

بفضل اللہ تعالیٰ ہیں ہمیشہ کی سوہاگن ہم



یہ تن ہے آئینہ خانہ تو جان ہے جلوہ جانان

لباس مختلف پہنے ہو کر کرتے ہیں اپنا آپ رشن ہم



حبیب ہم تو ہمیشہ سے رہا کرتے تھے پر دو نہیں

نخل آئے ہیں باہر اپنا دکھلا نیل کو جو بن ہم۔



آپ غائب آپ خود حاضر ہیں ہم

اگنیماگی شان کے ناظر ہیں ہم

آپ خم اور آپ خود ساغر ہیں ہم

خود صراحی خود ہیں شیشہ خود شراب



خود بین لڑکا خود جوان پنج دین ضعیف

خود بین مادر خود پدر خود بین پیر

خود بین دریا خود بین قطرہ خود بین موج

عالم علوی کے سفلی تلک

خود تجلی خود فنا خود بین بقا

اہم بین غیب و شہادت آشکا

خود قوی بین اور خود لاغر بین ہم

خود برادر اور خود خواہر بین ہم

خود بین اندر اور خود باہر بین ہم

جلوہ گر خود اندر و باہر بین ہم

ذکر بین مذکور بین ذکر بین ہم

آپ مخفی آپ خود ظاہر بین ہم

خود ارادت خود مرید تشنہ لب

خود حبیب ارشد ماہر بین ہم

مجھے صورت دکھا یا غوثِ عظم

پے شاہِ دنی یا غوثِ عظم

مجھے اب کچھ دلا یا غوثِ عظم

مین ہون تیرا گدا یا غوثِ عظم

بچا پنج و الم اور درد و غم سے

پے خواجہ معین الدین شہیدی

ہوں مجھ پر خفا یا غوثِ اعظم

یہی ہے مدعا یا غوثِ اعظم

ادب جو کھا یا غوثِ اعظم

کرد حاجت روا یا غوثِ اعظم

نظام الدین سلطان اشباح

حفاظت میں ہوں جانفک کی ہرم

مدد او سکی کئے دونو جہانین

پریشان حال ہوں وقتِ مدد

حبیب ناتوان خستہ جگر کی۔

کرد عفو خطا یا غوثِ اعظم

دریغ نون معجزہ

سب میں ہوں خواہ یا معین الدین

زیر دیوار یا معین الدین

دل ہے بیمار یا معین الدین

تو ہے سردار یا معین الدین

میں ہوں ناچار یا معین الدین

آکے در پر تیرے پڑا ہوں میں

بخدا چہ تمھاری آنکھوں کا

ہند کے جملہ اولیاء کا

میری کشتی کو غم کے دریا سے  
 ہوں بُرا یا بہلا جو ہوں تیرا  
 مجھے خستہ ضعیف کو ہووے  
 خواجہ ہند الولی عطار رسول  
 اپنے افعال پر ذمہ سے  
 تجھے پھر بھیک مانگنے آیا  
 تو سخی اور کریم این کریم  
 اپنا در کا دلا مجھے صدقہ  
 حال دل عرض کیا کروں تم کو  
 تلو آسان ہے میرا مطلب دل  
 گرم ہے ہر شہرین قریہ میں

کیجئے پار یا معین الدینؒ  
 اور خطا وار یا معین الدینؒ  
 تیرا دیدار یا معین الدینؒ  
 تیرا دربار یا معین الدینؒ  
 ہوں شرم سا یا معین الدینؒ  
 یہ گنہگار یا معین الدینؒ  
 میں ہوں بدکار یا معین الدینؒ  
 ہوں مین ناچار یا معین الدینؒ  
 سب اظہار یا معین الدینؒ  
 مجھ کو دشوار یا معین الدینؒ  
 تیرا بازار یا معین الدینؒ

کیجے بیدار یا معین الدینؒ

سورہ ہون میں خواہ غفلت میں



چیب کین تیرے در کا

ہے نکھڑا ریا معین الدینؒ



کباب لفت کہلا چکے ہیں

یہ دیکھو حیران بنا چکے ہیں

جو اپنی ہستی مٹا چکے ہیں

وہ اپنی صورت جما چکے ہیں

وہ آنکھ جس سے لڑا چکے ہیں

مری کہانی سنا چکے ہیں

غصے کے غمزہ دکھا چکے ہیں

شراب وصلت پلا چکے ہیں

مجھے وہ آئینہ رو نظر سے

ہوئے بین وہ تو خدا کے وصل

کسی کا کب ہے خیال ہم کو

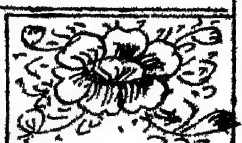
ہزار لیلیٰ ہے او سکی مجنون

یہ دوست اپنے وہ دلربا سے

نقاب رخسے اٹھا کے اپنے



مجھے وہ محبوب حق کرم سے



## حبیب اپنا بنا چکے ہیں

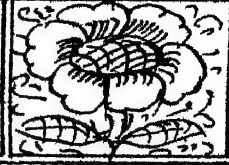
وہ تو کس ناز سے ہر آن بڑ بیٹھے ہیں	کل یوم ہونی شان بڑ بیٹھے ہیں
باد جو دیکھ رہے لاکھوں بڑ کی کیا	کیا سب آج جو انجان بیٹھے ہیں
پہن آئے ہیں جو وہ حضرت جاقظ کا لباس	اسلے کل کے نگہبان بڑ بیٹھے ہیں
آسمان ساتون زمین اپنی حکومت میں	آپ سو وقت کے سلطان بڑ بیٹھے ہیں
مروج خان کی آفت سبز چائیکے لئے	میری کشتی کے نگہبان بڑ بیٹھے ہیں
ہم تمہیں جان لیں پردہ مکان کا لباس	پہن کر حضرت انسان بڑ بیٹھے ہیں
وہ تو اجمیر میں خواجہ بزدلی میں	تو سہ میں خواجہ سلیمان بڑ بیٹھے ہیں
کل وہ دنیا میں حکم چپ کیا کرتے تھو	آج کیا بے مہر سامان بڑ بیٹھے ہیں

اب تصدق حبیب نے خستہ کو لے

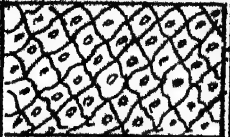
تیرور کے سگدے بان بڑ بیٹھے ہیں



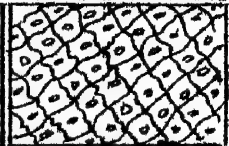
یا غوث زمان یا قطب زمین یا حضرت خواجہ معین الدینؒ



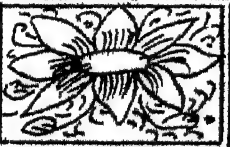
میرا تیرا سوا کوئی نہیں یا حضرت خواجہ معین الدینؒ



ذرا اپنے جمال سے شاد کر مرا خانہ دل آباد کرو



تپ دوری سے دل پر میرا خیرین یا حضرت خواجہ معین الدینؒ



تیرے پاؤں پہ اپنا رکھو نہیں سر مجھ آٹھ پہر تو ہی آئے نظر



اے قطب شاہیچ قدوہ دین یا حضرت خواجہ معین الدینؒ



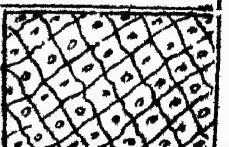
سارے فخری نظامی سلیمانی کیا کرتے ہیں آپکی دربارانی



تو نبی و علیؑ کا ہر جائنشین یا حضرت خواجہ معین الدینؒ



مجھے اپنے کرم سر کر و مقبول یا والی ہند عطا رسول



سگے ہے تمہارا حبیب کین یا حضرت خواجہ معین الدینؒ

وصل حق کی بہن سب تیاریاں

ہو رہی ہیں جا بجا اینخواریاں



بادہ نوشی مین ہی ہے ہشیاریان

غمز و نکلی کرتے ہو غمخواریان

جانتا ہوں آپ کی سکاریان

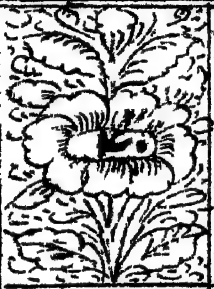
بیدلو نکلی کرتے ہیں دلداریان

فخر پونکا ہے عجائب وجد حال

ہر جگہ ہر دیں مین نہ ہنریں مین

آپ لیلی آپ ہیں مجنون مزاج

لے معین الدین چشتی کا لباس



ای حبیب حقلی یہ محبوب مین

کبر و یان چشتیان شطاریان



تجھے دیکھتا ہوں جد ہر دیکھتا ہوں

مین کسکی طرف خیر و شر دیکھتا ہوں

ہر ایک بجائے اپنا گزر دیکھتا ہوں

مین گل مین تجھے جلوہ گر دیکھتا ہوں

مین تیر کو شام و سحر دیکھتا ہوں

او ہر دیکھتا ہوں او ہر دیکھتا ہوں

ہر ایک فعل کا آپ مختار ہے

تصدق سے خواجہ محمد علی کے

نہ موقوف انسان جن ملک پر

بغیر از تیرے چین کیدم نہیں ہے

بہلا کب بین دیوار و در دیکھتا ہوں

محبت کا تیرے شمر دیکھتا ہوں

جو اپنے کو خود بے خبر دیکھتا ہوں

جب اپنی خود کا اثر دیکھتا ہوں

جدائی کو نار سقر دیکھتا ہوں

بطاہر میں شکل بشر دیکھتا ہوں

بھلا تجھ سوائے کدھر دیکھتا ہوں

کمیں گج میں خود دیکھتا ہوں مکان میں

لگی ٹکٹ کی بجو آٹھوں پھر ہے

یہ خود جا حیرت کہ دیکھوں کسی کو

سمجھتا ہوں ایللی سے مجنون جدا ہے

وصال صنم کو میں کہتا ہوں حنبت

تو نور خدا ہے تو نور خدا

میں عاشق ہوں تیرا دل جان

جیسا فنا کر خود کو میں خود میں

تجھے مرشد رہا ہر دیکھتا ہوں

دل سے ہوں بتلا فخر الدین

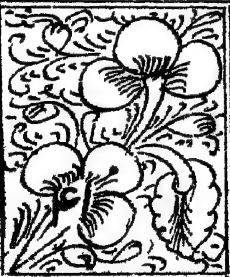
اپنی صورت دکھائی فخر الدین

جان ہے میری خدا فخر الدین

ہو یہ صورت دلا دم مردن

چشم دل میں سمائے فخر الدین  
 سینہ سے جب لگاؤ فخر الدین  
 جس سے آنکھیں لڑا فخر الدین  
 جام جسکو پلائے فخر الدین  
 کون ہوا بسوئے فخر الدین  
 ایک ادنیٰ گدائے فخر الدین

نہ نظر آئے دوسرا اک پل  
 کشف ہو معنی انا انت  
 کیون نہ کشتہ ہو تیر مژگان کا  
 مست و مدہوش ہو دین تا بہ ابد  
 ہادی ماسوے دلیل ہدا  
 فوق رکھتا ہے شاہ اعلیٰ پر



بخشدے اس حبیب عاجز کو  
 یا خدا انہ برائے فخر الدین

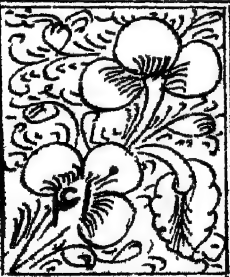


تجھے شانہ پیچے مناسب نہیں  
 سناؤ کہ اپنا محاسب نہیں  
 ارے دل یہ تجھ کو مناسب نہیں

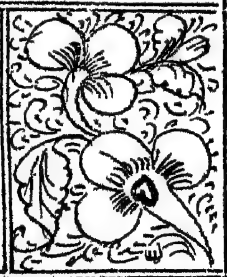
وہ آئینہ رو تجھے غائب نہیں  
 سمجھ لو ہے درپیش روز حساب  
 گنہ کر تا ہے حق سہو ڈرتا نہیں

چشم دل میں سمائے فخر الدین  
 سینہ سے جب لگاؤ فخر الدین  
 جس سے آنکھیں کھلے فخر الدین  
 جام جسکو پلائے فخر الدین  
 کون ہوا بسوئے فخر الدین  
 ایک ادنیٰ گدائے فخر الدین

نہ نظر آئے دوسرا اک پل  
 کشف ہو معنی انا انت  
 کیون نہ کشتہ ہو تیر مرگان کا  
 مست و مدہوش ہو دین تا بہ ابد  
 ہادی ماسوے دلیل ہدا  
 فوق رکھتا ہے شاہ اعلیٰ پر



بخشدے اس حبیب عاجز کو  
 یا خدا انہ برائے فخر الدین



تجہ شانہ پیچے مناسب نہیں  
 سجا نو کہ اپنا محاسب نہیں  
 ارے دل یہ سجا کو مناسب نہیں

وہ آئینہ رو تجھے غائب نہیں  
 سمجھ لو ہے درپیش روز حساب  
 گنہ کر تا ہے حق سو ڈرتا نہیں

نہ سمجھو کہ انہیں لڑائے ہوئے ہیں  
 نہ جانو کہ اُنہی لقب ہے او نہونکا  
 تجلی اول ہی بس شان اونکی  
 ہمیشہ سر رہتے ہیں ہم پاس اونکے  
 جلا ہی دیا یک تجلی میں کوہ کو  
 نکیوں رب ارنی کی مانگیں دعا  
 بنے جسکے عاشق ہیں جن ازل سے  
 ذرا دیکھ بہر خدا اسطرف کو  
 انہیں آنکھ سے یہاں نہ دیکھا تو کیا  
 جلاؤ مٹاؤ ڈوباؤ تراؤ  
 یہ دنیا میں ممکن نہیں چشم سر سے

مردِ دلمین صورت جا ہوئے ہیں  
 وہ خود آپ کی سکہاڑی ہوئے ہیں  
 وہو کے سکھاڑی پڑے ہوئے ہیں  
 یہاں آگے کیسی پڑا ہوئے ہیں  
 یہ کسکے لگاڑی سجھا ہوئے ہیں  
 شرابِ محبت پلا ہوئے ہیں  
 اونہیں کے جلائے بہنا ہوئے ہیں  
 تیرے در پہ دہونی لگاڑی ہوئے ہیں  
 سیری چشمِ دل میں سما ہوئے ہیں  
 یہ پتلے خدا کے بناؤ ہوئے ہیں  
 جہر کے سے جلوہ دکھاڑی ہوئے ہیں

تھے عاشق نہ تھی تابے دیدار کی	صدالن ترانی کی پاڑ ہوئے مین
بنی کو میری عادت وصل تھی	تو جاقاقب سین آئے ہوئے مین
تو آئینہ احمدی کے سیوائی	و کھائی دیئے نہ دکھاؤ دے مین
جسے دھونڈتے تھے ہر اک وہ بنین	اوسو آج اپو مین پا ہوئے مین
ہر ایک خاںوادہ کے مین جو فقیر	وہ کچھ اپو مرشد سزا ہوئے مین
کئے زاید و نکو کئے و اعطون کو	وہ تیرھی نگہ سے گرے ہوئے مین
مجھ جسکی تالاش تھی مدتوں سے	مری گہر مین تشریف لگا ہوئے مین

بگڑنے ندیو پے شاہ تو سہ

حلیب ہم تہا ر بنائے ہوئے مین

نمک پروردہ شبیر ہون مین	جو پایا چشت نے جاگیر ہون مین
تصور اسقدر دل مین جا ہے	کیسکی صورت تصویر ہون مین



دل عشاق کو اب قید کرنے	سراسر صورت بنجیر ہو نہیں
سگ دربان حافظ حق بنایا	بجھالند کہ خوش تقدیر ہو نہیں
اڑکپن سے بنا ہوں دیکھہ عاشق	ہواور پر تمہاری پیر ہو نہیں
فَاَنْظُرْ حَالَنَا يَا شَيْخَ عَالَمٍ	نہایت اندونون دلگیر ہو نہیں
بیچھے کھ اپنے درمہد عنایت	کہ طفل نا تو ان بے شیر ہو نہیں
گمان ابرو کا ہوں تیر نشانہ	تمہاری سامنے نچیب ہو نہیں
اشریف اب میری آہ و فغان میں	اے جانان دیکھ بے تاثیر ہو نہیں
ہو اتن کا مکان ایسا پرانا	سراپا لایق قلمبے ہو نہیں
وزا صورت دکھا دی ماہ طلعت	جدائی سے تیری دلگیر ہو نہیں
اگر خاک قدم لمبائے اونکی	تو جانو کیسا اکشر ہو نہیں
ہماری بات بہاتی ہے اونہو کو	اگرچہ دیکھو بد تقریر ہو نہیں

لَكَ دُ الْعِشْقُ فِي حَالِ حَبِيب

کہ تیرے در پہ بے توقیر ہوں میں

ازل سے عاشق ہوا تمہارا کہا نہیں جاؤں کسے میں بولوں

تمہاری فرقت کا میں بھنبا رہا کہا نہیں جاؤں کسے میں بولوں

ہے ہاتھ پکڑے کی لاج تکو ای سپر و مرشد سنبھالو مجھ کو

ہے دو جہا نہیں تیرا سہارا کہا نہیں جاؤں کسے میں بولوں

میں دیکھہ تکو ہوا ہوں حیران کہی ہوں گے یان کہی ہوں خندان

بجز تمہارا نہیں ہے یا را کہا نہیں جاؤں کسے میں بولوں

میں جال اپنا کس سناؤں میں درد دل کا کس دکھاؤں

تپ جدائی سحر دل ہر پار کہا نہیں جاؤں کسے میں بولوں

میں سبکی نظروں سے گر رہا ہوں یہ عرض تیرے میں کر رہا ہوں

کہ اوج پر ہو میرا ستار اکہا نہیں جاؤن کسیں بولون



نڈوبی دیکھو ہماری شستی پئے سلیمان پر شستی

سنبہال لیجو مجھے خدا را کہانیں جاؤن کسیں بولون



صیب عزیز یہ ہو عنایت بیان کون کیا تیر شفت

جو ہم سے بگڑو نکو تو سد ہا را کہانیں جاؤن کسیں بولون



مین تجکو خلا بر ملا چاہتا ہوں

محبت کا تیری صلا چاہتا ہوں

مین اپنے کو حق میں فنا چاہتا ہوں

نہ کچھ پارس و کیمیا چاہتا ہوں

تیرے ہاتھ پر مین بجا چاہتا ہوں

مجھے کام کیا ہے عزیز مصر سے

خدا سے مین ہر دم ملا چاہتا ہوں

نہ دنیا کا طالب عقبی کا خواہان

کہ ہر دم فنا اور بقا چاہتا ہوں

تجلی جمالی جلالی ہے مجھ میں

سیان مین تو تیری ملا چاہتا ہوں

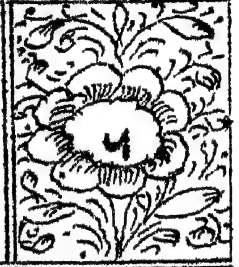
عداوت ہر محکوبیت میں مہی سے

تیر در کامین بوریا چاہتا ہوں  
 تجھے دیکھنا بر ملا چاہتا ہوں  
 میں خود آپسین کب چاہتا ہوں  
 جہر و کے دے کیا کیا چاہتا ہوں

مجھے کام کیا سند مغل سے  
 میں عاشق ہوں مجھ میں شوق خرد  
 ہوں بیہوش مجھ میں نہیں ہوش باقی  
 یہ ممکن نہیں دیکھنا چشم سے



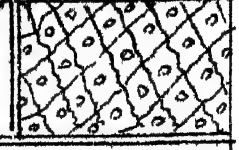
جیسا یہ ہر آرزو میرے رب سے  
 سگے میں تیرا بنا چاہتا ہوں



خواجہ نظام الدین ہے محبوب رب العالمین



مالک ملک ولایت مصطفیٰ کے جانشین



آسمانوں پر حکومت آپ کو حق نے دیا

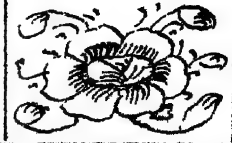


کچھ فقط تابع نہیں ہے آپکی ساتون زمین



بعد رحلت کے یہ خدمت آپ کو حق نے دیا

اب ہزاروں عاصیوں کو دیتے ہیں خلد برین



جلہ مخلوقات ہیں زیر حکومت آپ کے

لمتجی دیو و پری سب جن انسان حور عین



حق تعالیٰ نے بنایا غوث عالم آپ کے

شان عالی کے تئیں ای مالک روئے زمین



کیجے سلطان اسلاطین حال پر او سکے کرم

آپ کے در کا کمینہ ہے حبیب کترین



من عرف کا رمز پہچانا نہیں

آپؐ آپؐ کو اگر جانا نہیں

ایسا جانا لوٹ کر آنا نہیں

جو کمر باندھا ہو حقی راہ میں


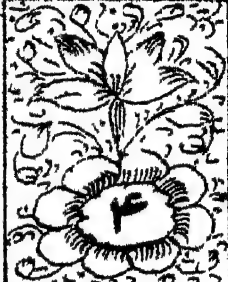
سختیوں سے او سکے گہرا نہیں

عشق کے کوپے میں رہ ثابت قدم


چلتے چلتے تہک کے رہ جانا نہیں


مست ہو واقف سالک نے خندہ خو

اوں فقیر و نکو تو آزما نا نہیں	ذاتین خالق کے جو فانی ہو
گہر ملا پر صاحب خانہ نہیں	گر گیا کعبہ کو زائد کیا ہوا
دیکھ گہر کے تو ہٹ جاتا نہیں	پاؤں اپنے توڑا سکے در پہ بیٹھ

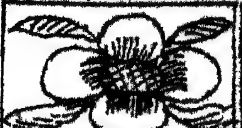
 ۵۳	بحر وحدت میں حبیب تشنہ لب دوب جانا آپ کو پانا نہیں	 ۴
--	---	--


	وہ دلمین میرے رہتا ہے دل اوسکے ہاتھ میں
--	---

مین آئینہ مین بیٹھا ہوں آئینہ ہاتھ مین	
--	--

	شکر خدا کہ از مدد بخت کامیاب
---	------------------------------

آیا ہے دست مرشد دیرینہ ہاتھ مین	
---------------------------------	--

	قطرے مین دریا فرہ مین خوشید ہر عیان
---	-------------------------------------

سینہ مین یار یار کے ہے سینہ ہاتھ مین	
--------------------------------------	--



ہمکو بغیر محنت و منت کے یا رے

بیٹھے بٹھائے دیدیا گنجینہ ہاتھ میں

رحمت کبریا معین الدین <sup>۵۴</sup>

قوت مرتضیٰ معین الدین

ورد جسے کیا معین الدین

نہیں کوئی میرا معین الدین

اپنا صدقہ دلا معین الدین

کیجئے آشنا معین الدین

جلوہ حق نما معین الدین

خلف مصطفیٰ معین الدین

حاجتیں کل روا ہوئیں او کی

آپکے در سواے یا خواجہ

میں بہکاری ہوں تجھ ہی پر سوال

اپنے دریائے فیض ہی مجھ کو

دو جہانیں حبیب عاجز کو

ہے تیرا آسرا معین الدین

او کی صورت دیکھ کے ہمست ہو جایا کرین

بے ہجائبانہ اگر وہ سامنے آیا کرین



ہوگ جانے قرین کیون سامنے آتے نہیں

بے تمہارے دلوں ہم کس طرح بہلایا کرین



اس قدر ہر دم حضوری ہو تمہاری ذات کی

تم ہمیں دیکھا کرو ہم بھی تمہیں دیکھا کرین

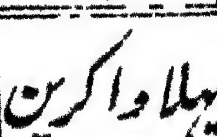


مدرسہ میں عشق کے جاو ہو مڑتا اوستاد کو

جس کو اوستاد معافی تو سکھلایا کرین



قطرہ دریا ہوں کہیں ذرہ کہیں خوشید ہوں



آپ جب آنفسکو کا جگ میں پہلاوا کرین



کیا ہوئی ہم سے خطا جو تم ہوئے پردہ نشین

اپنا حال دل کہہ ہم کس سے جا بولا کرین



غیر سے ملتا ہوں کب میں انکڑا بولو حبیب

کسی صورت دیکھ کے ہم دلو سمجھایا کرین

یہ اہل فنا سے دعا چاہتا ہوں

تو بعد از فنا کے بقا چاہتا ہوں

نہ کچھ پارس و کیمیا چاہتا ہوں

میں تیری بلائیں لیا چاہتا ہوں

خود سی میں بخود ہوا چاہتا ہوں

میں تیری یہ قربان ہوا چاہتا ہوں

فقط شش جہت ایسا چاہتا ہوں

نہ عالم نہ ملا بنا چاہتا ہوں

محبت کا اپنے صلا چاہتا ہوں

میں ہر دم فنا اور بقا چاہتا ہوں

جو تہی کو اپنی فنا چاہتا ہوں

تیری خاک در محبو اکسیر ہے

ذرا شکل دکھلا دو ماہ طلعت

خدا سو خدا کو میں خود مانگتا ہوں

مبارک ہو عید الضحیٰ مومنوں کو

جدیر کیونین تو ہر آئے نظیر من

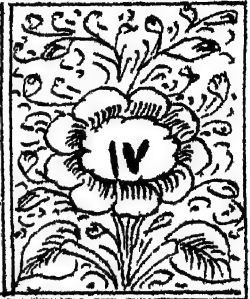
سمجھتا ہوں ہے علم نقطہ کو اندر

صنم جان و دل تجھ پر قربان کر

نہ جنت کی خواہش نہ باغ ارم کی  
فقط ایک تجھے ملا چاہتا ہوں



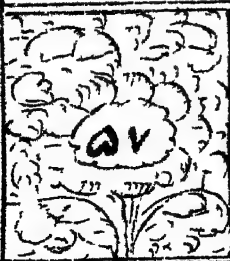
لگا یا ہوں غوطہ اسی آرزو میں  
جیسا دُربے بہا چاہتا ہوں



جمال پاک دکھا خواجہ معین الدین  
نہیں ہو کوئی میرا خواجہ معین الدین  
کرم کرو سجدہ خواجہ معین الدین  
لقب حبیب خدا خواجہ معین الدین  
میں تیرے درگاہ خواجہ معین الدین  
تو اپنے در پہ پہا خواجہ معین الدین  
تمام ارض و سما خواجہ معین الدین  
لگا دے پاؤں خواجہ معین الدین

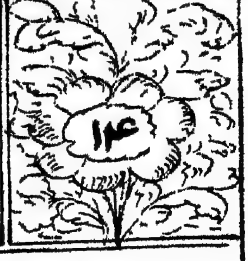
نقابِ خسے اٹھا خواجہ معین الدین  
درِ جنابِ خواجہ معین الدین  
پریشان حال ہوں مضطرب و پریشان  
علی کے تخت جگر فاطمہ کے زویر  
توئی ہر قطب شاخِ نبی ہند ہر تو  
کسی امیر و شہنشاہ کا ملجھت کر  
تہا ریزیِ حکومتِ ہن آدمِ عالم  
ہمارے نوکرواںتِ کرم و طوفان

سنبہال لیجر مجھ اب سنبہال لیجر مجھے	خدا کی واسطے یا خواجہ معین الدین
بہت غریب بن یا مرشدی و ہولکے	جو مانگتا ہوں دلا خواجہ معین الدین
جو مانگا تو نے دیا سپر ہی مانگتا ہوں	یہی ہر کام میرا خواجہ معین الدین
وہ حشر تک مرید و نکو سنجوا لینگے	خدا سے روز جزا خواجہ معین الدین
بنی کا خاص نواسہ علی کا پوتا ہے	یہ بادشاہ میرا خواجہ معین الدین
نظر غریب پہ یا خواجہ غریب نواز	کہ ہرین جاؤں پہلا خواجہ معین الدین
فقیر ہوں میرا ہر وقت تجھے ہر سوال	کچھ اپنے گھر سے دلا خواجہ معین الدین
کریم مجھ پہ کرم کر رحیم مجھ پہ رحم	دی درد دل کی دوا خواجہ معین الدین



امیدوار سنگ در حسیب دیوانہ

تیرے جمال کا یا خواجہ معین الدین



خدا کی شان ہر شاخ خدا معین الدین

وہ مرتبہ تجھ حق نے دیا معین الدین

فقیر ہوں تیرے در پر سوال کرتا ہوں  
 تمام ہند کے خوش ہو او لیا بولے  
 یہ آیا ہند کا سلطان یہ آیا والی ہند  
 تمہاری آنیے اجمیر تا مطلع شمس  
 نبی نہیں ہو و لیکن نبی کے نائب  
 ہوا قدم سے تمہارے ہند حدایا  
 یہاں کا راج کیا کفر ہو گیا تاج  
 کہو گا سنکے نکیرین تم ہر جاؤ  
 نبی کے خاص اسی علی کے نورین  
 جو پوچھا کون ہے معشوق حق حبیب اللہ  
 علاج اپنا نہو گا ارسطو سے

تو اپنے گہر سے مجھے کچھ نہ لاسعید الدین  
 یہ آیا ہند کا اب دشاہ معین الدین  
 نصیب نہ کا تجھے کہلا معین الدین  
 خدا کے نام کا ڈنکا بجا معین الدین  
 نبی ہند کہیں تو بجا معین الدین  
 جو مرد دل میں انہو کی واسعین الدین  
 تجھی میں کا ڈنکا بجا معین الدین  
 ابھی تو آتا ہے مولیٰ میر معین الدین  
 لقب حبیب آ پکا معین الدین  
 تو ہر طرف سے آئی صد معین الدین  
 ہر جگہ درد کے پڑ دو معین الدین



براہون نیکو جن کچھ نہ ہوں تیرا ہوں  
 نہین ہر کوئی میرا جیسو اسماعیلین



کنہگارِ سنگِ حبیبِ عاشق کو

خدا کی واسطے صورت دکھا معین الدین



حضرت مخدوم سید مشتاق علی صاحب المشہور بہ شاہ چہید امیانضہ  
 قدس سرہ الغریر المبارک ہمارے قبلہ عالم بری حضرت صاحب  
 خواجہ حافظ عجمک علیشاہ خشتی خیر آبادی قدس سرہ الابدی  
 کے دادا ہیں فرار پر انوار قصبہ کہیرے شریف نواح لکھنومین  
 واقع ہے تولد مبارک حضرت مخدوم کا سنہ گیارہ سو تین ہجری  
 المقدسہ میں ہوا اور وفات شریف اونیسویں ماہ جب المرجب  
 سنہ گیارہ سو ستاون ہجری میں ہوا گل باغ جان میں سنہ  
 وفات شریف نکلتا ہے المقصود مفصل احوال مبارک

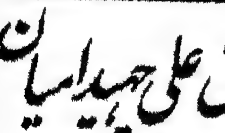
حضرت مخدوم چہیدامیان صاحب قلیہ کا حبیب الاولیاء شریف  
 مین ہمارے خواجہ اور ہمارے حضرت صاحب قلیہ قطب الاقطاب  
 خواجہ حافظ سید محمد حبیب علی شاہ چشتی الحیدر آبادی ادا م شہ  
 تعالیٰ برکاتہ العالی علی سائر العالمین و جمیع المفارق  
 الطالبین الی یوم الدین نے تحریر کئے ہیں اور یہ غزل  
 مبارک حضرت مخدوم کی شان عالی مین نظم فرمائی ہو وہو ہذا



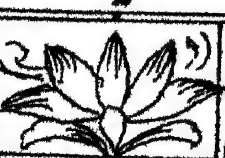
## غزل



کتا تیرے پوتے کا ہوں شتاق علی چہیدامیان



کب تک یہ آفت مین رہوں شتاق علی چہیدامیان



سیری سفارش کر کے تو پوتے سے اپنے کچھ دلا



بدہوں براہوں اوں کا ہوں شتاق علی چہیدامیان





اپنے بُرے افعال پر خود آپ ہی روتا ہوں نہیں

بنتی نہیں اب کیا کروں مشتاق علی چہیدامیان



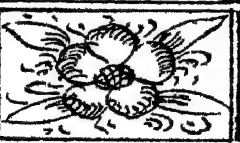
سب کچھ عیان ہے آپکو جو کچھ گذرتی مجھ پہ ہے

ترک ادب ہو کر کہوں مشتاق علی چہیدامیان



سج و مصیبت تاکے دور کی آفت تاکے

کس سے میں اب جا کر کہوں مشتاق علی چہیدامیان



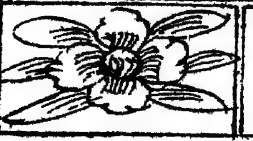
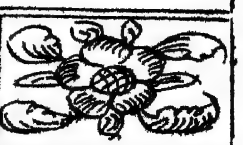
ہے آرزو میری بہم مرشد سے اپنے دہم

کچھ مانگ کر لا تا رہوں مشتاق علی چہیدامیان



سید ہمارے حال پر اب رحم کی کیجئے نظر

دیکھو بہت دگیر ہوں مشتاق علی چہیدامیان

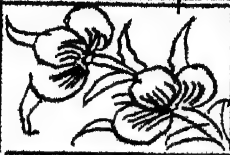
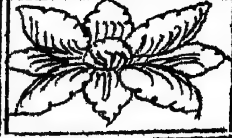


پوئے کے اوپر آپکے امی ابی کو کر خدا



بیٹھا گئے بنکے ہوں مشتاق علی چہید امیان

دلو میرے ہے بیکلی کر رسم یا ابن علی



یہ بیچ کب لگ میں ہوں مشتاق علی چہید امیان

اے جد ہمارے شیخ کے پوتے سے اپنی بولیو



کچھ بہیک میں پاتا رہوں مشتاق علی چہید امیان

بھرخدا بھر خدا حافظ کے درسی کچھ دلا



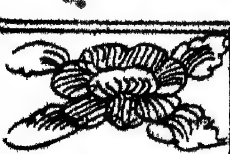
دیکھو بہت ناچار ہوں مشتاق علی چہید امیان

سارا زمانہ آپکے پوتے سے نعمت پارہا



کچھ اونکی دولت میں ہی لون مشتاق علی چہید امیان

نئے صلیب خستہ کی الہدیہ کیواسے



حافظ سے کچھ پاتا رہوں مشتاق علی چہید امیان

بار امانت اپنی سپر اوٹھا ہم میں  
 بولا کسینے محل لیلی کی آہی ہے  
 ہر نام میر لیلی لیلی تو ہر میری میں  
 دیر پر جو آئے سائل اور سکتین نہ جہڑ کو  
 یہی مراقبہ ہی ہے شغل اپنا  
 جب پر چڑھا تو منصو کو اوسی دم  
 وہ کہہ ماہر مجھ کو میں سن ماہون و سکو  
 عارف کا قلب قالب جملہ روح ہو  
 دل دیر میں اپنا جانکو فدا کے ہیں  
 جو شیر ہے وہ ہم ہی ہیں جو چیز ہم ہی ہیں

وہ گنج معرفت کو حال کہاں ہے ہم میں  
 مجنون نے ہنس کر بولا محل کہاں ہے ہم میں  
 اس فن عاشقی کا کامل کہاں ہے ہم میں  
 مسئل کون بتلا سائل کہاں ہے ہم میں  
 مشغول ہم میں اپنی شاغل کہاں ہے ہم میں  
 در پردہ یار بولا قائل کہاں ہے ہم میں  
 اسرار معنی کا قائل کہاں ہے ہم میں  
 تیر ہی بولے ہم سا کامل کہاں ہے ہم میں  
 بتلا کر کوئی ہمارا قائل کہاں ہے ہم میں  
 اس عمر خارجی میں داخل کہاں ہے ہم میں

ہم ہیں حبیب اپنی محبوب نام اپنا

اور فداات کبریا کا وصل کیا ہے ہم میں

# کَرِیفَ وَاوَمَّهَلَا

علی کے پوتے بنی کے دلبر تم اپنا صدقہ مجھ دلا دو

ہوا ہوں حاضر تمہارے در پر تم اپنا صدقہ مجھ دلا دو

نہیں ہے صبر و قرار جی کو ہے بیقاری کا اور عالم

تپ جدائی سے دل ہی مضطرب تم اپنا صدقہ مجھ دلا دو

کریم ابن کریم تم ہو غفور تم ہو رحیم تم ہو

کیا کذرتی ہو دیکھو مجھ پر تم اپنا صدقہ مجھ دلا دو

تمہارے در پر گئی جوانی اب آن پھونچی ہے شام پیری

یہ عمر گزری تمہارے در پر تم اپنا صدقہ مجھ دلا دو



دلاؤ صدقہ نظام دین کا نصیر دین اور فخر دین کا

نہیں تو پہوڑ و نگا سر کو در پر تم اپنا صدقہ مجھے دلاؤ

مجھے تصدق دلاؤ اپنا نہیں تو مار و گناہیج ایسی۔

کر و نگا بر پا میں شور محشر تم اپنا صدقہ مجھے دلاؤ

علم ہے لطف و کرم تمہارا کیا نہ محروم تم سے سائل

ہے یہ طلب میری تم سے ہر بر تم اپنا صدقہ مجھے دلاؤ

ہو ابے دل غم سے پارہ پارہ کہ بات کر نیک ہے نہ یارا

بہت ہے احوال میرا بر تم اپنا صدقہ مجھے دلاؤ

یہ عرض ہواے شہ زمانہ میرے محمد علی سے آخر

شراب صلت مجھ پر پا کر تم اپنا صدقہ مجھے دلاؤ

حبیب عاجز کا دو جہا نہیں کما فط سوا حقیر

یہ بوجہ بھاری ہر سیر سر پر تم اپنا صدقہ مجھے دلا دو



فرقت میں چل رہا ہوں پیارا دیکھو

مہوش بن گیا ہوں پیارا دیکھو

مفسس بن گیا ہوں پیارا دیکھو

لاچار ہو گیا ہوں پیارا دیکھو

آوارہ پھرتا ہوں پیارا دیکھو

سائل ہوں بن گیا ہوں پیارا دیکھو

فرقت میں سو رہا ہوں پیارا دیکھو

خواہاں صال کا ہوں پیارا دیکھو

فریاد کر رہا ہوں پیارا دیکھو

لاچار ہو گیا ہوں پیارا دیکھو

دلوادو محکوم صدقہ مولانا فخر دین کا

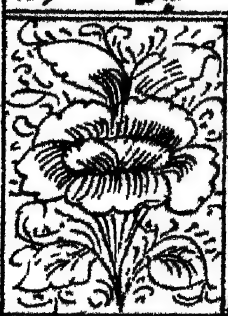
طفلی گئی جوانی آئی ہر اتو سپری

طالب وصال کا ہوں مطلوب ملا دو

قتہ جناب سید چھیدا میا نکا دیجے

مجھ کو تری جدائی ہر گر نہین گوارہ

آفت رسیدہ جان بچن میں ہجر کی لبت

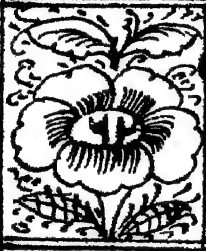


حال صلیب مظہر ہر اند نو نمین ابتر

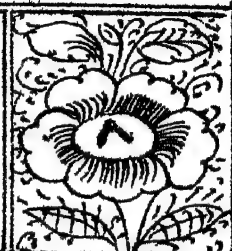
نظرون گرا رہا ہوں پیارا دیکھو



کس قدر ہے ناتوانی آپکے بیمار کو	بیٹھ کر تکیہ لگایا سایہ دیوار کو
واعظا ہر عاشق کا مذہب ملت جہا	جانتے ہیں باغِ جنت کو چہ لدار کو
کر دیا اظہارِ حالِ دلِ بے شکستے	میں سمجھتا ہوں قیاسِ چشمِ مریا بار کو



اشتیاقِ یارِ ہر سطحِ ہر گویا حبیب



خلد میں جاد ہو نہ ہوتا ہوں روزِ یار کو

مئے حب حافظِ پلا کر تو دیکھو	کہستانہ او سخا بن کر تو دیکھو
غضب میں جو آئینہ میں کو الوٹدین	غلاموں کو اونکے ستا کر تو دیکھو
نخلِ جائیگی حرصِ دنیا کی دے	فقیر و کی صحبت میں آ کر تو دیکھو
ابھی بھول جاؤ گے باتیں بنانا	وزرہ سامنے اونکے آ کر تو دیکھو
یہ عاشقِ اپنی وجد کرنے لگینگے	کوئی راگِ انکو سنا کر تو دیکھو
ابھی قہرِ حافظ کا آجائے او سپر	کوئی دلو میرے دوکھا کر تو دیکھو

ذره کوئی آنکھیں لڑا کر تو دیکھو

فقیر و نئے حافظ محمد علی کے

جیسا محبت ہے جنکو خدا سے

بہلا دلو او نئے لگا کر تو دیکھو

۶۳ کل گنہ مرتضیٰ معاف کرو

اب تو مری خطا معاف کرو

اب تو بھی خدا معاف کرو

جرم میرا شہا معاف کرو

جو کہ سرزد ہوا معاف کرو

۶ سب خطا مصطفیٰ معاف کرو

تم خطا بخش ہو غریب نواز

روز و شب غرق معصیت میں ہوں

ہوں گنہ گار کر رہا ہوں گنہ

عرض خدمت یہ کہ بندہ سے

سب گناہ اس حبیب بندہ کے

بند کے بادشاہ معاف کرو

بیقراری ہے یار آجاؤ

انتظاری ہے یار آجاؤ

آہ وزاری ہے یار آجاؤ	روز شب آپکے خواب سوا
میری باری ہے یار آجاؤ	قیس فرہاد کے سنے قصے
فیض جاری ہے یار آجاؤ	آپکے لطف اور عنایت کا
میری خواری ہے یار آجاؤ	سب رقیبوں کے سامنے اتو
بوجہ بھاری ہے یار آجاؤ	اس ضعیفی میں کیا سیر سر پر
یہ بھکاری ہے یار آجاؤ	تسے آب تکو مانگتا ہوں میں
وہ خماری ہے یار آجاؤ	آپکے ہاتھ سے جو پی تھی شراب
اب کٹاری ہے یار آجاؤ	لگی دوری کی ولین سینے میں
یہ بزاری ہے یار آجاؤ	جسکو کہتے ہیں سب حبیب
مجھ پر طاری ہے یار آجاؤ	آپکے ہجر میں یہ درد و الم
جان شاری ہے یار آجاؤ	آپکے عاشقوں کا جمع ہے

شتر ساری ہے یار آجاؤ

گرنہ آوین ہمارے پاس حضور

سب گزاری ہے یار آجاؤ

خواہش وصل میں ہم اپنی عمر

رستگاری ہے یار آجاؤ

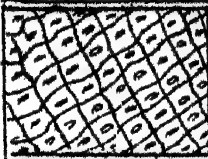
آپ آنے سے بادشہ میرے



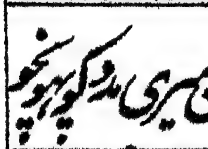
اپنے عاجز حبیب سے ملنا۔



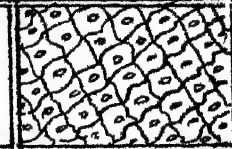
یادگاری ہے یار آجاؤ۔



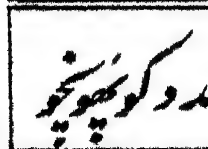
مجھے یہ کیسی بلا نے گھیرا حسین میری مدد کو پہنچو ۶۴



بہت ہیں دشمن میں ہوں اکیلا حسین میری مدد کو پہنچو



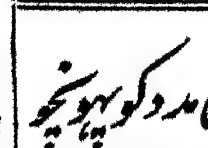
تیرے سوا نہیں ہی میرا نہ کوئی ناؤی نہ کوئی حامی



ہے دو جہان میں تیرا وسیلہ حسین میری مدد کو پہنچو



میں اپنا احوال کیا بتاؤں فناؤں دل کا کسے سناؤں



بہت پریشان دل ہے میرا حسین میری مدد کو پہنچو



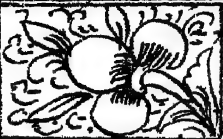




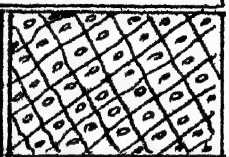
تمام حق کے جواولیاہیں تہکار در کے ہی مانگتا ہیں



تم ہی ہو مرشد تم ہی ہو مولا حسین میری مدد کو پہنچو



مجھے تو آل عبا کی خاطر امام موسیٰ رضا کی خاطر



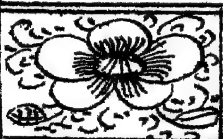
جمال اپنا تو مجھ کو دکھلا حسین میری مدد کو پہنچو



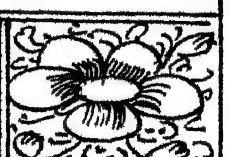
تم ہی ہو استاد اہل معنی تم ہی ہو سرخیل اولیا کے



ہمیں تو راہ طریق بتلا حسین میری مدد کو پہنچو



ہمارے دل کی یہ مدعا ہے ہماری تجھ سے التجا ہے



حبیب عاجز کمین ہے تیرا حسین میری مدد کو پہنچو

۶۵  
فراد کی اور قیس کے افسانہ سی پوچھو

جلنے کا فراد کچھ کے پروانہ سے پوچھو

ہرگز نہ کہیں تم کسی بیگانہ سے پوچھو

۹  
الف کا فراتم کسی دیوانہ سی پوچھو

جب تک چلے عشقین عاشق نہ کہو ننگا

صحبت میں نہ ہو حق کی بیگانہ کی ہمیشہ

ایغا فلو جا کر کسی فرزانہ سے پوچھو	تا اپنی حقیقت یحییٰ معلوم ہو پوری
گر باندہی کمر ہو کسی مردانہ سے پوچھو	اس میں جیب نوں کھڑی پیچھو نہ بیٹھو
ایغا فلو ملکر کسی ستانہ سے پوچھو	ستون کا تہہ میں جال نظر آوے گا اور سجا
معموی دی لگی کسی ویرانہ سے پوچھو	آباد پر حکی محبت میں سدا دل
اے برہمنو جا کسی تہخانہ سے پوچھو	دورات پریش میں ہیں ہم ایک صنم کے

کر کینا سنا ہو غم عشق کا احوال

عاشق یہ جیب ل دیوانہ سے پوچھو

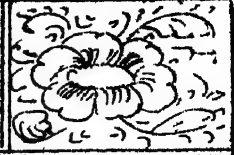
دریغ ہائی ہوں

واجب لباس امکان میں آیا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

کثرت میں وحدت ہو دکھایا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

کہر میں ہمارے وہ شوخ آیا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

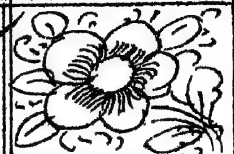
پروہ دوئی کار خسے اوٹھایا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ



وہ پاس میری مین پاس اوسکی وہ آئینہ ہر مین رو برو ہوں



کوئی نہیں ہے اپنا پرایا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ



رہتا ہے وہ تو ملکِ قدم میں کسٹویر اپ یا عدم میں



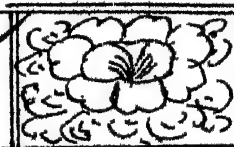
کیا غیب سے وہ تشریف لایا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ



اگر لباس وہ مختلف مین پہنا ہر خرقہ کس شخصیت کا



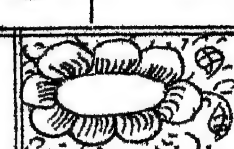
کیا خوب شکل انسان مین آیا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ



تہی دہوم جبکی کون مکانیں لو لاک یا بس جبکی شانیں



شکل عرب مین تشریف لایا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ



وہ قطبِ حدت ہو کر کے آیا اور نام اپنا حافظ بتایا



جستی نظامی فخری کہا یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ



ابو حبیباً محبوباً اپنا مقصود اپنا مطلوب اپنا

پر دین صورت اپنی در کہا یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

پر دین صورت اپنی در کہا یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

سہرہ کاتے ہیں تیری در پہ زانیو

اک نظر اک نظر اے ملک لانیو

دل بھرک اٹھایے ایسا گہ جانیو

ساتھ ہو رہی اوراہ تانیو

مجھے مہلت نہیں دینا تیری زانیو

مثل عیسے کی ہو مرو نہ کو جانیو

ایسے لنگر کے تو بھوکہ میں مانیو

اے تصدق تیری اجمیر سانیو

ہم کہہ رہے ہیں تیری دروازے میں بھلیا

مے کو شرکا کوئی جام ادھر بھی ساقی

راہ غنیمت لے لیا بان کا ہر کھٹکا محکو

میں ہی معذرتوں کی خواہش میں کل

والی ہند ہو تم قطب شاہجہاں ہو تم

کوئی آتا ہی تیری در پہ کوئی جاتا ہی

انکے بہیکتے در پہ تو آیا جو حبیب

دعہ تصدق سیری بگڑی کے بنائیوے

خواجه سلیمان پیر کلان تو سہ والے سنگڑ والے

ہم کو دیکھو غوث زمان تو سہ والے سنگڑ والے

حال ہمارا مضطرب ہے آپ کو سب کو کچھ ظاہر ہے

اِسْحٰمِ اِسْحٰمِ شاہ شہان تو سہ والے سنگڑ والے

تم ہو میرے شیخ کبیر میرے مرشد یا مرے پیر

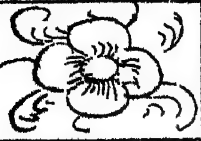
حال مرا ہے تم کو عیاں تو سہ والے سنگڑ والے

محمّد علی شاہ خیر آبادی اُنْطَرُ اِلَیْنا یا ہادی

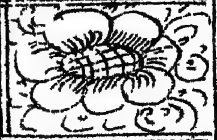
نور محمد فخر جہان تو سہ والے سنگڑ والے

مجھ کو کچھ ارشاد کرو یہ دل نگین شاد کرو

چمکا دیے میری دوکان تو سہ والے سنگڑ والے



آپکے در پر آیا ہوں عمر میں اپنی گزارا ہوں



جاؤں میں تکو چھوڑ کہاں تو سہ والے سنگڑ والے



اپنی حبیب خستہ پر لطف و کرم کی کیجے نظر



رحم کرو اب قطب زمان تو سہ والے سنگڑ والے

محمد علیشاہ چشتی ولی

تو نور خدا ہے تو ابن علی

ہر اک درو کی ہے دوا ولی

تیری خاک پا مجھ کو اکثر ہے

تیری بات لگتی ہے دلو پہلی

تیرا نام ہے مدد جان ہر نفس

یہ عاجز کمین کی مراد ولی

خدا کے لئے کیجئے جلد حاصل

مجھے پڑ گئی ہے بہت تملی

سب کیا جو صورت دکھا نہیں

ہو آگاہ راز خفی و جلی

کروں عرض مطلب حاجت نہیں

کیو دیا عارفی کا ملی

کیو دیا اپنے تاج و تخت



برائے محمد برائے علیؑ

عیان تیرے چہرہ پہ ہے کالی

کنول سی کہلا کرتی دل کی کلی

ترہری پاؤں پر جسے آنکھیں ملی

بجے شکِ جنت ہر تیری گلی

مین جانو گناہ ہے مسندِ مخلی

گناہ گار ہوں عفوِ تقصیر ہو

تری ذات ہر گنجِ اسرارِ معنی

ترہی بات سننے سے عشاق کی

بصارتِ بصیرت ہوئی او کو حال

سباکِ مزاد کو بس حور و غلمان

اگر بوریا تیرے در کا لے

محمد علی کا سلام کہینہ

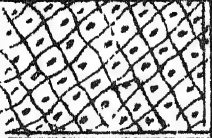
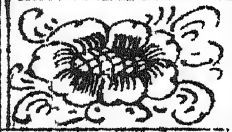
حبیبِ علی ہے حبیبِ علی

آیا ہوں در پہ حضرت خواجہ نظام دین کے

اور دیکھنے کو تربت خواجہ نظام دین کے

سلطانِ کل مشایخِ حق نے کیا ہے تم کو

ملتی ہے گہر سے نعمت خواجہ نظام دین کے



اب جان دل سے اونپر کیونکر نہ ہوں مین قربان

پایا ہوں در سے دولت خواجہ نظام دین کے



سارے نظامی فخری حاضر ہیں اونکے در پر

لیئے کو خیر و برکت خواجہ نظام دین کے



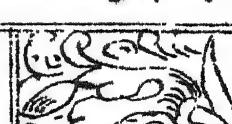
قسمت میں جسکے ہو وے وہ آکے لے اوہر سے

لشتی ہے یان ولایت خواجہ نظام دین کے



کچھ بہیک اونکے در سے مین مانگنے کو آیا

ہو جا ئیگی عنایت خواجہ نظام دین کے



ہے ساتون آسمان سے ساتون مین تلک سب

ہیں زیر دست قدرت خواجہ نظام دین کے



شہزادہ ہزار عالم ہے اونکے زیر فرمان

اور تابع حکومت خواجہ نظام دین کے

مشرکے دن اوٹھینگے کہتے ہوڑ لحد سے

ہم بہین غلام حضرت خواجہ نظام دین کے

جرمانگنے کو آیا ہے بھیک اونکے در سے

بس ہو گیا عنایت خواجہ نظام دین کے

خواجہ نصیر دین سے حافظ تک یہ سب کو

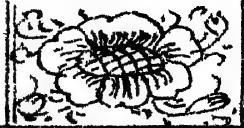
در سے ملی خلافت خواجہ نظام دین کے

ہاں ذات پاک اونکی ہے رحمتِ دو عالم

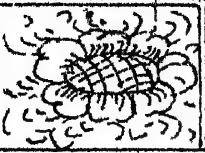
ملتی ہے در سے عزت خواجہ نظام دین کے

ہو جائیں سیرے دے لکے مقصد مراد حاصل

یارب برائے حضرت خواجہ نظام دین کے



عاجز حبیب خستہ در پر ہوا ہے حاضر \*



کچھ مانگنے کو حضرت خواجہ نظام دین کے



۷۳ ہاتھ آئے میری دولت محبوب الہی کی

اللہ ریہ طاقت محبوب الہی کی

حق پاس کی عزت محبوب الہی کی

ملتی ہے انہیں نعمت محبوب الہی کی

ہر دلو میری قوت محبوب الہی کی

کیا جا کوئی عطا محبوب الہی کی

ہے او کے تئیں بہشت محبوب الہی کی

حاصل ہوا و بہت محبوب الہی کی

۱۰ یارب مجھے الفت محبوب الہی کی

پا مال کیا جسے شاہو کا وجود ملی کے

سلطان شایخ ہر سالار ولایت کے

ہیں ساز زبانیں جتنی کہ نظامیہ

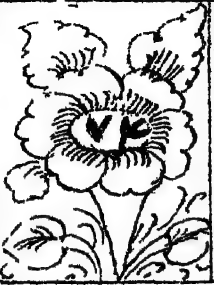
کمزور نہ جانو تم لے دو ستو میری کو

فقر و مساکین کے سلطان ہیں بیشہ

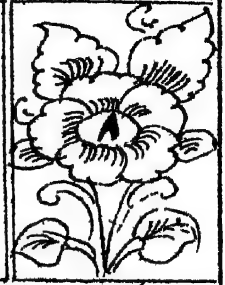
سب جن ملک انسان تہ ہیں لڑا

سرکار نظامی ہیں جو آیا ارادت کے

ابن عاصی ہزاروں ہی فردوسین جاہیز  
ہر روزیہ ہر عادت محبوب الہی کی

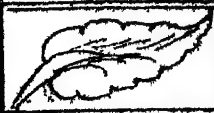


ناچیز حبیب اپنی محبوب کا کتاب ہے  
ہے اس کو بہت الفت محبوب الہی کی



محمد علیشاہ چشتی نظامی  
ستاتی ہے از بس تیشہ و دانی  
پڑی ہے یہ سب ہماری کہانی  
جوہین اہل حق اور اہل معانی  
سنبھالو کہ از حد ہے اب نا توانی  
جہانمیں جو جب تک مری زندگانی  
کرم کیجئے مجھ پہلے یار جانی

تیر و در کی بس ہر مجھے دار بانی  
ذرا آب و صلت سے سیراب کج  
ہے فرما دو محبوب کے قصے جدی  
سمجھتے ہیں کعبہ تہمین اپنا قبلہ  
قوی مجھ کو لغزش سر کرنے نہ دے  
رو کیجئے جملہ حاجات اپنی  
بہکاری ہوں کچھ بھیک لو اور



گنہگار عاجز حبیب حنین پر





تم اپنے کرم سے کرو مہربانی



نانا جان احمد مختار ہر حافظ مولیٰ

شور ہے گرمی بازار ہر حافظ مولیٰ

کیا قیامت تیری رفتار ہر حافظ مولیٰ

یہ کنہ گار خطا وار ہے حافظ مولیٰ

وید حق آپکا دیدار ہر حافظ مولیٰ

جو تیری چشم کا بیار ہے حافظ مولیٰ

گہر تیرا خانہ خمار ہے حافظ مولیٰ

گیا تیرے فیض کی سرکار ہر حافظ مولیٰ

رومی شوبلی و عطار ہے حافظ مولیٰ

بندہ تقدیر سر لاچار ہر حافظ مولیٰ

جد تیرا حیدر کرار ہر حافظ مولیٰ

لاکھ بیل تیری محفل میں ہزاروں شہید

تم ہانی کی صدا آتی ہر شوگرین تیرے

شہ سلیمان کو تصدق ہو تو قصیر فانی

رشک رخ شید تیرا چہرہ نورانی ہے

اوسکو کھلا دے ذرا اپنا جمال انور

سیکڑوں بست محبت ہیں ہزاروں شہر

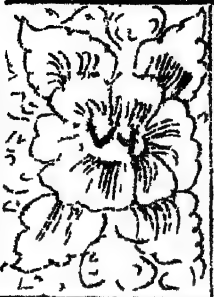
جو کہ آیا تیرے دربار سے خالی نکلیا

بیشہم رشید عالم ہے گریہ لے

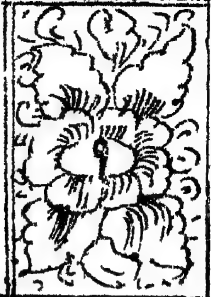
فخر دین نور محمد کے لئے رحم کرو

تجک و آسان مجھے شوارہ حافظ مولیٰ

میں تین ہون قطرہ ناخیر تو ہر ابر کرم



لوگ کہتے ہیں حیرندہ مسکین حبیب



وہ تیرے در کا نمک خوار ہے حافظ مولیٰ

نہو جائے دیکھو کہین میری خواری

رحم کیجئے مجھ پر محبوب باری

میری عمر گزری ہر ذرت میں باری

ذرا مجھے لمبا دے شاہ خدبان

ضعیفی کی حالت میں یہ آہ وزاری

اے سلطان مشائخ کے دیکھو گدا کو

یہ صفتیں تمہاری میں اوصاف باری

تیری ذات ہر رحمت جملہ عالم

اے محبوب تیری جو نکلی سواری

جہکڑا ہے سب عاشقانِ خدا کا

اگر دیکھ پاؤں میں صورت تمہاری

چمک جائے قسمت کا اپنی ستارا

رہے حالت وجد میں ہوشیاری

میرا مدعا ہے میری یہ تمنا

رہے تا قیامت فیضانِ جباری

تصدق سے گنج شکر کے خدایا





# اے محبوب یزدان حبیب علی کو تمہاری عنایت کی ہے انتظاری



عاشق ہیں تیرے سبط پیمر کئے ہم سے  
بیٹھے ہیں تیرے در پہ لاور کئے ہم سے  
مجنون بن ہو گئی شہرہ کئے ہم سے  
یہاں مست ہیں آزاد قلندر کئے ہم سے  
مفلح تھے بے آگے تو گر کئے ہم سے  
ہیں ماتہد میں لے شیشہ و ساغر کئی ہم سے  
یہاں سیکڑوں بیٹھی ہیں مسافر کئی ہم سے  
حیران پریشان ہیں صحر کئی ہم سے  
یہاں بیٹھے آگے بہادر کئی ہم سے

میں در پہ تیرے مشہد پر میرے ہم سے  
جان نظر کی آئے ہیں ماتہد میں سر کو  
صورت کو تیرے دیکھ کے وہ غیرت لیلی  
سجد نہیں بت خانہ نہیں گئی دوکان سے  
اے دوست سنو! میری کاہ یہ ہر دربار  
کیا جانوں کہ یہ بیغان مست بنا د  
معلوم نہیں کہ پست پیار ہے انکا  
تصویر بار نہیں کہنچتی ہے اونہو کی  
اسجاے قدم دیکھو تو اوٹھا نہیں کسکا

کچھ خوف نہیں اپڑ گنا ہو نکا نہیں ہے

چلتا نہیں ہے زویریاں سامنے اوسکے

سب عمر گئی خواہش میں یاد صدمہ میں

رنجیر پاپ طوق محبت کے گلے میں

چشتی ہوں نظم می بن سلیمان ہوں فخری

بخشا نیلے وہاں شافع محشر کی ہم سے

رستم سے یہاں ہو گئے لاغر کئی ہم سے

دیر پر میں لگائے ہوئے بستر کئی ہم سے

یاں پہن لئے آنکھ زبور کئی ہم سے

صد شکر کے یہاں لامقدار کئی ہم سے



جب جا حبیب عشق کے کوچہ میں پہونچا

بیزار ہوئے خویش برادر کئی ہم سے



نوجوان پیر کہن میں تو ہے

آیا اجمیر کے بن میں تو ہے

میرے ہر شعر و سخن میں تو ہے

آیا ہر مرد میں زن میں تو ہے

حیدر آباد کن میں تو ہے

والی ہند معین الدین ہو

اگلتا ہوں میں تجھی سے جھک

ہر تعین میں نئی شان لیا

تو ہی ہے مین ہون فقط وہم گمان  
سیرے ہر تار بدن مین تو ہے

چھپاتی ہے یہ کہہ کے بلبل  
گل مین سنبل مین چمن مین تو ہے



تو چلیب اور توئی ہے محبوب  
جسم مین جان مین تن مین تو ہے



پلا وہ مژ مجھے سانی سدا حضور ہے  
اور ایسا جام دہر دم مجھ حضور ہے

بڑا وہ اکل کمال شیخ کمال ہے  
ہمیشہ قرب ہو دائم جسم حضور ہے

جو کوئی عاشق صاوق ہر اپنی مرشد کا  
نیکھے آنکھ اوٹھا کر اگرچہ حور ہے

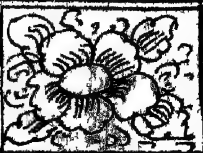
جہاں دل لڑن نہیں جوتی ہر تجلی حق  
خدا کے فضل نے ال او نکا کوہ طور ہے

کیسی نیکی بدی گہنیں ہر او نکو کام  
جو بشیور مین کب او نکو تین شہور ہے

ہمارے رخسہ ہر عکس جمال مصحف و  
او نہیں کی خیمہ نکا آنکھوں مین اپنی نور ہے



ہر اکیدم او نہیں فضاں میں ہے چلیب



اگرچہ ظاہر اشد سے اپنی دور رہے

میری مدد کو سوزِ محشر حافظ حافظ حافظ ہے

سایہ افکن میرے سر پر حافظ حافظ حافظ ہے

جن انسانِ حمید و غلمان کہتے ہیں ساری گہر و مسلمان

حق کا ولی اور ابنِ حیدر حافظ حافظ حافظ ہے

جاننا و سکا کام ادا حاجت اوسکی ہوگی روا

وقتِ مشکل جسکی زبان پر حافظ حافظ حافظ ہے

شانِ محمد اور علیؑ کی لے آئے ہیں حضرت نے

جمالِ دین کے علم کا دفتر حافظ حافظ حافظ ہے

کعبۂ لمین قبلہ جان پر خانہ تن مین روح روان ہے

ہم کو تیرا روئے انور حافظ حافظ حافظ ہے۔

جسکی جد کی شانیں آیا یطہرکم تطہیرا ہے

نور مجسم حسین مطہر حافظ حافظ حافظ ہے۔



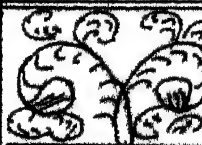
چال ہے اونکی حق کی پسندرتبہ عالی ایسا بلند

دوست خدا کا سبط پیمر حافظ حافظ حافظ ہے



پورا ہو گا او حکا سلوک گر ہو مالک یا ملوک

جسکا حامی مادی رہبر حافظ حافظ حافظ ہے



نفع ملیگا او سکون خوب ہر طالب پاؤں کا مطلوب

جسکا حبیبیا مرشد اکبر حافظ حافظ حافظ ہے



کوئی تجھسا بھلو پیارا نہیں ہے

بجھے تیری ذقت گوارا نہیں ہے

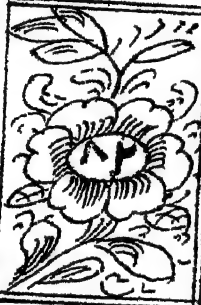
یہ دل ہو میرا سنگ خارہ نہیں ہے

ذرا کیجے انصاف تاکہ جدائی

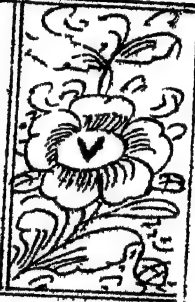
جو مرشد کو اپنے پکارا نہیں ہے

بہلا کون ہر وقت مشکل کے دیکھو

بہلا حسنِ خوبی میں آما طلعت	کوئی اور تجھ سادل آرا نہیں ہے
عرب روم بغداد اوجہ تیرے	یہ کس جائے تیرا پکارا نہیں ہے
سگِ در بنایا کرواؤ قیمت	تیرے در پہ اپنا گذارا نہیں ہے
نخل آؤ پر دیے باہر نخل کے	یہ دلمین کس کا اجارا نہیں ہے

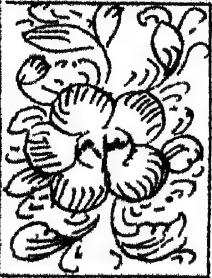


حبیبِ علی کو میرے پیر حافظ  
دو عالم میں تجھ بن سہارا نہیں ہے

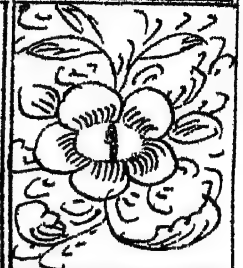


میری التجا ہے خدا کی اولی سے	محمد علی سے محمد علی سے
اگر قرب حق تجھ کو منظور ہو	دلا رکھ تو حافظ محمد علی سے
جسے بویا او سکے در سرے لگا	او سے کام کیا مسندِ مخلی سے
نہ خالی پہرا او کے دربار سے	جہاں گناہ سوا پائین او کی گلی سے
محبت سے کامل تو کبھی ہر حال	نہ ذکرِ خفی اور ستر جلی سے

مین کچھ مانگ کے اون سے لے آؤنگا  
صبا مجھ کو لیجا پھر اس کے گلی سے



حبیب علی مانگے دین و دنیا



محمد علی سے محمد علی سے

سختی کے دریا محمد علی	کراست میں کیتا محمد علی
تمہارے سوئے تمہاری سوائے	نہیں کوئی میرا محمد علی
ہوں بگڑا ہوا مجھ کو آکر بناؤ	پے شاہ تو سے محمد علی
خدا کے لئے جلد کشتی کو میری	لگا دے کنارہ محمد علی
ہوئی اس کی شکل تو یکدم میں آسان	جو تجھ کو پکارا محمد علی
پریشان خاطر ہوں بس اندھن	مدد کیجے مولا محمد علی
رہوں تلبے سحر کی آفتون میں	ذرا شکر دکھلا محمد علی
ہوا ہے نہوگا کوئی مشترک	شرافت میں تجھ سے محمد علی



پہلے پہرے کب تک یہ حبیب

اسے راہ بتلا محمد علی

نبیؐ ہے رحمۃ للعالمینؐ ہے

اوسی دربار کے سبب شہ چینؐ ہے

کہ دربان حبیب کا جبریلؑ امینؐ ہے

گیا جب عرش پر وہ نازنینؐ ہے

محمدؐ مصطفیٰ سالار دینؐ ہے

تمامی اولیا کل انبیاء بھی

بنی الہاشمیؑ کی قریشی

زمین آسمان میں چمکی دھوم

محبتؐ حبیب احمدؑ سے جسکو

اوسیکے واسطے خلد برینؐ ہے

حقیقت میں دیکھو خدا کا ولیؐ ہے

وہ آل نبیؐ ہر وہ حق کا ولیؐ ہے

نہایت مرد کو اب تلملیؐ ہے

محمدؐ کا سایہ محمد علیؑ ہے

نبیؐ کا نواسا علیؑ کا ہے پوتا

اگنہ گار ہون کیجئے عفو تقصیر

وہ آل نبی ہو وہ ابن علی ہے

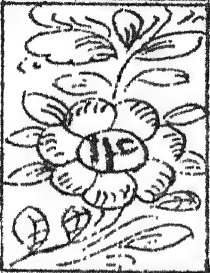
محمد علی ہے محمد علی ہے

جسے آبر و تیر کر دے ملی ہے

وہ ہر قطبِ حدیث ہر شانِ حرمت

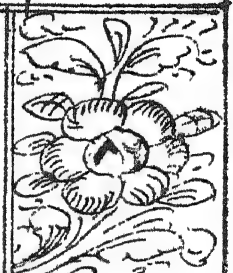
ولا اپنی بخشش کو روز قیامت

ملا چین آرام دو نو جہان میں



میرے پیر حافظ محمد علی کا

غلام کمینہ حبیب علی ہے



نہیں کوئی میرا یا حافظِ حشتی

پرہون میں ترا یا حافظِ حشتی

تو جلد بچسا یا حافظِ حشتی

در بار تیرا یا حافظِ حشتی

میں تیرا گدا یا حافظِ حشتی

کہان جاؤں بہلا یا حافظِ حشتی

تیرے در کے سوا یا حافظِ حشتی

ہوں گرچہ بُرا یا حافظِ حشتی

آفاتِ سعادتی ہمسکو

ستارِ عیوب گنہ گار ان

تو شاہِ ولایت کا پوتا

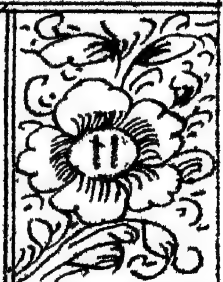
تیرے در پہ ضعیفی آپہونچے

تو پار لگایا حافظِ حشتی  
 میری جرم و خطایا حافظِ حشتی  
 تو مست ہو خطایا حافظِ حشتی  
 صورت کو دکھایا حافظِ حشتی  
 مری کیجے دوا یا حافظِ حشتی  
 جو دل سے پڑایا حافظِ حشتی  
 جو درد رکھایا حافظِ حشتی

کشتی ہے ہماری طوفانِ مین  
 کر عفو برائے فخر الدین  
 گر سارا زمانہ مجھے پہرے  
 دیدار کا تیرے طالبِ مین  
 مین کس سے کہوں بیماریِ دلکی  
 سب بنج و مصیبت دور ہوئی  
 سب مشکل او سکی آسان ہے



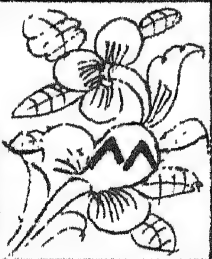
کر رحمِ حبیبِ خستہ پر  
 از بہرِ خدایا حافظِ حشتی



ملک داربانِ محمد علی ہے  
 یہ کیا کاروانِ محمد علی ہے

فلکِ یرِ شانِ محمد علی ہے  
 خرید و بیہانِ دینِ دنیا کا سودا

تو آیا گسانِ محمد علی ہے	سنا حسن یوسف کی تعریفِ جبر
یہ دیکھو مکانِ محمد علی ہے	ملکتِ ہین چلیو راہِ ادب
کوئی بیجِ خوانِ محمد علی ہے	کوئی مستِ مدہوشِ عاشقِ ہوا و نوا
یہ کیا عز و شانِ محمد علی ہے	مرید و نکو او کے نہیں خوفِ محشر
یہ آیا نشانِ محمد علی ہے	لما یک کہینگے بروزِ قیامت
گلِ بوستانِ محمد علی ہے	ہر ایک خادمِ حافظِ دین و دنیا
ہر ایک جاب و کانِ محمد علی ہے	وہ فیضانِ عالی ہوا و سلب و شہ کا
ہر ایک خادمانِ محمد علی ہے	یہ ہند و کن اور پنجاب کو کن



جیسے خلق کہتے ہیں جسکو  
سگستانِ محمد علی ہے



بڑی سرکارِ ہدیہِ عین الدینِ احمدی

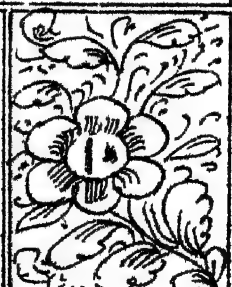
کیشی پارکر میری عین الدین احمدی

نہودی مجھ کو مجھویری معین الدین اجسیریؒ	ہمیشہ وصل ہو ہر دم مجھ تیری حضوریؒ
کہ ہر دم یاد ہی تیری معین الدین اجسیریؒ	مجھے صد دلاوی خواجہ قطب الدین کی کا
خبر جلاب میری معین الدین اجسیریؒ	بہت ہوں اندنوں مضطر اغشا شکر پیرؒ
مجھ ہے حسین مجھویری معین الدین اجسیریؒ	سیر خواجہ میر گزلا تہا پاس آسانؒ
مجھے دایم ہو مخموی معین الدین اجسیریؒ	ملے یک جام ایسا ساقی کوثر کے صدقہ
نہودی مجھ کو معذوری معین الدین اجسیریؒ	تیری دور پرین بیٹھا ہوں ضعیفی ناتوانی میں
کہو جا میری پوری معین الدین اجسیریؒ	کہا تک انتظار تاکے مجھ کو پریشانی



حبیب بندہ کو جالاک پہ کہلا دی

ساقی ہی تیری دوری معین الدین اجسیریؒ



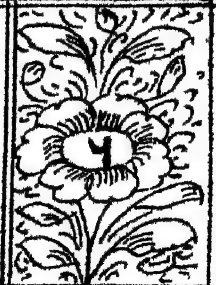
ادھر خواجہ معین الدین چشتیؒ	نظر خواجہ معین الدین چشتیؒ
اثر خواجہ معین الدین چشتیؒ	عنایت میری آہ و فغان میں

مچھ اب بھیک نئی دیر ہر گز	نکر خواجہ معین الدین چشتی رحم
تصدق آپ پرہین میر مادر	پدر خواجہ معین الدین چشتی رحم
ولادو باغ سے اپڑ مجھے تم	شمر خواجہ معین الدین چشتی رحم
مجھے کعبہ مجھے قبلہ ہے تیرا	یہ در خواجہ معین الدین چشتی رحم
تمامی اولیا مثل ستارہ	قمر خواجہ معین الدین چشتی رحم
گلستان میں تمہاری ہو کو میرا	شجر خواجہ معین الدین چشتی رحم
میری اس راہ میں مضبوط باند ہو	کمر خواجہ معین الدین چشتی رحم



حبیبِ کترین پر جسم کی ہو

نظر خواجہ معین الدین چشتی



محمد علی شاہ حافظ ہمارے

برہمن ہین تمہاری پہلے ہین تمہار

نبی کے نواسے علی کے پیاری

تمہاری کہا کے کسی جا پکارین

تو ہوتی ہی یکدم میں حاجت وائی  
جوانی گئی در پہ آئی ضیفی  
ذرہ پاہ کر دیو سحر اب مری کشتی

مرے پیرو مرشد جو تکو پکارے  
یہ عاجز پڑا ہے تہا سہارے  
پڑی ہے یہ دریا غم کے کنارے

نظر کیجئے اوس پہ لطف و کرم کی  
حبیب علی ہے تصدق تمہارے

اوس کے کوچہ میں جا نہیں سکتے  
کہر بابا پس ہر ولی کے ہے  
حکم حق سے یہ دوستان خدا  
پیر کامل مرید کو اپنے  
شیخ خود اپنی صورت اصلی  
جب ملک یہ مرید تشنہ نہو

جا کے پہر وہاں سے آ نہیں سکتے  
دلو کیا کہینچ لا نہیں سکتے  
قبر سے کیا اوٹھا نہیں سکتے  
کیا خدا سے ملا نہیں سکتے  
ہر بشر کو دیکھا نہیں سکتے  
جام مستی پلا نہیں سکتے



کیسا ہی بتا نہیں سکتے	گر کوئی آدمی امین نہ ہو
کیا کلبے کو مٹا نہیں سکتے	لوح محفوظ جسکے ہاتھ میں ہو
دیکھتے ہیں کھا نہیں سکتے	اہل حق اپنے کل مرید و نکو
کیا وہ مروے جلا نہیں سکتے	جو بہن محبوب اس زمانہ کے
رب سے ہرگز ملا نہیں سکتے	بواہوس ہر مرید کو مرشد
کوئی اوسکو بچا نہیں سکتے	جو کہ مرشد کی مار میں آیا
اوسکو کوئی ستا نہیں سکتے	ہو وے جسپر عنایت مرشد
کوئی کامل بنا نہیں سکتے	جز جناب حضور پاک شیخ
پیر تب ہی گرا نہیں سکتے	گر کوئی ہو مرید نافرمان

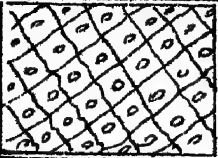
اس حبیب کین عساجز کے

کوئی دل کو دوکھا نہیں سکتے



مجھ کو مطالبے بر نہ اب سیات نے حسنا سے

کام ہے دونوں جہان میں مجھ کو تیری ذات سے



المدد شیخ و دعا سالم حافظ دنیا و دین

استقامت چاہتا ہوں اپنی سب حضرات سے



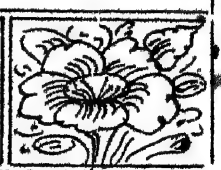
جمع تھے ایک آئینے میں مختلف شکلوں کے ساتھ

کہنچ لایا وہ سکندر نے ہمیں ظلمات سے



سب تیری بر آئینگی یکدم میں امید دلی

ملتی ہر دم رہا کر حشمت کی سادات سے



دیکھ لے چشم بصیرت سے تو اپنے یار کو

دید کعبہ کی کیا کر بیٹھ کر عرفات سے



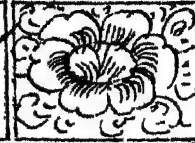
ہو رہا ہے ہستی موہوم کا دل میں خیال

رہنا جلدی بچاؤ مجھ کو اس آفات سے



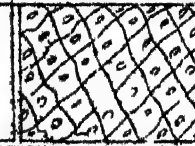
سات ہے میرے وہی رہتے ہیں جسکے پاس ہم

کیا غرض ہے ہم کو بولو قافلہ کے سات سے



ذات میں ہے جو فنا اور دید میں جو ہے محو

بے تعلق ہو گیا ہے نفی اور اثبات سے



میں پوجا رہی ایک بت کو جان دلسا چھپ

یہ طرفہ دیکھو فترہ کر رہی فساد کی

میں جان لجن نگا اوسے روز میری شادی

جو رو بولا میں انظر الینا یا ہادی

اے دادرس فراسن لہجی میری فریادی

بحق خواجہ اجمیر و شاہ بندادی

ہر تری ابرو میں قاتل کی کسی جلا دی

اوشہوں جہان سے جب لیکر تو شاہیان

ہوا ہے کام ہمارا بحق خرقہ شیخ

میں درپہر آئی ہوں داغ و ہی کو

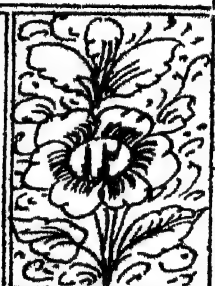
ہمارے حال پہ یا شیخ اب ہم کیجے

۲۰  
کام ہمارا بحق خرقہ شیخ  
میں درپہر آئی ہوں داغ و ہی کو  
ہمارے حال پہ یا شیخ اب ہم کیجے

میر پخت ہر شکل ہے پیر حاضر شاہ	انے شکیں نہ ہو جاگیری بربادی
رحم کرو میری اوپر بوقت پاک شیخ	کہ اس غلام کی ہو جائے آبادی
کہیں تو راہ ہٹکتے ہو ٹرنے جاوینگے	ہمارا حافظ مولا ہے خیر آبادی
مدد جباب محمد علی ولی اللہ	عدو تو کرنے لگا ہے میرے شداوی



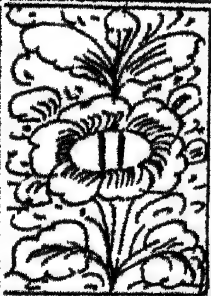
تمام عمر گزارے تیری غلامی میں  
حبیب عاجز و مسکین حیدر آبادی



رب عرب بنی جو آیا مرا جی جانتا ہے	شاہ اجیر کہا یا مرا جی جانتا ہے
یا رب جیسا منے آیا میرا جی جانتا ہے	اپنی صورت جو دکھا یا میرا جی جانتا ہے
جب تصویر تیرا آیا میرا جی جانتا ہے	جو مزاد لئے اوٹھایا مرا جی جانتا ہے
تیرا ہی شہر تھا پر کونکہ بڑی یہ چاہیں	میں کہ پروہ میں آیا مرا جی جانتا ہے
خیر ہے آکے شہر تو میں کیا اپنا ظہور	مختلف شکل دکھا یا مرا جی جانتا ہے

ہوں گنہ گار لیکن نہیں پروا کچھ یہی  
خبر و سار زلینکے میں دیکھا لیکن  
راہ کو بہو لگے ہٹکا تھا مگر کیا کہنا۔  
دیکھو نسبت میر و یار کی بس صیادی  
نہیں معلوم کہ کس حد میں کہتا ہوں  
دیکھ کر خندہ گل ز سے بلبل نے کہا

تو ہی بخشید گا خدا یا مرا جی جانتا ہر  
پیر نہ تجھ سا نظر آیا مرا جی جانتا ہے  
جس نے یہ راہ پہ لایا مرا جی جانتا ہے  
دام میں جس نے پہنسا یا مرا جی جانتا ہے  
پیر کامل نظر آیا مرا جی جانتا ہے  
تو ہر ایک جانظر آیا مرا جی جانتا ہے



اپنا ہر نفس ماتہ میں جس کے حبیب  
ناچا میں جیسا سچا یا میرا جی جانتا ہے



تو جب ملک ل عاشق میں پیارا باقی  
ہمارے واسطے باغ و بہار باقی ہے  
نواب ملک میرا نہیں خار باقی ہے

جو اس جہان میں لیل نہار باقی ہے  
خزانہ میں دیکھو تو کیا باغبان کا یہ کرم  
پہرہ جو او کو لے اے جنوں بیا با نہیں

مجھے تو ہنس کے کہا یہ شکار باقی ہے

ہمارے باغ میں اب تک بہار باقی ہے

کہ اب تک میرے سر میں خمار باقی ہے

مجھے تو شام و سحر انتظار باقی ہے

فقط تمہارا مجھے انتظار باقی ہے

فقط ہمارے لئے ایک دن باقی ہے

نہ جسم زار پہ اب ایک دن باقی ہے

لیا ہے لاکھوں کو صیاد دامن اپنے

گیا جو موسم گل ہو گئی خزان ساری

پلایا ساقی نے ہلکے جو ایک جام شراب

تمہارے دماغ و کامل کائے گل خوبی

دم اخیر ہے حاجت روا اور آؤ

ہم اپنی وقت کے منصوبہ میں مبتلا رہے

تمہارے عشق نے جاری کی پتھر کی اونچائی

تمہیں قبیح و ہونڈ ہوتا ہے ہر تار زمانے میں

حبیب ایک فقط کوئے یار باقی ہے

آج تک ہم رقیبوں میں رہے

میں ہوا گم تو آپ ہی آپ رہے

دیکھ کے اونکو ہمتو کاںپ رہے

آپ تھے میں تھا اور نہ تھا کوئی

سب زاید ہو پیر کی الفت  
 نہوئے او سکو در کی پیائش  
 شاید آجائے وہ نصیب سے  
 او میں روشن چراغ عرفان ہو

خوش و مادر ہو یا کہ باپ رہے  
 عمر گزری ہم او سکو مانپ رہے  
 دل میں امید رکھ کے ٹانپ رہے  
 جسم سالک کا شل چہانپ رہے

یار آغوش میں ہے اپنی حبیب

ہے یہ غفلت جو او سکو ڈھانپ رہے

قطب المدینہ یا شیخ سیحی  
 چکر میں آیا اب پار کیجے  
 عطر و اگر کے دیو حوض میں  
 گنج شکر کے گہر سے دلا دو  
 چمکا دو جلدی ابو ہریرے

میں ہوں کینہ یا شیخ سیحی  
 میرا سفینہ یا شیخ سیحی  
 اپنا پسینہ یا شیخ سیحی  
 ہمو دینہ یا شیخ سیحی  
 دل کا نگینہ یا شیخ سیحی



اور کبر و کینہ یا شیخ سیمیں

بازار میں نہ یا شیخ سیمیں

حرص و ہوا کو دل سے نکالو

میں سر سے چلتا جا کر کہ دیکھوں



ارحہ حیب خستہ ہوتیرے

در کا کینہ یا شیخ سیمیں۔



تمہیں کل اولیاء کی دیا ختم شہنشاہی

فرید الدین دہلوی تمہیں کل شہنشاہی

خداوند دو عالم مید بدستہ کہ تو خواہی

ہو تیری بادشاہت آہ کیر کے ناما ہی

میرزا خواجہ نظام الدین محبوب الہی

خطاب حمۃ اللعالمین حقے ملا تملو

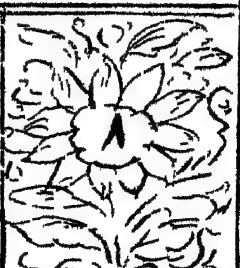
نظام الدین بہنو حق تعالیٰ دعا کی ہے

حکومت میں بہتیرے جن انسان ملائک



جیسا اولیاء غوث قطب حنیف دنیائے

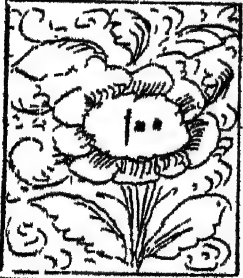
ہر کے دل میں بے شبہ تہا ری منزل جا ہی



اپنا دیوانہ بنا یا کرتے

اپنی شکل دکھا یا کرتے

دل سے دل اپنا ملایا کرتے	آنکھ سے آنکھ لڑایا کرتے
راہ کو بہول پہنکتا ہو کوئی	راستا او سکو بتایا کرتے
اشک کے بدے شبِ قَت مین	آنکھ سے خون بہایا کرتے
اپنے عشاق کو شاہِ خوبان	آپ ہنس ہنس کے رولایا کرتے
جو کبھی مری کہا تی او سکو	قصہٴ مجنون کا سُنا یا کرتے
ایک دم مین دل پڑ مردہ کو	قَمَرِ یَاذَنی سے اوٹھایا کرتے



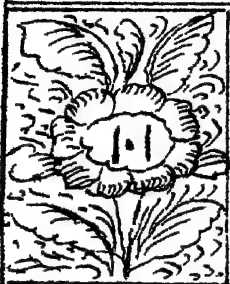
زادہ خشک بھی مثلِ حبیب



اپنا دیوانہ بنا یا کرتے

ہجر کے غم سے چڑا دی جو چہرانا ہر تجھے	وصل کا جامِ پلا دی جو یلانا ہر تجھے
خاکِ مونکی تیرا ریا عرضِ سرِ سرہ	مری آنکھوں میں لگا دی جو گانا ہر تجھے
لن ترانگی نکر خوشِ سخن ہی ہے تو	اپنا دیدار دکھا دی جو دکھانا ہر تجھے

غیر کی شکل سیر و مدین آجا کہین	اپنی تصویر چاکو جانا ہے تجھے
کب تلک نہج تو بین تیری قوت کیوں	اپنوں تو نگو سنہا دیو چہنا ناہر تجھے
قبر پر آ کے ذرہ رشک سیما محکو	ایک ٹھوکر سر جلا دیو جلا ناہر تجھے



اس حبیب دل آشفۃ کو ایجان جہان  
اپنے کوچہ میں بہاد جو بہنا ناہر تجھے



خواجه سلیمان حافظ چشتی	پار لگاؤ میری کشتی
فخر جہان اور نور محمد	دیکھو میرا حال زشتی
اَفْذَا فْذَا فْذَا اِزْهَم اِزْهَم	نفس عدو سے ہر اب کشتی
میرے آقا پشت و پناہ	دو جہان کے میرے پشتی
در پر تیرے حاضر ہیں	ہند و مسلمان سکر کنشتی



اوسکے در کا ہونین حبیب



کہتے ہیں جسکو چشتی بہشتی

کرم یا حیدر کرار کیجئے  
ہمارسی ناؤ جلدی پار کیجئے  
اوسے تو اب گلے کا ہار کیجئے  
یہہ نسخہ وصل کا تیار کیجئے  
کیا مست مجھ پر لا چار کیجئے

رحم اب احمد مختار کیجئے  
سلیمان زمان حافظ کا صدقہ  
جما کر دل میں طالب شکل مشد  
لما کر عین و شین و قاف کو تم  
سو اپنے در کے پیر حافظ

جگا کر اب ہر شہ پار کیجئے

حبیب کو امراہ خوبان

اور حکم دہ امر و مناہی تو ہے  
اور سلطنت شوکت و جاہی تو ہے  
معتوق ہو محبوب الہی تو ہے  
ہم عاجز و کمزور کی پشت پناہی تو ہے

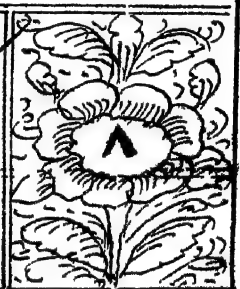
گنجینہ اسرار الہی تو ہے  
سب رض و سہا پر ہر حکومت تیری  
سلطان بشایخ ہر تیری فیات پاک  
یا رحمتہ عالمین یا خواجہ نظام

حق پاس لایا بادشاہی تو ہے  
بیداو دلوں کی داد خواہی تو ہے  
بخشنده فیض لامتناہی تو ہے

سلطان سلاطین تجھ کہتے ہیں  
یا خواجہ نظام دین محبوب الہ  
ہنتے ہیں تیری در سقراطی راو



کیونکر نہ تصدق رہے تجھ پہ حبیب  
مرشد ہے امام و قبلہ گاہی تو ہے



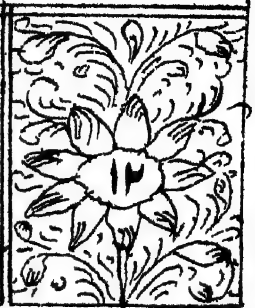
ہے تصویر حافظ محمد علی کی  
ہے تقریر حافظ محمد علی کی  
ہے تصویر حافظ محمد علی کی  
ہے زنجیر حافظ محمد علی کی  
ہے تاثیر حافظ محمد علی کی  
ہے توقیر حافظ محمد علی کی

سیرے پیر حافظ محمد علی کی  
کلام خدیا اور کلام محمد  
مرہ سینہ میں دلمین بخت جگر میں  
پڑے طوق گردن میں اوپاؤن میں  
بفضل خدا سب مرید و دلمین  
جماعت میں کل اولیا اصفیا کے

محبت کی دلمین یہ عشاق کے لگی تیر حافظ محمد علی کی



جو الہام حق ہے بلا شک و شبہ



ہے تدبیر حافظ محمد علی کی

نام پر تیرے خدا ہوں یابنی  
 سنج و غم میں مبتلا ہوں یابنی  
 مصیبت میں میں بہر سو یابنی  
 اندنوں بدست پا ہوں یابنی  
 بے لکھا اور ٹپرا ہوں یابنی  
 مانگتا در پر کھڑا ہوں یابنی  
 تس صدقہ مانگتا ہوں یابنی  
 بحر عصیان میں پڑا ہوں یابنی

مین تیرے در کا گدا ہوں یابنی  
 رحمۃ اللعالمین کیجے رحم  
 یا شفیع المذنبین فریاد رس  
 دستگیری کیجئے شاہ امم  
 علم اسرار الہی کیجئے وا  
 مجھ کو صدقہ فاطمہ کا دیجئے  
 اور ابو بکر و عمر عثمان کا  
 پار جلدی کیجئے میرا جہاز

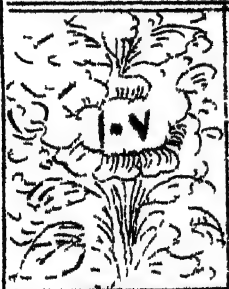
بادشاہان جہان سے کیا عرض	تیرے در کا مانگتا ہوں یا نبی
سج و غم میں یکسی کی حال میں	نام تیرا پڑھ رہا ہوں یا نبی
با ادب اور دست بستہ حال	عرض تم سے کر رہا ہوں یا نبی

اس حبیب خستہ کی لیجئے خبر	آپ کے در کا گدا ہوں یا نبی
---------------------------	----------------------------

اب دکھا شکل دل آرا مجھے	کہ تیرے ہجر نے مارا مجھے
ایسے نبی کا تو میں ہوں اتنی	کانپ گیا دیکھ نصار مجھے
کوئی نہیں ہو مرا اب ادرس	آپ کے در کا ہے سہارا مجھے
چھوڑ سجاؤ رہو نزدیک اب	تم سوا دم بہر نہیں یا را مجھے
قبلہ ہے کعبہ ہے میری رہنا	آپ کی صورت کا نظار مجھے
سو تھوئے لیلی سے مجنون کہا	شکل دکھا اپنی دوبار مجھے

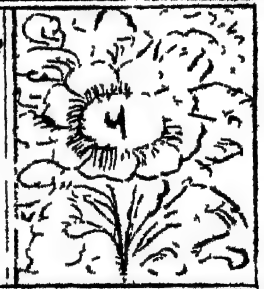


محبہا جہانین تو نہ تہا زشت رو	خوب وہ مشاطہ سنوارا مجھے
دوڑتا دوڑتا ہوا حاضر ہوا	ہنستے ہوئے جب پکارا مجھے
یار کے سر کا ادنیٰ گدا	و کہتا ہے اسکندر دارا مجھے
قتل ہوا سامنے دلدار کے	تیغ ہے ابرو کا اشارا مجھے
ایک نظر آنے لگا ہر طرف	روم و حلب بلخ و بخارا مجھے
حسن مفیدین ہو مطلق عیان	آیا نظر میں جو نگارا مجھے



قلم و حدتین پڑا ہوں حبیب

ملتا نہیں جس کا کنار اسی مجھے



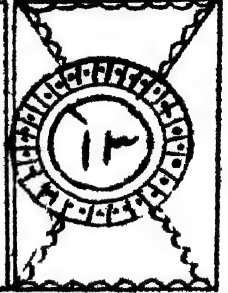
پلا سا قیا مجھ کو وہ جام آبی	نکل جائے جس سے ولکی خرابی
ہمیشہ رہوں مست و مدشہو ساقی	شراب پھورا کا ہونین شرابی
یہ سائل کہہ کر رہا ہے سوال	ملے ترے در سے مجھ کو رکابی

نخل آئے باہر ہوئی بے حجابی  
یہ سب کہے رہے ہین شرابی کبابی

جو ہتھرتے مدت پر دو نہیں ہم  
دل و دیدہ نخت جگر ہو کباب



حبیب کین ہے تمہارا غلام  
خبر لیجئے آ کے اوسکی شتابی



ہر شام و پکا ہے حافظ جی سے  
جب عشق ہو اے حافظ جی سے  
سب کچھ ہے ملا ہے حافظ جی سے  
بے سیکہہ لیا ہے حافظ جی سے  
جو عرض کیا ہے حافظ جی سے  
جو آ کے ملا ہے حافظ جی سے  
کچھ جسے پڑا ہے حافظ جی سے

یہ اپنی دعا ہے حافظ جی سے  
کوئی دینا چوڑا ہوا تارک  
اس عاجز مسکین کین تر کو  
دوا پنہر پیہم کے جسے پڑا  
سکام ہوئے ہین اور سکے روا  
خالی نہ پہرا خالی نہ گیا  
کچھ اور ہو اچھرا اور بنا

کوئی دین لیا کوئی دنیا مانگا	کوئی حق سے ملا ہر حافظ جی سے
توصیف او نہونکی کس سے ہو	جب راضی خدا ہر حافظ جی سے
کوئی عاشق صادق کو حق کا	عرفان ہوا ہے حافظ جی سے
جود لکی مراد اون سے چاہا	سب کام ہوا ہے حافظ جی سے
سب ہندو دکن پورب کو کن	کیا شور مچا ہے حافظ جی سے

ناچیز حبیب خستہ کین نے

کچھ مانگ لیا ہے حافظ جی سے

نہ تنہا فقط اک مری جان ہے	ہزارہ دن ہی جان تجھ پہ قربان ہے
بنی کا نواسا ہے پوتہ علی کا	تو سلطان ہے ابن سلطان ہے
ویا ہے تجھ حق نے ایسی حکومت	دو عالم تیرے زیر فرمان ہے
یہ کہتے ہیں انسان جن و ملائک	محمد علی فخر و مہمان ہے

کنیز کہین حوین تو غلمان غلام  
تیرے حکم میں جبرئ انسان ہے

نکر خوف محشر حبیب کین تو

مدد پر تیرے سر شہ سلیمان ہے

## قصیدہ

رحمت اللعالمین دیکھو ذرا

رحم کر بندے پہ محبوب خدا

رحم کرنا مجھ پہ تیرا کام ہے

یا نظام الدین میری فریادیں

یا نظام الدین بحق چختن

یا نظام الدین لومیری خبر

یا نظام الدین محبوب آلہ

کون ہے میرا تمہاری دروا

آسرا ہے ہکو تیری فحیات کا

تیرا سلطان السلاطین نام ہے

تیرے در کا آسرا ہی مجھ کو ہیں

دستگیری کیجئے شاہ ذہن

دستگیری بیکسان دیکھو اوہر

رحم کی مجھ پہ کرو جلدی نگاہ

بادشہر محبیر تمہارا اکرم ہو  
 تم ملک فقرا ساکینوں کے ہو  
 یا نظام الدین چشتی اب میری  
 آپکے در کا ہے بندہ خانہ زاد  
 میٹین نیک بین یک مین یون بد  
 جلد سن لیجے میری فریاد کو  
 در پہ حاضر ہے تمہارے یہ غلام  
 اپنے در سے کر کے بھیجو مجھ کو شاد  
 عقد حل ہوں اس دل غمگین کے  
 حل مشکل کیجئے میری ضرور

اب تو سلطان المشائخ رحم ہو  
 اور سلطان کل سلاطینوں کے ہو  
 پار جلدی کیجئے کشتی میری  
 یا نظام الدین سنو تم میری داد  
 یا نظام الدین بے وقت مدد  
 یا نظام الدین پہنچو داد کو  
 یا نظام الدین کیجئے اسکے کام  
 یا نظام الدین میری ایسی بجز مراد  
 واسطے خواجہ فرید الدین کے  
 یا نظام الدین ادھر دیکھو حضور

یہ چلیپ خستہ ہے تیرا غلام

الْمَدَدِيَا شَيْخَنَا خواجه نظام

شجر طیب سلسلہ جنتیہ کھشتیہ قدس سرہ

شجر شریف چشتیہ کھشتیہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

رحمتِ عالم محمد مصطفیٰ

کریم و مجتبیٰ علی شیر خدا

کر عنایت مجتبیٰ پختن

سینج و غم میں ہو گیا ہون سخت قید

کر عطا میرے سینج بد و ریاض

خواجہ ابراہیم ادہم بادشاہ

یاسد الدین خلیفہ مرعشی

السلام اے تاج بخش اولیا

السلام اے حضرت مشککش

السلام ایخواجہ بصری حسن

السلام اے عید احدا بن زید

السلام حضرت فضل ابن عباس

السلام ایقتدا اے اولیا

السلام اب عشق کی ہوئی کشتی

السلام اسے عالم ہر طیر و سیر  
 السلام حضرت علو دینور  
 السلام اسے چشتیوں کے تاج سر  
 السلام اسے چشتیوں کے پیشوا  
 السلام اسے دردمند و مکی دوا  
 السلام اسے یوسف چشتی میری  
 السلام اینخواجہ مودود و حشمت  
 السلام اسے پیرا حاجی شریف  
 السلام اسے خواجہ عثمان ہرونی  
 السلام اسے دہلوی قطب مدار  
 السلام ابشا دمیرے دلو کو کر

حضرت خواجہ امین الدین بہر  
 جلد مطلب سیر و کلی لاؤ بر  
 خواجہ بھو اسحاق چشتی نامور  
 یا ابو احمد شہ ہر دوسرا  
 حضرت خواجہ محمد رہ نما  
 پار جلدی کیجئے کشتی میری  
 روضہ دل ہو سیرا شک بہشت  
 سنج و غم سے ہو گیا ہونین نحیف  
 دو جہان کیجئے مجھ کو غنی  
 خواجہ قطب الدین کعلی بختیار  
 یا فرید الدین یا گنج شکر



السلام اب رحم کی کیجئے نگاہ  
 السلام اب ہوئی تازہ میرا باغ  
 السلام اب دور ہوئے سب و قتب  
 السلام اب کیجئے میری مدد  
 السلام اٹھا دھو قطب خزین  
 السلام اب دفع ہو میری بلا  
 السلام اب بخشدے میری خطا  
 السلام اب رحم کر شیخ انا م  
 السلام اے مظہر اللہ الصمد  
 السلام اے قطب بشر السلام  
 السلام اے راحت جان علی

یا نظام الدین محبوب الہ  
 یا نصیر الدین کرد روشن چراغ  
 یا کمال الدین علامہ لقب  
 یا سراج الدین محبوب صمد  
 حضرت شیخ المشائخ علم دین  
 شیخ محمود عرف راجن پیشوا  
 شاہ جمال الدین جمن رہ ناما  
 جب حسن ہے اور محمد تیرا نام  
 المدد شیخ محمد المدد  
 رحم کر یا شیخ یحییٰ فدا الکرام  
 شہ کلیم اللہ جہان آبادی دلی

السلام ہے زینت اور نگاشت	یا نظام الدین ہوتا زہ میر گشت
السلام ہے کاشف تر نہبان	المدد یا فخر دین فخر جہان
السلام ہے دافع سنج و بلا	خواجہ نور محمد با صفا۔
السلام ہے حضرت رشید ضمیر	تو سوئے خواجہ سلیمان و تگیر
السلام ہے مجکواز بس بکلی	خواجہ حافظ محمد یا علی



اس حبیب خستہ کا دلشاد کر  
یک نظر اے شاہ خیر آباد کر



شجر کاش شریف منطوم چشتیہ بکشتیا



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



تہا کسی وقت میں درپردہ غیب	شان پیرو نیکی بنائی جسے
کیا پہرا اپنے کو ظاہر لایبٹ	

ہر تعین میں تشخص کا لباس

سب شیوات ہیں او سکی ہر جا

اوسکے ہر رنگ میں ہر رنگینی

خود کسی جا کہا راتِ آیرانی

کہیں وہ شکل عرب بن آیا

اسد اللہ علی کہلایا

کہہ حسن بصری کے خرقہ میں تباد

کہی ہو خواجہ فضیل ابن عیاض

نام رکہہ خواجہ سدید الدین کا

کہی ہو خواجہ علودنیوری

ابو اسحاق وہ بکر شہ پست

پہنا کر غیبی سے وہ رب الناس

کعبہ و دیر میں سے جلوہ نما

اوسکے ہر گل میں ہر گہت بہینی

لن توانی کی کہیں خوش سخنیں

نام احمد پہ پڑ ہا صل علی

باپ حسنین کا خود آپ بنا

عبد واحد کو کیا کچھ ارشاد

ابن ادہم سے لیا خوب یا ض

فیض پہلایا امین الدین کا

زیر فرمان کیا دیو و پری

دیا سب اپنی مرید و نکو بہشت

پہنکروہ ابو احمد کا لباس  
 آپ لے یوسف ہشتی کا جمال  
 بنکے خود خواجہ حاجی شریف  
 بنکے خود خواجہ عثمان ہرون  
 خود معین الدین حسن بھری ہو  
 حضرت خواجہ فرید الدین ہو  
 آئے صورت میں نصیر الدین کے  
 پہنکے خرقہ سراج الدین کا  
 شیخ محمود ملقب راجن  
 نام رکھہ حسن محمد اپنا  
 آپ سیحی المدنی بن آیا

کیا خود خواجہ محمد کی پاس  
 خواجہ مودود کو بخشا ہے کمال  
 کیا عرفان بیان خوب لطیف  
 شاہ اجمیر کو بخشا جو بن -  
 بس خلافت دیا قطب الدین کو  
 کیا محبوب نظام الدین کو  
 بنکے کام کمال الدین کے  
 دیا روشن کیا علم الدین کا  
 اوسکا فرزند جمال الدین حسن  
 جانشین شیخ محمد کو کیا  
 پہر کلیم اللہ جہان بادی ہوا

شاہ اورنگ نظام الدین ہو	اوسنے تعلیم کی فخر الدین کو
نام رکھہ نور محمد اپنا	بادشاہ خواجہ سلیمان کو کیا
شان حافظ کی وہ لیکر آیا	خود محمد بے کھلایا

خیر آباد کیا اپنا مکان	
ہوا محبوب حبیب دو جہان	

شجرہ شریف منقول چشتیہ کشتیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	
--	--

اول و آخر تمہین تو ہو	باطن و ظاہر تمہین تو ہو
ہاں یہ حبیب مضطر کے	حافظ و ناصر تمہین تو ہو
شان محمد علی عیان	خلق کے رہبر تمہین تو ہو
خواجہ سلیمان پیر کلان	اظہر و اظہر تمہین تو ہو

نور محمد فخر زمان  
 حضرت خواجہ فخر الدین  
 شاہ نظام الدین یکتا  
 حضرت شیخ کلیم اللہ  
 قطب مدینہ اے سچائی  
 شیخ محمد قطب زمان  
 حسن محمد پیر جہان  
 شاہ جمن جمال دین  
 حضرت راجن شہ محمود  
 علم الدین اور شیخ سراج  
 اکمال دین اور شیخ نصیر



مہر منور تمہین تو ہو۔  
 حق کے صفہ تمہین تو ہو  
 خلق میں بہتر تمہین تو ہو  
 جاگ میں برتر تمہین تو ہو  
 سب کے دلبر تمہین تو ہو  
 حق کے دلاور تمہین تو ہو  
 حسن میں خوشتر تمہین تو ہو  
 خلق کے افسر تمہین تو ہو  
 حق کے ذاکر تمہین تو ہو  
 علم کے دفتر تمہین تو ہو  
 نور مطہر تمہین تو ہو

نظام دین محبوب الہ  
 حضرت شیخ فرید الدین  
 حضرت خواجہ قطب الدین  
 حضرت خواجہ معین الدین  
 عثمان ہرونی حاجی شریف  
 قطب الدین مودود جہان  
 شیخ زمان بو یوسف چشتی  
 خواجہ محمد مرشد پاک  
 اپنی احمد ناصردین  
 حضرت خواجہ ابوسعحاق  
 خواجہ علو اور امین دین

عشق کے محضر تمہیں تو ہو  
 سبکے بہتر تمہیں تو ہو  
 ماہِ منور تمہیں تو ہو  
 ہند کے سرور تمہیں تو ہو  
 حق کے غضنفر تمہیں تو ہو  
 فیض کے مظہر تمہیں تو ہو  
 دین کے ناصر تمہیں تو ہو  
 خلق میں شاکر تمہیں تو ہو  
 شاہ مظفر تمہیں تو ہو  
 چشت کے سرور تمہیں تو ہو  
 شاکر و صابر تمہیں تو ہو



خواجہ سدید اور شہ ادہم	طیب و طاہر تمہین تو ہو
حضرت خواجہ شاہِ فضیل	خلق کے زیور تمہین تو ہو
عبد واحد ابن زید	مرشد اکبر تمہین تو ہو
حضرت خواجہ حسن بصری	بصر کے مبصر تمہین تو ہو
راکب دلال شاہِ نجف	علی حیدر تمہین تو ہو

	<p>احمد مرسل حق کے حبیب</p> <p>شافع محشر تمہین تو ہو۔</p>	
--	---	---

شجر کُشرف چشتیہ بہشتیہ منظوم

	<p>بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ</p>	
---	---	--

محمد علی شاہ اپہی تو ہو	سیرے مولا آپہی تو ہو
خواجہ سلیمان پیر کلان	توسرے کے آقا آپہی تو ہو

نور محمد مہر کر م	لطف کے بیضا آپہی تو ہو
دہلی کے خواجہ فخر الدین	مرشد کیٹا آپہی تو ہو
نظام دین اورنگ بدے	خبر و تقویٰ آپہی تو ہو
کلیم اللہ شیخ جہان	حق سے گویا آپہی تو ہو
قطب مدینہ محی شرع	حضرت یحییٰ آپہی تو ہو
شیخ محمد چشتی بیشک	مرشد دانا آپہی تو ہو
حسن محمد قطب زمان	مرکز عقبی آپ ہی تو ہو
شیخ جمال الدین جہن	حسن میں کیٹا آپہی تو ہو
شیخ محمود ملقب ابن	مہر تحبلے آپ ہی تو ہو
حضرت خواجہ علم الدین	علم کے دریا آپہی تو ہو
شیخ سراج الدین چشتی	محب مولا آپ ہی تو ہو



فضیل ابن عیاض باریاغت  
 امان الامض ابراہیم اوہم  
 سعد الدین خدیفہ مرعشی اب  
 امین الدین ہبیرہ شاہ بصرہ  
 علامہ شہور عالی مراتب  
 ابواسحاق حشتی خواجه دین  
 ابوالاحمد شہنشاہ فرستاد  
 جناب شیخ دین خواجہ محمد  
 ابویوسف عزیز مصر معنی  
 جناب قطب بین مودود حشتی  
 مدد حاجی شریف زندنی ہو

یہی ہے التجا میری خبر لو  
 بلخ کے بادشاہ میری خبر لو  
 برائے ہل آتی میری خبر لو  
 بحق مرتضیٰ میری خبر لو  
 پے شاہ دنی میری خبر لو  
 امام اولیاء میری خبر لو  
 گل باغ رضا میری خبر لو  
 جہانکے پیشوا میری خبر لو  
 تمہارا ہون گدا میری خبر لو  
 اسیر غم ہون آ میری خبر لو  
 ہون بندنی بلا میری خبر لو

دہائی خواجہ عثمان ہرونی کی  
 معین الحق معین الدین چشتی  
 جناب خواجہ قطب الدین کاکی  
 فرید الدین مسعود شکر گنج  
 نظام الدین سلطان المشائخ  
 نصیر الدین چراغ دہلوی اب  
 کمال الدین علمائے عالم  
 سراج الحق سراج الدین چشتی  
 جناب خواجہ علم الحق الدین  
 جناب شیخ محمود عرف راجن  
 جمال الحق والدین شیخ چمن

حبیب اللہ کامیری خبر لو  
 سراپا ہے بلا میری خبر لو  
 ہو قطب اولیا میری خبر لو  
 ہو زہد الانبیا میری خبر لو  
 کہ محبوب خدا میری خبر لو  
 نصیر الاولیا میری خبر لو  
 علیم و رہنما میری خبر لو  
 سراج الاولیا میری خبر لو  
 ہو دریا علم کامیری خبر لو  
 گدا ہوں آپکا میری خبر لو  
 پے آل عبا میری خبر لو

حسن ہے با محمد نام نامے  
 محمد چشتی لے شیخ زمانہ  
 مدد قطب مدینہ شیخ یحییٰ  
 کلیم اللہ جہان آبادی چشتی  
 نظام الحق والدین ربوب ننگ  
 جناب خواجہ فخر الدین چشتی  
 رحم خواجہ نور محمد  
 مدد پیر کلان خواجہ سلیمان  
 تمہیں حافظ محمد یا علی ہو

دلیل التقیامیری خبر لو  
 ادھر دیکھو ذرا میری خبر لو  
 برائے مصطفیٰ میری خبر لو  
 کلیم کبریا میری خبر لو  
 دکن کے شہنشاہ میری خبر لو  
 شہ ملک و لا میری خبر لو  
 ہوں ایسیست و پامیری خبر لو  
 شہ تو شہ ذرا میری خبر لو  
 امام و پیشوا میری خبر لو

شجرہ منظر قادری علیہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

محمد کی الفت ہو مجھ کو عطا

مددگار میرے ہوں شیر خدا

رہوں میں ہمیشہ بہ آرام چین

رکھیں اس گنہگار کے دل کو شاد

مدد پر ہوں باقر علیہ السلام

پئے جعفر صادق رازدان

مدد پر ہوں موسیٰ کاظم امام

ہو ضامن کہ صدقہ سرِ دفع بلا

نہ آئے میری واپس آفات چرخ

ہو سڑی سقّی کا مجھ پر کرم

ابھی تصدق تیری ذات کا

ابھی بحق علیؑ بدئی

ابھی بحق امام حسین

ابھی وہ سجاد زین العباد

ابھی جناب امام ہمام

ابھی ہو اب گرم میری کان

ابھی ہو اب جلدیے میرا کام

ابھی طفیل علیؑ رضا

ابھی پئے شیخ معروف کرخ

ابھی بحق بنی الامم



الہی نہ دلمین میرے کید  
 الہی ہو رحمت تیری بجیاب  
 الہی رہوں سبکے دلمین عزیز  
 الہی ابی الفرح یوسف سدا  
 الہی ابی الحسن مہنکار سے  
 الہی خدا شامی و رومی ہے  
 الہی مجھے غوثِ صمدان کی  
 الہی مجھے سہروردی کی خاطر  
 الہی پئے شیخِ عمتِ ایسا سر  
 الہی مجھے آفتون سے بچا  
 الہی مجھے مجددین کے لئے

سدا خوش بہین مجسّر خواجہ جنید  
 بلطف ابو بکر شبلی جناب  
 پئے عبد واحد بن عبدالعزیز  
 کرین جلد حاصل میرا دعا  
 مجھے عشقِ احمد کی دولت ملے  
 علی بن مبارک جو محرومی ہے  
 محبت ملے شاہِ جیلان کی  
 رحم کر پئے بو نجیب عبد قاہر  
 عطا کر مجھے جامِ الفت کا ساغر  
 پئے نجمِ دین کے جو مشہور کبریٰ  
 ثواب بخش دے جو گناہ ہم کئے

الہی مرے حال پر کرم کر  
 الہی مرادین وہ دیوین ملی  
 الہی پئے نور دین بالکبیر  
 الہی پئے شاہ سمنان کے  
 الہی ملے غوث کی داربانی  
 الہی رہون ساتھ ایمان کے  
 الہی پئے خواجہ اسحاق ختلان  
 الہی مرید ملین ہوا و سنگاٹش  
 الہی محمد علی نور بخش  
 الہی طغییل محمد غیاث  
 الہی حسن ابن محمد کے پئے

بحق علی لالا اب حم کر  
 جوہن احمد جو زقانی ولی  
 رہون عشق احمدین ایم سیر  
 علا والد قطب نشان کے  
 پئے شیخ محمود اور مرشد قانی  
 کہ سید علی شاہ ہمدان کے  
 عنایت ہونید کیوانے ایمان  
 جو سید محمد ہین اور نور بخش  
 میر گنہ اونکے صدقہ بخش  
 نہ آنکر مراد لب پہ البغیاث  
 ہمیشہ سجد ملین یا ہو کے نئے

مجھے بخش دی بہر شیخ محمد

پے شیخ سیحی قطب مدینہ

کلیم اللہ شاہ جہان آباد کے

کہ شیخ نظام الدین رنگ آباد

محبیب الہی فخر دین سربجھ

مدد خواجہ نور محمد کرو

پے شاہ توشہ سلیمان چشتی

جوہن پیر حافظ محمد علی

آہی مردلین ہر خوف از حد

آہی لگا بار میرا سفینہ -

آہی رکھیں لطف ارشاد کے

آہی نکالیں وہ دلی مراد

آہی بہت جلد نعمت ملے

آہی نہ واجملہ حاجات ہو

آہی تو کر پارا ب میری کشتی

آہی عنایت ہو او کی دلی

آہی حبیب علی پر حس

بہی پیر حافظ کا اوسپر کریم

حبیب اعرفین

## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بعد نعتِ حضرت خیر الورا

خدمتِ احبابِ مین بانگسار

مشمبہ حال عرسِ اہل دین

سُج تا کام آور وقتِ باز پرس

اسکے معنی دولہ تم پہچان لو

عُرس کے جویش سحر وہ ہے برات

بعد حمدِ خالقِ ارض و سما

عرض کرتا ہے حبیبِ خاکسار

یہ رسالہ ہے حبیبِ العارفین

معنی لفظِ عروسِ عرسِ عُرس

ہے عروسِ آیا زبردستی جان لو

عرسِ ہان پر فریاد کی ذات

## دربیانِ تحقیقِ عرس

عرس کی تحقیق کا اب رہے

طالبِ اب کی فاسخ کرتے ہیں سب

وجہ اور سکی مجرب اب سن لیجئے

ابنِ انیس یہاں غرض کچھ اور ہے

اولیاءِ نقل مکان کرتے ہیں جب

عرس کا نام ٹہرا کس لئے

اولیاء اللہ کے مرتے نہیں  
 بلکہ جب نقل مکان کرتے ہیں وہ  
 جب مجر جسم سر ہوتے ہیں وہ  
 ذات حق سراونکا ہوتا ہر وصال  
 جیسے فرما ہیں حضرت مولوی  
 آمد آن مقتیکہ من عریان شوم  
 نقل جب کہتے ہیں خاصانِ خدا  
 یک تجلی خاص او نپہر ہوتی ہے  
 سال میں چلتے دن ایڑی دشعور  
 ایسا جلوہ ان برا تو نہیں کہیں  
 اسلئے اسدن کا ٹہرا عرس نام

شک لاؤ اسکو تم جانو یقین  
 زندہ رہتے ہیں نہیں مرتے ہیں وہ  
 مثل دواہن لحد میں سوتے ہیں وہ  
 عام لوگوں پر نہیں کہلتا حال  
 یہی اسی مضمون کو اندر مشنوی  
 جسم بگذارم سراسر جان شوم  
 جلوہ گر ہوتا ہے فیضانِ خدا  
 ہوش ہر فرد و بشر کر کہوتی ہر  
 اوس تجلی کا تو ہوتا ہے ظہور  
 غیر عرس اولیا دیکھا نہیں  
 اس ہون تا بہر ہر خاص عام

# دربیان آداب عرس

حضرت شیخ المشایخ نور حق

ہر محمد انخانام اور چشتی ہین

لیکٹ ہر اونکی کتاب مستطاب

اوسمین یون ارشاد فرماتہین وہ

اولیا اللہ کے اعراس کا

تامدوسے اونکی تم ہو بہرہ ور

اولیا ونکے تم ایام وفات

بلکہ وہ وقت اور گہری بھی کہویا

جو تمہین مقدور ہو کہانا پکاؤ

فاسخہ دلواؤ اونکے نام پر

رحمت باریکی جو ہین مستحق

طالبونکے واسطی وہ کشتی ہین

ہر آداب ہین طالبونکی وہ کتاب

راہ حق اسطرح دکھلا تہین وہ

تم کرو حق رعایت سب ادا

دسترس حاصل ہو تو کو خیر پر

یاد رکھو مثل فرض اور واجبات

اوسکھری اسدن نرو سوا اعتقاد

یا کہ شیرینی بصدق جان منگاؤ

چست باند ہو تم کمر اس کام پر

عرسین اور ولاح پاک اولیا  
 خیر اور نیکے نام پر جو کرتے ہیں  
 دیر میں ان کو دعار ولاح پاک  
 گر مزار و نیر نہ طالب جاسکے  
 حسب و راپن و ہ سامان کرے  
 گر نہ ہو یاد رحلت کی گہری  
 فاتحہ دے ان کا دن باریات کو  
 گر نہ اوس کو یاد روز اور ماہ ہو  
 جب جب کا ماہ آوے طالبو  
 انبیا اور اولیا کی روحوں پر  
 قطب الاقطاب جہان نیکوئی

ہوتے ہیں حاضر نما و شک نہ  
 صدق سوا و سکا پیم دل مہرین  
 ورنہ پہر جاہین ہو کر درناک  
 اور نہ خدمت کچھ بجا و وہ لاکر  
 فاتحہ او نکا بصدق جان کے  
 رات نین حلت اف کی حب بی  
 ہاتھ سر کہو ورنہ اس حسنا کو  
 وقت رحلت نہ وہ آگاہ ہو  
 پہلی رات آدینہ کی یاد رہو  
 فاتحہ دلوا کے ہو تم بہرہ ور  
 ہیں نصیر الدین چراغ دہوی



عرس اونکا حضرت گیسو دراز  
 جب جہانمیں آتا تھا ماہِ صیام  
 کہا نا کہلواتے تھے اونکے نام پر  
 دیکھو یہی دیتے تھے انکا فاستحہ  
 فاستحہ دینے میں ہاں اٹالبو  
 اور جانورات دن آئندہ کے  
 طالبوں سے کر کوئی محتاج ہو  
 جو میسر ہو اوسے کہانا پکا کر  
 عرس سب کا گزیرا اوس سے ہو سکر  
 جو کوئے اسطرح عرس اولیا  
 عمر دولت اوسکی ہو ویگی زیاد

کرتے تھے کس دھوم سی با صد نیاز  
 ہوتی جب اٹھارویں شب نیکنام  
 خرچ کرتے تھے بہت اسکام پر  
 فاستحہ کا کرتے تھے یون خاتمہ  
 بین برابر رات دن تم جان لو  
 بین برابر فاستحہ کے واسطے  
 نیک سختی میں مگر سرتاج ہو  
 فاستحہ دیکر وہ کہانا آپ کہاے  
 تو رعایت بعض عرسوں کی کرے  
 اجر دیگا دو جہان میں کبریا  
 پاویگا دو نو جہان کی وہ مراد

اور نہ محتاجِ خلائی ہو گا وہ	مورِدِ افضالِ خالق ہو گا وہ
اس عمل سے عاقبت ہو گی بخیر	اس جہان میں ہی نہو محتاجِ غیر
ہے حدیثِ نوین میں مضمونِ صحیح	ترجمہ او سکا سنو مجھے صریح
ہر شے کا حشر ہو گا او سکا ساتھ	ہو گی دنیا میں محبت جس کا ساتھ
عرس کے آداب ساری ہو چکے	جو کہ مطلب تھے وہ بار ہو چکے



اب قصیدِ عرس کا لکھنا رنجید  
تأسادت دو جہان کی ہو نصیب



کہتا ہوں بعدِ حمد خدا مصطفیٰ کا عرس	سلطانِ بن سید ہر دوسرا کا عرس
اولِ بیع میں پانچ ہیں اس الغریز	ہر سیکے پہل شافع روزِ جزا کا عرس
یعنی ہے دوسرے کو شہِ دین کا فاتحہ	اور تیسرے کو خواجہ فیضیالِ صفیا کا عرس
پھر چھ ہیں کو فضلِ خدا کریم سے	ہوتا ہے بختیار شہِ رہ نما کا عرس

کرتا ہوں جاوید لسی ماہ نیک میں  
 ہر جس کا نام شیخ محمد ولی حق  
 شہر ربیع الثانی کی پہنچ دین کو ہر  
 اٹھاپوین کو کرتے ہیں اس ماہ میں ضرور  
 ہوتے ہیں اب جمادی اول عرس دو  
 کرتے ہیں فطرت شوق سراکیسویں کو ہم  
 دو عرس ہیں جمادی ثانی میں دستو  
 اور بست و ہفتم مہ مذکور کو دلا  
 ماہ جب میں ہوتے ہیں سال عرس پانچ  
 مود و چشتی قطب انجنا نام ہے  
 خواجہ عین دین شہنشاہ ہند کا

چوبیسویں کو شیخ کا یم خدا کا عرس  
 اکتیسویں کرتے ہیں اس ماہ کا عرس  
 اسحاق شاہ چشت شاہ ولیا کا عرس  
 خواجہ نظام الدین حبیبیہ خدا کا عرس  
 چوبیسویں کو شیخ شاہ بلخ زہ نما کا عرس  
 برحق سراج دین شہنشاہ کا عرس  
 غزہ کو خواجہ طہ الدین ولیا کا عرس  
 ہر فخر دین مظہر نور خدا کا عرس  
 کرتا ہوں ان مہینہ میں ان ولیا کا عرس  
 غزہ کو ہر اوی مہ رمضان کا عرس  
 اس ماہ کیچھٹی کو ہر اوی مہ شاہ کا عرس

دسویں کو عرس خواجہ جی شریف ہے  
 بہر تیرہویں بفضل خداوند و جہان  
 مقبول حق خواجہ محمد ہے جس کا نام  
 دومرشد و محمد عرس میں ماہ صیام میں  
 اکیسویں کو شاہ نجف کل کے پیشوا  
 شوال کی پانچویں عثمان بہرونی  
 عرس مہرۃ البصری ساتویں کو ہر  
 ذیقعد میں ہی چارہین عرس بالیقین  
 اور سب و ہفتم نہ مذکور کو بہی ہے  
 پہر سب و ہفتم نہ ہذا کو دوستو  
 انیسویں کو خواجہ محمد علی ولی

دسوا لطف مخزن علم و حیا کا عرس  
 ہوتا ہے خواجہ سیف اہل صفا کا عرس  
 نصف ماہ کو او سی اہل بقا کا عرس  
 اہل ہارہویں کو شیخ نصیر ولیا کا عرس  
 میر عرب علی ولی مرتضیٰ کا عرس  
 جانو یقین عارفون کے پیشوا کا عرس  
 اور چودہویں جلیفہ اہل بقا کا عرس  
 ہر بارہویں نظام دکن رہنما کا عرس  
 شیخ کمال معدن علم عطا کا عرس  
 جانو یقین شیخ حسن رہنما کا عرس  
 سلطان خلیق بہر شاہ و گدا کا عرس

مینی کو بارہویں نہ یقین و طالبو کرتا ہوں تیرا ایک ولی خدا کا عرس

وہ شاہ خیر اباد ہے مرشد جہان کا  
 آل نبی ہو حافظ قرآن پاک ہے  
 ذی نجمہ شریف مین ہوتی ہیں اس دو  
 جنکا جناب نور محمد خطاب ہے  
 یہ تین عرس ہاہ محرم مین ہیں ضرور  
 چوتھی کو ہر جناب حسن بصری کا چلا  
 اور پانچویں فرید شکر گنج کی نیاز  
 پہر چودہویں کو عرس علو دنیو کا ہر  
 تالیخ نسبت ہفتم ماہ صفر کے بیچ  
 بائیسویں کو حضرت محمود کی نیاز  
 اور بست ہشتین کو ہر سیمین نامدار

کیونکر کر دے نہ خلق اوس اہل خدا کا عرس  
 ہر باعث نجات اسی سہما کا عرس  
 یہی تیسرے کو ایسے ولی سہما کا عرس  
 او بیسویں کو شیخ جمال لیا کا عرس  
 تالیخ مختلف مین کبہر سہما کا عرس  
 کرتا ہوں اوس خلیفہ منہ شکل کشا کا عرس  
 سبھر و نیاز سہرے اوس اہل خدا کا عرس  
 سلطان نامدار شہر اولیا کا عرس  
 ہوتا ہر عبد واحد اہل خدا کا عرس  
 چہ بیسویں کو حضرت علم الہد کا عرس  
 مقبول بارگاہ رسول خدا کا عرس

اور ساتویں کو خواجہ سلیمان تو سوی  
خدمتِ بای حبیبی سالِ ہر کی یہ  
اللہ سرور عابد ہی روزِ شب میری

محبوب حق عاشقِ مشکِ شاکا عرس  
کر تارِ ہون جانِ لسی ہر ایک ادلیا کا عرس  
یون ہی کیا کروں میں ہر ایک شاکا عرس

## رَقْعَةُ مَبَارَكِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

رحم کر الہی و قارِ انسا پر  
مددِ تجہیہ ہوں شاہِ ملکِ عرب  
بحقِ علی سیدِ المسلمین  
حوالے علی رضا کے کیا  
کرین تیری امدادِ بارِ امام  
خدا یا بحق بنے آلام

لے شاد و نرم وہ پہرِ مجھے کر  
ہوں سایہِ فکںِ بختِ بن و زو شب  
بر عیش و عشرتِ سروہِ حسین  
ضمانتِ میں ضامن کے تجھ کو دیا  
رکھیں تیری اولاد کو تاقیام  
سدا چشتیوں کا ہو تجھ پر کرم

باری حضرت صاحبزادہ  
ناموسِ عالمین  
قارِ انسا بیکر صاحب  
واسع فضا ملک کو اور  
شیر صاحب کے گاہ  
مہنہ زورِ جان و دل  
سوا بیکر بیکر بای  
بقا بختِ بخت  
چو حضرت صاحب  
قلب لا قضا بیکر  
سید محمد حبیب علی  
فطامی دادم بیکر  
بکارتِ انسا بیکر  
سدا بیکر بیکر  
خدا بیکر بیکر  
اور بیکر بیکر  
ہی بیکر بیکر  
ہوئی

عنایت کر کہیں تجہ پیہ پیران سپر  
 حسن بصری اور عبداحد تہین  
 سیری جان کے تجھے اضیٰ فیضیل  
 سدید و امین اور علودینور  
 پئے حضرت خواجہ سحاق حشیت  
 ابواحمد ابن فرسنا فہ  
 مدد تیری خواجہ محمد کرین  
 ہو مودود حشیتی کا تجہ پر کرم  
 تیری خواجہ عثمان ہرن سدا  
 تصدق سے اجمیر کے یا خدا  
 بحق شہر ہند خواجہ معین

بحق حسین و حسن دستگیر  
 سبھی آفتون سے بچا کر کہیں  
 براہیم شام بلخ کے طفیل  
 تجھے دشمنوں سے کرین بخاطر  
 ہو سر سبز دل تیرا شل بہشت  
 کرین تیرے اعمال پر دختہ  
 ابو یوسف حشیتی انعام دین  
 کرین دور حاجی شریف اسکے غم  
 کرین دستگیری بعین رضا  
 وقار النساء کی ٹلے سب بلا  
 کرین لطف تیرے پاد قیاب دین



شکر گنج دیوین وہ گوہر کا گنج  
 ہنسلی رخوشی سحر بھی ہو گئے کام  
 نصیر الدین روشن کرین پہ چراغ  
 سراج الدین محمود صاحب جلال  
 خدایا پیے شیخ خواجہ حسن  
 ہوشیخ محمد و یحییٰ کلیم  
 نظام الدین اوگتایب رضا  
 کہ فخر جہان فخر دین کے لئے  
 جو نور محمد نگہبان ہین  
 کتیرک محمد علی کی کیا  
 تو زندہ رہی کس دست سال

نہوے کے سیطرہ کا اوہین رنج  
 ہر دایرین مین تیرا ضامن نظام  
 کمال الدین تازہ کرین لکا باغ  
 کرین مال کا نیک تیرے مال  
 ہوا خجسام مقصد بوجہ حسن  
 مددگار ہر دم بفیض عظیم  
 کرین تیری حاجات جملہ روا  
 تیری سببائین ہری جان ٹلے  
 مددگار خواجہ سلیمان ہین  
 حفاظت مین حافظ کی تحکودیا  
 خوشی اور صحت کے لئے ہوا بحال

بحق محمد علیہ السلام

کہ نام خدا کا تو دیکھے اثر

صدویازوہ بار پڑہ با وضو

سہرآل واولاد تیری مدام

اسی جان بابائے موقوف کر

فقط یا سلام پسندیدہ نحو

حبیب علی کی دعا ہو قبول  
خدا یا بحق محمد رسول

## سراوات

خلق میں ہوتا ہے شہرہ برپا

کرتے ہیں رضوا قدس پہ ہجوم

جو مرادین ہیں وہ پاتے ہیں سب

اپنے محبوب کی خاطر رحمت

جلوہ عشاق کا یوں چمکاتا

جبکہ آتا ہے یہ عرس یکتا

آکے ہر ملک سرخا ص و عموم

منتین نذیرین چڑاتے ہیں سب

طارم عرش سے رب العزت

ہاتھ سحرور کن ہے پہچاتا

بہر تبیم و برائے تہلیل  
 حور و غلمان بصد غرقار  
 کچھ لاک گل فردوس سے ہار  
 جمع ہو جائیں براتی یک جا  
 کوئی کہتے ہیں اُس شاہنشاہ  
 تہ زبانی ذکر سے رہتا ہر کوئی  
 کوئی کہتے ہیں اونہیں خواجہ کلان  
 دل سے صد حق کوئی ہوتا ہے  
 جوشش عشقین ہندی ہندی  
 کوئی عارف اونہیں با صدق و صفا  
 جاذبہ شوق کا رہتا ہر جنہیں

مجتمع ہیں ملک ب جلیل  
 خوان رحمت لے بہر نثار  
 لیکے ہاتھ نہیں یہ کہتے ہیں پکار  
 شاہِ اجمیر ہے دولہ بنتا  
 ہر بلا شک وہی ہند کا شاہ  
 خواجہ بابا اونہیں کہتا ہر کوئی  
 حالت درد میں ہو کر گریان  
 خواجہ چشتی ہی اونہیں کہتا ہے  
 اونہیں کہتے ہیں بنی الہندی  
 بادشاہ کہتا ہوا ہے آتما  
 وہ تو ہند الولی کہتے ہیں جنہیں

اور کوئی اونکو بصد صدق دلی  
 پیر چشتی جو اونہیں کہتا ہے  
 اور ہے خواجہ بزرگ اونکو کہا  
 اور کوئی اونہیں با عشق و سرور  
 سب انہیں قطب مشائخ بولو  
 یہ جو مخصوص معین الدین کا  
 یہ ہی ارشاد نبی جانے گا  
 خواجہ عثمان نے بغزو کرام  
 پیچھے پاس رہے بیس برس  
 بارہا خواجہ عثمان ہرون  
 تو ہی محبوب خدا خواجہ معین

شوقین کہتا ہے اینخواجہ جی  
 حاجتین اپنہ وہ سب پاتا ہے  
 ملکی عرفانی بصد صدق و صفا  
 شوقین کہتا ہے امیر حضور  
 یہ خطاب نبوی ہے جانو  
 لقب چشتی جہان میں پہیلا  
 نکتہ باریک ہر پہچانے گا  
 بخشی ترغیب فقرا و کسا نام  
 نہوئے اوئے جدا ایک نفس  
 دیکھو فرماے زبان سے سخن  
 ہے تفاخر تیرے میر و تین

میرے خواجہ کو جو اپنے ہمراہ  
 آکے در حین طواف اور دعا  
 یا خدا خواجہ معین الدین کو  
 ایک دن کعبہ کے زیر میزاب  
 حتمین خواجہ کے وہ کرتب تھے دعا  
 کہ معین الدین حسن بنجرى را  
 سیرا بدوست تہو دلمین ہول  
 وہاں گج شہر مدینہ آئے  
 عرض کی جا کے بالحاج تمام  
 آئی آواز کہ وعلیک سلام  
 بوئے خوش ہون کے یہ مرشد انکو

لیگئے کعبہ کو عثمان فریجاہ  
 ہاتھ خواجہ کا پکڑ کہنے لگا  
 اب میں تفویض کیا ہوں تجھ کو  
 کہ دعا کرتے کھڑے رہتے وہ جناب  
 وہاں پہ آواز یہ ہاتھ لئے دیا  
 کہ درمقبول خدائے دانا  
 ہاں کیا خواجہ معین کو میں قبول  
 ساتھ مرشد نے اونہیں لے آئے  
 باادب ہو کے صلوٰۃ اور سلام  
 یا قطب خواجہ معین السلام  
 خوب تکیل کو پہونچا اب تو۔

الغرض عرسکے جبے بن ایام  
 شہر و قریوں سے بڑی شور و سن سے  
 پیدل آتا ہے کوئی کوئی سوار  
 جکڑیاں گائے چلی ہیں کوئی  
 منہ پہ کرتاجو ہر اوس میں غبار  
 سیڑیاں پاچکے ہیں اسے خوشخو  
 اوسکے اوپر سوجو کر جائے گدز  
 درِ نقارہ و نوبت خانہ  
 رحمت خاص خدا کی او سپر  
 اوسکے آگے ہے بلند دروازہ  
 سجدہ گاہ فقرا ہے وہ در

جمع ہوتے ہیں وہاں خاص و عام  
 آتی ہے میدانی کس مزدن سے  
 نامہ پر خواجہ کے ہونے کو نثار  
 آرزو پاتے چلے ہیں کوئی -  
 ہر فدا غنیمت پرین مشک تار  
 ناگ کہتے ہیں وہاں پر مہرو  
 ہو وہ اپنی خودی سر باہر  
 ہے حقیقت در رحمت خانہ  
 بس او ترتی ہر جو آوے در پر  
 چرخ تک جکا گیا آوازہ  
 قبلہ اہل قلم ہے وہ در

سر جو اوس در پہ دہر رستے ہین  
 جس نے سراپا رکھا اوس در پر  
 آگے دو ڈگین نصب میں اوجا  
 اوسکی لذت کو جو کھائے جانے  
 مانتے ہین اوسی مقصد کے لئے  
 اوس بہتر کوئی لذت ہی نہیں  
 اوسکو آگے ہر وہاں شام چراغ  
 جس نے دیکھا اوسے یہ کہنے لگا  
 ایک ہے وہاں نہ جو مجلس خانہ  
 عاشقان عشق بہرے بیٹھے ہین  
 ایک ڈیرا ہے وہاں دلہا دل

جیتے جی گو یا مرے رہتے ہین  
 در مقصود کو پہونچ پا جا کر  
 ذی مراد آنکی ہے کوانا  
 یا مراد اپنی جو پائے جانے  
 پائے مقصد کو جو اوسکو بہرے  
 ایسے علو میں صلاوت ہی نہیں  
 اوس میں روشن ہر ہر اک شام چراغ  
 روشنی ایسی تو دیکھا نہ سنا  
 مئے وحدت کا وہ ہے پیمانہ  
 سیکڑوں وہاں نگہری بیٹھے ہین  
 آب رحمت کا چتر یا با دل



ہین قنادیل جو اوہین لٹکے  
 رات کو ہوتا ہے او سجا پہ سماع  
 وہان رہتے ہین سبھی صوفی و رند  
 کوئی زاری و بکا کرتا ہے  
 راگ کا ختم ہے جسم ہوتا  
 ختم ہوتا ہے وہان کرکے پر  
 یعنی ہے رجز کی ہندی کرکے  
 اور چٹھی ماہ رجب کی وہان پر  
 پکڑیاں خواجہ کے در سے اونکو  
 باندھ کر سر پہ وہ دستار سفید  
 روضہ پاک پہ سب ہین آتے

آیت النور کے ہین وہان جلو کر  
 رقص و حالت کا وہاں پر اجماع  
 عربی و عجمی ہندی و سند  
 کوئی حق حق کی صدا کرتا ہے  
 سب کو شربت ہین پلاتے او سجا  
 رقص ہے پیرو جوان لڑکے پر  
 جکے سنے سے ہود لگو دھڑکا  
 خاتمہ راگ کا ہے اے خوشتر  
 ملتی ہین جو ہین مشائخ خوشنوا  
 ملتے آپس میں ہین وہ مثل عید  
 اور مرقد کے تصدق جاتے

شاد دیا نے ہین سجاتے اوس دم  
 ایک درسا نے ہر سمت حضور  
 ایک را در ہے اے پاک گھر  
 ایک دروازہ چہتری ہر جان  
 سولا کہنے کی طرف ہے ایک در  
 ایک دروازہ میان اور ہر جان  
 اور ہے سمت کچہری یک در  
 دو ہین دروازہ سنگر خانہ  
 آتش بستی ہر جان پر ہر روز  
 من سلاوا کی ہولادت حسین  
 مجلس خانہ کے اندر یک در

ختم جب ہوتا ہے قل کا پیہم  
 دیدے جسکی ہون انگہین پر نور  
 مسجد شاہ جہانی ہے جد ہر  
 جہان کی طرف او سکو پیمان  
 عشق بازون کا دمان پر ہر سر  
 حسن کا او کے ہر کس طرح بیان  
 جمع ہوتے ہین ہان سب بن ہر  
 یاد رکھیو او سے اے دانا  
 دمان کا ہر روز ہے شکل فرور  
 او سکی تعریف کی قدرت کسین  
 ہے تصور مجھے او سکا اکثر

ایک ہر وہاں پہ عجائب کہہ رکھی  
 الغرض ایک ہر کہہ رکھی اوسجا  
 وضع میں شوکتِ شانین کیسر  
 ہے لکھا خواجہ حمید الدین کے  
 ایک شب خواب میں پیغمبر نے  
 ایسا فرمائے کہ انخواجہ معین  
 کیا سببِ نیتیں سب کر کے ادا  
 صبح ہوتی ہے ملکِ شامِ خطا  
 ایک لڑکی کو وہ بھیجا حق جو  
 ایک راجہ کی تہی صاحبزادی  
 گرچہ ظاہر میں وہ آئی تہی اسیر

دیکھ کر عشق کی آتش بہر کی  
 جملہ دروازے وہاں ہن گیارا  
 چرخے برسے ہیں وہ برتر  
 یعنی ملفوظ میں یہ ہے اونکے  
 آنکر خواجہ معین الدین سے  
 ہر حقیقت میں میرِ دین کا معین  
 ایک سنت کو میرے ترک کیا  
 تھا مریدِ یسوی وہ خواجہ کا غلام  
 لائے تھے دارِ حربے اوسکو  
 اوسکی قسمت میں تہی یہ آزادی  
 ایک باطن میں عجب تہی تقدیر

بس اوہین لیکے معین الاسلام  
 حسب حکم نبوی لیکے وہین  
 اونسے پیدا ہوئیں اک بدر کمال  
 گنبد پاک میں شرقی جانب  
 وہاں کے خدام ہین لڑکے بالے  
 جہاں لدا ایک ہے وہاں پانی کا  
 ہر کمین وہاں جو محمد کا پسر  
 چار کمال کے جو پائیں ہر فرار  
 سانسے گنبد اقدس کھوٹاں  
 سنگ مرمر کی ہے ظاہر مسجد  
 طول اوس مسجد انور کا سنو

بی بی اُمّہ امّہ رکھنا نامی نام  
 اپنی خدمت میں رکھے اوگوتئیں  
 حضرتہ حافظہ بی بی جمال  
 قبر اون بی بی کی ہر ایتالاب  
 گردہین چاند کے گویا ہالے  
 ہو وہ جان بخش دل فانی کا  
 ہو بجا اوسکو کہیں گر کوثر  
 ہین وہ مشہور وہاں چارون یار  
 سنگ مرمر کی ہر مسجد اسی میان  
 باطنًا نور کی طاہر مسجد  
 نو دو سا تہہ ہین گزشتہ عی دو

ہین اٹھارہ وہ گزِ شرعی سے  
 چار دہ سا لکی کوشش میں تمام  
 فرش ہر صحن میں سنگ مرمر  
 عرض اوس صحن کا کیا خوب نفس  
 کوئی گنبد نہین اسطور کی ہے  
 گویا قدرت کی ہر سانچہ میں ڈہلی  
 درو دیوار سے اوسکی لامع  
 کلساوس گنبد انور کا عجب  
 رفعت و شانین ہے زیبائی  
 راگ پچھلے کو جو ہوتا ہے وہاں  
 اسقدر لطف سماع ہے اوسجا

عرض میں اسکو تو باور کرے  
 اوسکی تعمیر نے بنائے تمام  
 گویا اوسین ہے تجلی کا اثر  
 گزِ شرعی سے وہ ہر شائیں  
 عرض و طول نہ اسدور کی ہے  
 دلو ہر ایک کی لگتی ہر پہلی  
 پر تو ماہ حقیقت طالع  
 نہین اسطور کا تار و مہلک  
 ہے اشارہ طرف یکتائی  
 مست سترہ ہین بان قصیر کنان  
 کہی نے کہین دیکھا نہ سنا

کیونکہ سرکاریہ ہے معدنِ چشت

ہے یہ دستور ہمیشہ وہاں پر

لوگ سب بعدِ عشا آتے ہیں

روضہ اطہر کے اموری کے قبل

جبکہ پڑھتے ہیں کڑک کے کڑکا

کہتے ہیں جتنی کہ ہیں پیرو جوان

کب سحر ہوئیگی میرے مولا

چاندنی شب شبِ دیو رہوئی

نیند کس طرح غریبوں کو آئے

پہر وہ چاند کا کیرہ دیکھوں

شامیائے جو لحد پر ہیں کھڑے

اور دربار یہ ہے مخزنِ چشت

جس سے عاشقی ہر صدمہ جان پر

خوفِ فرقت سے مری جاتے ہیں

یہی معمول ہے جاری یہ شغل

عشق کا جس سے اوٹھی ہے بہر کا

حالتِ جذب میں ہو کر نالان

شوق میں کرتے ہیں سب اویلا

قبرِ آنکھوں سے جو دستور ہوئی

لحدِ پاک جو آنکھوں میں سمائی

شوق سے جا کے ہیں آنکھوں کو ملو

دل کو عشاق کے کرتے ٹکڑے

کب میں دیکھوں وہ غلاف زین  
 جسکھڑی صبح کا تارا چمکا  
 ہوئے عشاقے دل کو شادی  
 دوستو وقت سحر آ پونچھا  
 یہ ہمیشہ ہے وہاں کا دستور  
 کرتے روشن ہیں درگنبد جب  
 جبکہ ہوتا ہے صبح کا ترکا  
 روبرو کہلے اذان وقت سحر  
 اولیا غوث و قطب باندہ ہا  
 روبرو گنبد انور کے جا  
 کوئی گریان ہے کوئی خندان ہے

یا خدا جلد سحر ہوئے کہیں  
 عشق بازون کا ستارہ چمکا  
 دیتے باہم ہیں مبارکبادی  
 ابن احمد پہ پڑ ہو صل علی  
 آکھڑے ہوتے ہیں خواجہ حضور  
 ہوتے حاضر ہیں خان دم ب  
 پہر تو عاشق کا کلیجا پٹکا  
 کہولتے در کو ہیں اے پاک گھر  
 عرسین رہتے ہیں حاضر ذرات  
 ہاتھ باندہ ہیں کھر سب فقرا  
 کوئی مضطرب ہے کوئی حیران ہے



کوئی کرتا ہے نفی و اثبات	کوئی مشغول ہے در اسم ذات
کوئی بیٹھا ہے تجلے میں محو	کوئی ارباب شکر اہل سہو
فیض پاتا ہے کوئی روحانی	معنوی اور صوری جسمانی
کوئی کرتا ہے طواف گنبد	کوئی ہوتا ہے فدائے مرقد
کوئی چوکھٹ پہ رکے سر روتا	عرض حاجت کوئی دلے کرتا
ہاتھ باندھ کر کوئی کہتا یا شاہ	حال پر میرے کرو جلد نگاہ
کوئی روتا ہے کوئی ہنستا ہے	لوٹنا دلکا یہاں سستا ہے
یہ تصرف ہے نرالا اوسکا	کہ کسے کہیں دیکھا نہ سنا
قبرین رہ کے حکومت کرنا	اونکے ہاتھوں میں ہر جینا مرنا
انکھ ملتی ہے یہاں اندھ کو	بانجہ پاتی ہے یہاں بچے کو
کوڑ کوڑ کا یہاں جاتا ہے	صدق دلے بر کوئی آتا ہے

معنوی فیض ولایت اونکا  
 آجے روز جو طالب آوے  
 ہوتی ہے تربیت روحانی  
 ورد کی اپنے دو والو لوگو  
 کوئی اسد سے تو خالی نہ گیا  
 جب پمیر نے حکومت اوڑھی  
 والی ہند کیا جبکہ نبی  
 اور محمدؐ کا نواسا ہے وہ  
 ذرہ اسد رکا ہے مثلِ خورشید  
 جہتر اسد سے کوی دہری یز  
 پہر خدا ہکو دکھائے اجمیر

ہفت اقلیم میں کیسا چمکا  
 او سکی تکمیل یہاں ہو جاوے  
 جو کہ اسد رکی کرے درباری  
 اپنے مقصود کو پاو لوگو  
 کوئی اسگہر سے تو خالی نہ گیا  
 ہوا تب ہند میں وہ ہندالوی  
 آیا تب ہند میں وہ ہندولی  
 اسد اللہ کا پوتا ہے وہ  
 سورا سگہر کا ہے مثلِ جمشید  
 جہتر اس گہر سے کوئی گہر ہی نہیں  
 پہر خدا ہے بلائے اجمیر

یا خدا جلد لیجے پھر اجمیر  
 ہونگی او سکی مرادین حال  
 چلو اوس شاہ کا جلوہ دیکھو  
 اپنے مقصود وہاں پاؤ گے  
 پاؤ گے چلکے وہاں تاج و تخت  
 پاؤ گے چلکے وہاں فقر و غنا  
 حاجتیں سبکی رہا ہوتی ہیں  
 حق کیا جسکو ولایت کا امام  
 جب اجمیر میں ہو تخت نشین  
 یا الہی بطفیل اجمیر  
 یا الہی بطفیل اجمیر

یا خدا جلد دیکھا پھر اجمیر  
 عرسین ہو گا جو جا کے شامل  
 میرے سر کا وہاں سودا دیکھو  
 اپنے مطلوب وہاں پاؤ گے  
 پاؤ گے چلکے وہاں دولت و نجات  
 پاؤ گے چلکے وہاں سر خدا  
 مقصدین سبکے ادا ہوتے ہیں  
 ہے وہی خواجہ معین الاسلام  
 ہر گدا اوس کا ہے غفور رحیم  
 میرے مطلب میں نہوا ہوا دیر  
 عشق خواجہ میں میری عمر ہو تیر

یا الہی بطفیل اجمیر  
 یا الہی بطفیل اجمیر  
 یا الہی بطفیل اجمیر  
 یا الہی بطفیل اجمیر  
 یا الہی بطفیل اجمیر  
 کب تلک غم یہ اوٹھاؤں جو ہم  
 اس طرح کا تو مجھے بخود کر  
 بیکس و عاجز و سکیں ہونہیں  
 غمکے دریا سے نکالو خواجہ  
 آپٹری سخت بہنوین یہ ناؤ  
 مین کن میں بہت خستہ حال

تشنہ لب ہوں مجھ کو تیرے تو سیر  
 اپنی الفت میں سیر دلگو گہیر  
 دور کر دے میری قسمت کا پہیر  
 مجھے اس در سے تو خالی ست پہیر  
 مجھ کو اس گہرے تو خالی ست پہیر  
 کب تلک تجھ کو نیاؤں خواجہ  
 جز خدا کے نہ کوئی آنکھ نظر  
 اور بہت ریخ سر غمگین ہونہیں  
 میری کشتی کو سنبھالو خواجہ  
 اپنے الطاف سے تم پار گھاؤ  
 ریخ و غم کو تو میرے نکال

کب تلک در مصیبت میں رہوں  
 میرا سدر کہ سوا کوئی نہیں  
 اس مصیبت میں پکاروں کسکو  
 کون اگر میرے امداد کرے  
 گو برا ہو نہیں برا ہوں تیرا  
 سہم کو سدر کے سوا دوسری نہیں  
 گرچہ آلودہ عصیان ہو نہیں  
 مانگتا ہوں تیری در کا صدقہ  
 میرا مطلوب مجھے ملجائے  
 محکوم ملجائے میرا شاہنشاہ  
 محکوم ملجائے میرا حافظ دین

کب تلک سنج و صعوبت میں رہوں  
 میرا اس گہر کے سوا کوئی نہیں  
 در دل اپنا دکھاؤں کسکو  
 کون اگر میرا دلشاد کرے  
 جاؤں اسدر کے سوا کونسی جا  
 سہم کو اس گہر کے سوا گہری نہیں  
 پہر ہی الطاف کا شایا ہو نہیں  
 مانگتا ہوں تیرے گہر کا صدقہ  
 میرا محبوب مجھے ملجائے  
 محکوم ملجائے میرا رہنما  
 محکوم ملجائے میرا قطب مین

یا اصدائپنی تو وحدت کے لئے  
 بطفیل شہ لولاک لما  
 فاطمہ کا مجھے کچھ دے صدقہ  
 صدقہ جلدی تو اسے بار خدا  
 زین عباد کا کچھ دے صدقہ  
 حضرت باقر و جعفر کے لئے  
 حضرت موسیٰ کاظم کے طفیل  
 رحم کر مجھ پہ تقی کی خاطر  
 حسن و عسکری و مہدی کا  
 چشت کے مرشد و نجاد صدقہ  
 صدقہ نقی و حاجہ حسن بصری کا

بخشدے بہکو تو کثرت کے لئے  
 بطفیل بیہ علی شیر خدا  
 اور خدیجہ کا یہی کچھ دے صدقہ  
 اپنے حسنین کا مجھ کو لہو  
 یعنی سجاد کا کچھ دے صدقہ  
 کچھ تو دے سبط یمبر کے لئے  
 حضرت ضامن و ثامن کے طفیل  
 لطف کر مجھ پہ تقی کی خاطر  
 اپنی الطاف سے دلوا صدقہ  
 تار ہے دل و دُرِ قصد سہرا  
 مجھ کو کوثر و یارب دہو

عبد واحد کا عطا ہو صدقہ  
 فضل سے خواجہ فیصل ابن عباس  
 اور شاہ بلخی ابراہیم  
 صدقہ خواجہ سدید الدین کا  
 اب علود نیوری کا صدقہ  
 بطفیل شہ اسحاق چشت  
 ناصر الدین ابی احمد کیلئے  
 حضرت یوسف چشتی کیلئے  
 یاود و داز پے خواجہ ورد  
 بطفیل شہ حاجی شریف  
 مقتدا صاحب فائز کے لئے

تامیرے نیک دین و دنیا  
 ایذا مجکو عطا کر تو ریاض  
 ابن ادہم کے لئے بخش کریم  
 صدقہ خواجہ امین الدین کا  
 حشر تک سلسلہ ہو میرا  
 سلسلہ کو کرو داخل بہشت  
 رحم کر خواجہ محمد کے لئے  
 ہو روان زورق مطلب میر  
 سلسلہ کو میرے رکھہ تو خوشنود  
 صدقہ دے کہ کبر اہیہ نجف  
 ہرو فی خواجہ عثمان کے لئے



صدقہ خواجہ معین الدین کا  
 جلد یا خواجہ معین الدین اب  
 صدقہ مجکو توڑا جمیر کا دے  
 یا دیکھا دے مجھے جلوہ اپنا  
 قطب دین خواجہ فرید الدین کا  
 صدقہ خواجہ نصیر الدین کا  
 لطف سے شیخ کمال الدین کے  
 صدقہ شیخ سراج الدین کا  
 ہکو لمجا دے پئی علم الدین  
 بطفیل شہر راجن محمود  
 صدقہ خواجہ جمال الدین کا

ہو میرے سلسلہ کو عشق خدا  
 دے لکے بر لا و ہمارے مطلب  
 یا کہ الفت تیری تا مرگ رہے  
 یا مجھے کر دے تو شیدا اپنا  
 صدقہ خواجہ نظام الدین کا  
 کر دے روشن تو چراغ اب میرا  
 ہمہ پہ سرار خدا ایک کلمے  
 کر عنایت مجھے میرے مولا  
 دیدار انوار سموات و زمین  
 جلد برائین ہمارے مقصود  
 یا الہی مجھے جلدی ہو عطا

اور حسن خواجہ محمد کے لئے  
 مجہد باب شیخ محمد کے لئے  
 شیخ یحییٰ المدنی کا صدقہ  
 مہر ہوشیخ کلیم اللہ کی  
 شاہ اوزنگ نظام الدین کا  
 خواجہ نور محمد کے لئے  
 دے سلیمان زمان کا صدقہ  
 صدقہ مجکو میرے ہادی کا  
 یعنی اے حافظ خیر آبادی  
 جب محمد علی ہی آپ کا نام  
 اسی شہنشاہ ولایت جلدی

سینہ گنجینہ عرفان کر دے  
 کر نظر لطف کے خالق میرے  
 اپنی درگاہ سے یار دلوا  
 تا بر آئے میری امید دلی  
 صدقہ اور دے فخر الدین کا  
 عفو سب میری خطائیں کر دے  
 یعنی وہ پیر کلام کا صدقہ  
 اپنی لطافت سر کر بمکو عطا  
 آپ کے در پہ ہونمیں فریادی  
 ہونظہور اسمون کا سب مجہدین تمام  
 کیجئے میری مرادین پوری

کوئی خالی نہ گیا اس گھر سے	خالی ست پہیر اپنے در سے
اور عنایات کے قابل ہونین	تیری سرکارین سائل ہونین



نظر کن تو برین خستہ حبیب  
ہے بہت عاجز و بیچارہ غریب

## وِیَایِک



نام خواجائی حمید الدین ہے	تارکین کے ہن شہ فرخ پئے
چشم بنیا سے ذرا دیکھئے گا	اونکے ملقظمین سبکا یہ لکھا
آنکر خواجہ معین الدین سے	ایک شب خواب میں پیغمبر نے
ہر حقیقت میں میر محمدین کا معین	ایسا فرماے کہ ایخواجہ معین
ایک سنت کو میری ترک کیا	کیا سبب نتین سب کر کے ادا

صبح ہوتی ہر ملک شام خطام  
ایک لڑکے کو وہ بھیجا حق جو  
ایک اجہ کی ہتی صاحبزادی  
گرچہ ظاہر میں وہ اے اسیر  
بس او نہیں لیکے معین الاسلام  
حسب حکم نبوی لیکے وہین  
اونسے پیدا ہوئے اک برکمال  
بارہا خواجہ عثمان ہرون  
تو ہے محبوب خدا خواجہ معین  
میرے خواجہ کو جواب پنے ہمراہ  
آکے در وقت طواف اور دعا

تہا مرید یسے وہ خواجہ کا خلام  
لائے تھے دارب حربے او سکو  
اوسکی قسمت میں یہ تھی آزادی  
لیکے باطن میں عجب تھی تقدیر  
بی بی امۃ اللہ رکھنا نامی نام  
اپنی خدمت میں رکھی لوگوں میں  
حضرت حافظہ بی بی جمال  
ایسا فرمائے حقیقت میں سخن  
ہے تفاخر تیرے میرے میں  
لیکے کعبہ کو عثمان ذیجاہ  
ہاتھ خواجہ کا پکڑے کہنے لگا

یا خدا جو اجماعین الدین کو  
 ایک ن کعبہ کے زیر سیراب  
 حق میں خواجہ کوہ کرتے تھے دعا  
 کہ معین الدین حسن سنجری را  
 سیرا بدست نہودلمین لول  
 وہاں سے جب شہر مدینہ آئے  
 عرض کی جا کے صلوٰۃ اور سلام  
 باخوش الحان کہ وعلیک السلام  
 یہ جو مخصوص معین الدین کا  
 یہی ارشاد نبی جانئے گا  
 کہے مرشد نے یہ خوش ہواؤ کو

میں نے تقویٰ کیا ہے خدا یا تم کو  
 خود دعا کرتے کہڑے تھو جناب  
 وہاں پہ آواز یہ ہاتھ نے دیا  
 شاد ہو ہم نے قبول او سکو کیا  
 ہاں کیا خواجہ معین کو میں قبول  
 ساتھ مرشد نے اونہیں آئے  
 آیا روضہ سے نبی کے یہ پیام  
 یعنی اے قطب مشائخ ذی نام  
 لقب حشتی جہان میں پہیلا  
 نکتہ باریک ہر پہچانئے گا  
 خوب تکمیل کو پہونچا اب تو

ہو حبیب آپکا کتا محبوب  
کیا عجب آپ ہو حق کے مطلوب

## روایت

۴۹

۱۲۳

شیخ کامل محمد صدیق  
مجمع الاولیاء ہے او کی کتاب  
خواجہ ہندالولی معین الدین  
جو کہ میرا مرید خاص ہوا  
میں نہ فردوس میں رہوں گا قدم  
یہ روایت بھی اوس میں ملے گی صریح  
آئی یافت سر یک پیک آواز  
اے معین الدین بدم ملے

نقشبندی بدخشی بالتحقیق  
اوس میں فرماتے ہیں وہ عالیجناب  
ایسا فرمائے ہیں سنو بقیین  
یا محض میرے مرید و کھا  
تا نہ جنت میں جائیں کل یہ ہم  
عارفان خدا نے کی تصحیح  
سے عشاق صوت راز و نیاز  
سید ہم انچہ خود تو فرمائی

عرض کی شیخ نے خدائے کریم  
 یا مرید و نکو میرے ہوئیں مرید  
 یعنی جو جو طریق شجرہ سے  
 بخش اپنی کرم سے رب کریم  
 آئی آواز اسے معین الدین  
 یا مرید و نئے تیرے تا محشر  
 تیرا باعث جو درمیان آیا  
 یہ روایت بھی اوس کتاب میں ہے  
 سات ترسانی ذی ریاضت تیرے  
 شہر بغداد میں کئے تھے وطن  
 مین لقموں سے کرتے تھے افطار

بہن مرے جو مرید ذی تسلیم  
 یا کہ شجرہ سے قرب ہو کر پدید  
 آنکر کے ملین گے میرے  
 کہ تیری ذات ہی غفور و رحیم  
 جو کہ تیرا مرید ہے یقین  
 جو کہ بیعت کرینگے سرتاسر  
 ہمیں یک دست سب کو بخش دیا  
 سن لے ایدل عبث تو خواب میں ہے  
 نخل پر بار باغ خلوت تھے  
 خلش خار غم سے تھے امین  
 چہرہ مہینے کے بعد روزہ دار



خلق کو اوسنے اعتقاد ہوا  
 بسبب نفس کے صفائی کے  
 اوتکو کشف قلوب شہا حاصل  
 پاس خواجہ کے ایک دن آئے  
 بید کی رنگ ہو گئی لزران  
 پائے والا پہ جبکہ سر رکھا  
 غیر حق حق نہیں یہی حق ہے  
 کر رہے ہو عبادت اغیار  
 کٹر ساتون نے عرض آتشہ دین  
 دلمین پوجا کہ ہے مقدم جائے  
 اوسنے خواجہ نے تب یہ فرمایا

ہو گئی تھی دلو نہیں اوسکے جا  
 اور ریاضات بیرائی کے  
 کہ نہ تھا پردہ خفا حایل  
 اک نظر اپنے جو فرمائے  
 خوف خواجہ سہول ہو ابستان  
 خواجہ دو جہان نے فرمایا  
 ذات بیچون ہے اور مطلق ہے  
 دیدہ دلمین کیا پڑا ہر غبار  
 خوف آتش سہم ہین ار و خزین  
 نہ ہین آخرت ہین آگ جلائے  
 کہ کرو بندگی رت بدی

نہ تہین آگ پہر جلائیگی  
 عرض کی گرچہ یہ سخن حق ہے  
 تیکو خواجہ اگر نہ آگ جلائے  
 تب یہ فرمائے آپنے بخدا  
 کہ میری کفش پا کو آگ جلائے  
 نہ کہ خود مج کو آگ سے ہو گزند  
 گر کر است یہ اک نظر ہو عیان  
 سکے یہ بات پہیلی وہ رہبر  
 اور آتش کو یہ خطاب کیا  
 آتش گرم دم میں سرد ہوئی  
 سازد ساز راز ہو گیا ساز

نہ کہی دامن پہنسا ئیگی  
 اپنے کی عبادت حق ہے  
 حق ہے ایمان ہمارا آپ پہ آئو  
 نہین آتش کو اس قدر نہ ہرما  
 سرمو او سمین کچھ تفاوت آئے  
 سکے یہ بات کی او نہونے پسند  
 ہم ہی اک پل میں ہو گئی ایمان  
 کفش چرمی کو آگ کے اندر  
 کہ نہ کفش معین کو آگ جلا-  
 گرد تشکیک خاک گرد ہوئی  
 اور باقی سے آئے یہ آواز

ایسا زہرا کہا جسے آتش لائے

ساتون اسلام میں ہو داخل

ہوئے ساتون ولی ملک نما

بخشدے جو گناہ ہمنے کئے

کر عنایت مجھ تو صدق و یقین

مجھ سے راضی رہیں محمد علی

عشق خواجہ مین کر تو دیوانہ

کشف محبوب کی میر جو جلائے

پردہ شک اوٹھا جہ تھا حائل

صحت خواجہ کا وہ گل پہولا

یا الہی طفیل خواجہ کے

یا الہی پئے معین الدین

یا الہی بحق ہند ولی

مجھ کو یا رب مثال پروانہ

تیری درکابے یہ حبیب کین

خواجہ خواجگان معین الدین

سراویت

اوسکو کرتا ہے اب بیان حبیب

ایک روایت ہے عجب غریب

تہا نہایت نجیب یک افغان

ایک لڑکا ہوا اوسے پیدا

سیرت نیک صورت زیبا

قرۃ العین باپ کا گر تھا

الغرض جبکہ وہ جوان ہوا

کر کے تجویز ایک مشاطہ

یعنی عالی ہو خاندان اوسکا

سکے لڑکے نے باپ سے یہ کلام

جو تخرید میں ہے مزا حاصل

میری شادی نہ کیجے بابا جان

مار لوں گا کرو گے گر شادی

خیر آباد میں تھا اوسکا مکان

عادل و ذی کمال اور دانا

بمحر خوبی کا تھا در ریکتہ

مان کے ہی نور تھا وہ آنکھوں کا

عقد کا باپ کو خیال آیا

کہا نسبت تو اوسکی اچھی لگا

حسن میں ہی ہو وہ حسین کیٹا

کہا کیجے نہ عقد کا پیغام

دوسری شئی یہ کہتے دل مائل

مجھ کو اس بات کی نہیں ارمان

عین شادی میں ہوگی بربادی

باپے او سکو خوب سمجھا یا  
 گر تو شادی نہ کی تو اسی بیٹا  
 کیون ہر شادی سے تجکو ننگ عا  
 الغرض رو کے باپے یہ کہا  
 میری بدنامی ہونہ جائی کہین  
 دلمین کچھ سوچ کر چلا گھر سے  
 پاس حضرت کے کانپتا آیا  
 سر کو خواجہ کے پاؤں پر رکھ کر  
 مجھ پہ اسے شیخ رحم کی جا ہے  
 میرا کوئی نہیں تمہارے سوا  
 آگئی کشتی میری طوفان میں

جب نہ مانا تو رو کے کہنے لگا  
 نام آگے چلے میرا کیسا۔  
 کیون ہے اس طرح دل تیرا بزار  
 مرد می مجھ میں نین ہوا سے بابا  
 اپنی بیگانے ہونگے چین چین  
 ناکرون عرض ابن حیدر سے  
 گھر سے گہرا کے کانپتا آیا  
 کہا بیٹے کا حال رو رو کر  
 میری لڑکے کا حال خستہ ہے  
 شک نہیں جائیگا اسے آقا  
 غرق ہوں شاہ بحر حرام میں

رحم آیا یہ سُنکے حضرت کو

پہر او سے ایسا حکم فرمائے

اٹھکے آداب وہ سجالا یا

کہا بیٹے سے اپنی صبح تو جا

جب سنا باپ سے کلام لیا

رات بہر تھا قرار اور نہ خواب

اُسکو تہ نماز پڑھ کے حضور

راہ میں ملے آپسے وہ پیر

تب اشارہ سے آؤ فرمائے

اور مصلے پہ آقیام کئے

پہر او سے اپنی راپس بلوائے

باپ بیٹے کی دیکھ الفت کو

کہہ تو بیٹے سے کل یہاں آئے

اور قد مبوس ہو کے گہر آیا

باید فرمائے پن بجھے سولا

پہر تو جا سہ میں وہ سانسکا

صبح ہوتی ہے وہاں گیا شاب

بادۂ ورد سے تہا دل سرور

رکھ دیا سر کو پاؤں پر کیسر

اپنے ہنراہ او سکولے آئے

کچھہ و خفیہ جو تھا تمام کئے

چرس میری زبان کو فرمائے

رحم آیا یہ سُنکے حضرت کو  
 پہراو سے ایسا حکم فرمائے  
 اٹھکے آداب وہ سجالا یا  
 کہا بیٹے سے اپنی صبح تو جا  
 جب سنا باپ سے کلام لیا  
 رات بہر تھا قرار اور نہ خواب  
 اُسکو تہ نماز پڑھ کے حضور  
 راہ میں ملے آپسے وہ سپر  
 تب اشارہ سے آؤ فرمائے  
 اور مصلے پہ آ قیام کئے  
 پہراو سے اپنی راپس بلوائے

باپ بیٹے کی دیکھ الفت کو  
 کہہ تو بیٹے سے کل یہاں آئے  
 اور قد مبوس ہو کے گہرا آیا  
 یاد فرمائے پن بجھے مولا  
 پہر تو جا سہ مین وہ سمانسکا  
 صبح ہوتی ہے وہاں گیا شاب  
 بادۂ ورد سے تہا دل سرور  
 رکھ دیا سر کو پاؤں پر کیسر  
 اپنے ہنراہ او سکولے آئے  
 کچھہ و خفیہ جو تھا تمام کئے  
 چرس میری زبان کو فرمائے



جس طرح مہربانی کی او سپر  
 آسرا ہے تو آپکا ہے مجھے  
 تیرا در چہوڑ کر کہاں جاؤں  
 رحم کر مجھ پہ ابنِ بنتِ رسولؐ  
 کیجئے رحم مجھ پہ اسے سرور  
 جو میں مظلوم داد چاہتا ہوں  
 جو قرضدار یا کہ ہوں بیمار  
 یا کہ اولاد کی ہو جسکو طلب  
 جو کہ یکدست بے سرو پا ہوں  
 دستگیر یگا وقت ہے سرور  
 سن نو ایسے میرے پیہر کی

ہم پہ بھی چشمِ مہر کی ہو نظر  
 خویش و ماور نہ با پکا ہے مجھے  
 حال اپنا میں کس سے عرض کروں  
 پئے ہندالو لی عطاءِ رسولؐ  
 قید پئے غم ہوں اور خستہ جگر  
 دلِ ناشاد شاد چاہتا ہوں  
 یا جو افلاس میں ہوں بادلِ نار  
 یا کوئی اور دل میں ہو طلب  
 تنگدستی سے یا شکستہ بین  
 سرفرازی کی اونپہ ہو و نظر  
 دیکھہ پوئے علیؑ حیدر کی

دل کو صبر و قرار کب آئے

آل و اولاد سب بہین آباد

عرض میری نہ کیجے گارو

پیر و مرشد تیرے جناب ہوا

جان و دل کی بہین آپ پر وہ فدا

وہ دل اپنا جاوہ کس سے کہیں

کون ہے تجھ سے سوا غریب و نسا

حشر کے تاب مہر سے وہ بچا

دہم آخر زبان سے حق نکلا

غم کی اوستہ کیا تھا کو قبا

وہ جہان ہوا وہ بے پروا

جسکا بیٹا جوان مر جائے

بہو یہی شاہ دین میری فریاد

یا محمد علی ہے وقت مدد

دو جہان میں نہین ہے کوئی سیل

جتے بہین یاں میرے یا مولے

داخل سلسلہ جو عورتیں بہین

تیرے کہلا کے جائیں کس جا

زیر دامن تمہارے جو آیا

زیر دامن تمہارے جو آیا

زیر دامن تمہارے جو آیا

زیر دامن تمہارے جو آیا

اس حبیب غریب پر ہو کر م

المدد شیخ مُرشدِ عالم

مستزاد

۱۲۵

۷


کو نسا دل ہے جسے عشق کا آزار نہیں  
اور دوا اسکی بجز وصلِ سنگار نہیں  
چمن بہرین بس کیونکہ چسا یا نہ کروں  
سب میں وہ غنچہ بہنِ زینتِ گلزار نہیں  
جانکی بیتابی کو اور اپنی گرفتاری کو  
کس سے کہئے کہ یہاں کوئی بھی غمخوار نہیں  
نڈیا نالہ دل نے کہی فرصت یہ بھٹے  
چشمِ گرنایکی کچاہ جاجتِ اطہار نہیں

سے فلک تھی بتا  
مٹا ہوتی ہر شفا  
شور بلبل کی طرح  
آہ کیا کیجے صبا  
ہمنو دل ہی میں کہا  
اپنے حافظ کے سوا  
آکے دیکھ نہیں تجھے  
تجھ پہ ظاہر ہو مہلا



اب الہیہ عنایات عطا ہو مجید

سید رحیم بجال زارش



ایمردم دیدہ حقیقت آگاہ  
منظور نظر ہو عین حق کی دال

و سے منہ پر کامل کمالات الہ

ای واقف کن فغان حسن سر	ای ماه درخشنده و نجم اسعد
تقریبی هر صیبت مهر گردون احمد	بیچاره تراب برورت باز آمد

مَدْرَحْمٰی بِحَالِ زَارِشِ لَیْسَ

تقید جہات سے تو ہو جا کیسو      مطلق ہو مقید نہو کرے حق جو

۲-۱۱۶۱  
پیر علی شیب  
مولوی تریب علی شیب  
ابو العالیان محمد الله  
جلو کرم حضرت کرم  
تبدی صام حضرت کرم  
تبدی و اصفیاء کرم  
علینا شیبی تریب کرم  
الایکد خابین  
و کرمین ملوک کرم  
موراجی کلمف کرم  
بنان زنده اند کرم  
یک حضرت صیب کرم  
نماز عاقبت کرم  
علینا شیبی تریب کرم  
کرم کرم غفر کرم



یارب یارب بعصمت فخر الدین

خمسہ

بہت ہر اندون میرے پر زشتی

کہتا چہائی ہے غمکی پیر چشتی

بگرداب بلا افتاد کشتی

تمہیں ہونا خدا ہر وقت چشتی

مدد کن یا معین الدین چشتی

مجھے دام تو وحش سے نکالو

مین کرتا ہوں برحق سب نہالو

بگرداب بلا افتاد کشتی

بلائے موج آفت سر سڑالو

مدد کن یا معین الدین چشتی

پہنا ہوں نہیں بلائے ناگہا نہیں

سوا تیرے نہیں میرا جہا نہیں



بگرداب بلا افتاد کشتی

نگی دل کیوں یہ سحر بکیرا نہیں



مدد کن یا معین الدین چشتی



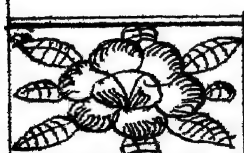
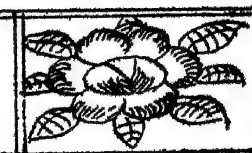
یہ بی برگی مین کیا سامان ہوا ہے	کہ خوف رعد غم بہران ہوا ہے
بیا پر نو حکا طوفان ہوا ہے	بگرداب بلا افتاد کشتی

	مدد کن یا معین الدین چشتی	
---	---------------------------	--

نہین معلوم مجکو کیا ہوا ہے	دلا یہ مرض جادو سا ہوا ہے
میری اب جان کا سودا ہوا ہے	بگرداب بلا افتاد کشتی

	مدد کن یا معین الدین چشتی	
--	---------------------------	---

میری عزت تمہارا تہہ مین ہے	میری حرمت تمہارا تہہ مین ہے
میری صحت تمہارا تہہ مین ہے	بگرداب بلا افتاد کشتی

	مدد کن یا معین الدین چشتی	
---	---------------------------	--

مجھے کہتے ہین سب چشتی بہشتی	عدو ہے برسر طغیان و زکشتی
لگا دو پا پر کشتی شکستی	بگرداب بلا افتاد کشتی

مدد کن یا معین الدین حشتی

تمہارا ہون تمہارا ہون تمہارا	نہیں ہے غیر کا دلمین گذرا
کہان اے ناخدا تجھ بن سہارا	بگرداب بلا افتاد کشتی



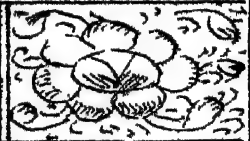
مدد کن یا معین الدین حشتی



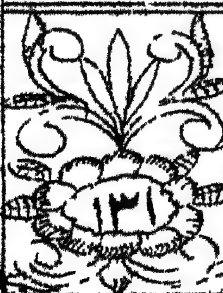
برای مصطفیٰ اب رحم کیجے	یرائی مرتضیٰ اب رحم کیجے
پے خیر النساء اب رحم کیجے	بگرداب بلا افتاد کشتی



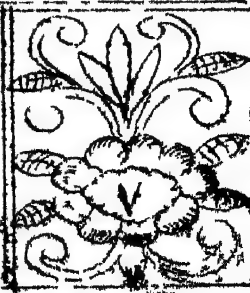
مدد کن یا معین الدین حشتی



تیرے در کا حبیب یک پرکینہ	اب اوسکی سجدہ گاہ ہر تیرا زینہ
عجب بحر آفت کا قرینہ	بگرداب بلا افتاد کشتی



مدد کن یا معین الدین حشتی



محمد علی نقی خیر آبادی کی غزل مبارک  
چشمہ خیر آبادی

منم بلبل بر گل کہ رچون گلستان دارد	چہ گویم صف آن گلشن آسب دارد
سکر دم بآن سرو کہ پشیمان دارد	دلہ بر بود جانا کہ آنے دستان دارد



شکر خندہ نمکین خار یکنشان دارد



مرزہ ناوک فن تیغ نگہ سول نہر دگر دگر	شنا ہو کیا سراپا بیت عیار کے ہے
یہاں ہر فکر اعلیٰ است ایہ ناہین اور	چو گلخ ز گسین چنمی سمنبر بلین نہی



لنایک ترا ز لالہ قدی سر چان دارد



یہی فریاد ہر سیری اغشا شد ہیر	محمد کے نواسہ این حید حامی محشر
سنرا دار تر حم ہر سر افگندہ بے سر	کہ از تمکین نمی سپرز حال زامن لبر



خدا یا مہربان زش کہ دل نگشین دارد



عجب کیا ہر اگر لمبا ہو پیرہ دلربا ستم	تہا رہ حکم کے تابع ہیں حبا اوتہ نام
ہمیں جن تکی خواہش ہو اسکا دل کیم	ازین نا مہربان شغی آسایش دہنم

که با کم التفاتیها ز من خاطر گران آرد

نگاه تیر خزان سپهر پر درین کاری

عوضین شکست خون جگر به شیم جاری

بگشاید لبری شایسته واداد دل آزاری

سوا معلوم چو شتابین فرایه و آزاری



که از مژگان زندیگان از ابر کمان آرد

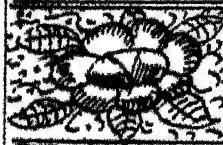


بیا که تا هر از بس فتنه و آفت بیکلمه

ز کها کرده بت عنایم صوبت بیکلمه

ستاع صبر از دلها کند غارت بیکلمه

تعب کیا جو کهورش اوقات بیکلمه



مگر در گوشه حشمتی حنین نامردمان آرد



طرف کسی جانبا نونگر و پانه صفت

حبیب احکم حاکم پیر کلان کو

بی اشتاق زین بگذر تو خاک پای سلیمان

خدا کا اگر تو طالب سیم چرخ دنیا کو شل جو



که هر کس از جمال او کمان سیران آرد



محمد علی شاه شاهی خیر آبادی  
محمد علی شاه شاهی خیر آبادی  
محمد علی شاه شاهی خیر آبادی

که با کم التفاتیها ز من خاطر گران دارد

عزمین شکست خون جگر به شیم جاری	لگا به تیر مژگان سپهر در دین کاری
سوا معلوم چو شتابین فرایه زاری	بگشاید لبری شایه واداد دل آزاری



که از مژگان زندیکان از ابر کمان دارد



ز کها کرده بت عنایه صورت یک لمح	بیا کرتا به از بس فتنه و آفت یک لمح
تعب کیا جو کهوری هوش و طاق یک لمح	متاع صبر از دلها کند غارت یک لمح



مگر در گوشه چشمی چنین دام روان دارد



حبیب احکم جان بهر گاه پیر کمان کو	طرف کسیه جانبا ز نوکر و پناه صفت کو
خدا کا اگر تو طالب بهر دنیا کوشل جو	بی اشتاق زین بگذر تو خاک پای سلیمان شو



که هر کس از جمال او کمان سکران دارد



محمد علی شاه شاهی خیر آبادی  
محمد علی شاه شاهی خیر آبادی  
محمد علی شاه شاهی خیر آبادی

کہ باکم التفاتیہا ز من خاطر گران آرد

عوضین شک کے خون جا بہر شہم جاری  
لگا ہر تیر مژگان سینہ پر دروین کاری

ہوا معلوم چہ شتا نہیں فرماؤ زاری

گمیش دلبری شایہ واداد دل آزاری



کہ از مژگان زندیکان از ابر کمان آرد



بیا کرتا ہوا ز بس فتنہ و آفت بیک لمحہ

ز کہا کردہ بت عنایم صورت بیک لمحہ

متاع صبر از دلہا کت غارت بیک لمحہ

توجیب جو کہو ہوش و طاق بیک لمحہ



مگر در گوشہ شبی حنین ہا مردمان آرد



طرفت کے جانباز نو کو پرانہ صفت

حبیب احکم ظہر لگا پیر کلاں کو

بی اشتاق زین گداز خاک پالیمان

خدا کا گرو طالب سے بچہ دنیا کو شل جو



کہ ہر کس از جمال او کمان بکراں آرد



محمد علی شہیدی خیر آبادی کے خزان مبارک رکھ



کرامت محمد کے چل جائیگے جنت میں

شفاعت محمد کے چل جائیگے جنت میں

عنایت محمد کے چل جائیگے جنت میں

حمایت محمد کے چل جائیگے جنت میں



اَتَيْنَاكُمْ اَتَيْنَاكُمْ فَهَيَّاْنَا وَهَيَّاكُمْ



میں آیا ہوں تیرے پر میں آیتوں کے پر

الا یا ساقی کوثر الا یا ساقی کوثر

کہ تائیں مست بخود ہو کارون کی کوثر

مجھ کے آفتاب چاہو جام کوثر



اَتَيْنَاكُمْ اَتَيْنَاكُمْ فَهَيَّاْنَا وَهَيَّاكُمْ

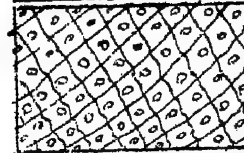


بغیر از مرشد کامل کے رستا کون تلباتا

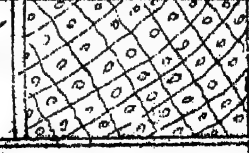
کوئی ہر حشیت کے گہ کا کوئی قادر کا کہلاتا

یہی کہتا ہوں خواجگان کو در پہ ہوتا

خود کی وجہ کے کہوتا ہر خدا کو ہر ہی پاتا



اَتَيْنَاكُمْ اَتَيْنَاكُمْ فَهَيَّاْنَا وَهَيَّاكُمْ



سہمی دان ہو مثل حلال الدین تبریزی

جوائے ہند میں خواجہ معین الدین بھڑی

یہی پڑھتا ہوئے ہی وہ مبارک نوروز

ہو حاضر یہی پیرین باعیش و فیروز





اَتَيْنَاكُمْ اَتَيْنَاكُمْ فَهَيَّاْنَا وَهَيَّاكُمْ



کوئین خود جہانکے لئے زینچا ڈالتی تھی

جواوٹسیت جہ میں برسر دیا آتے تھے

زبان چل سکر تھی یہی اظہار آتی تھی

نہ نہیں کیجیں بہوتی تھی تو سو سوا آتے تھے



اَتَيْنَاكُمْ اَتَيْنَاكُمْ فَهَيَّاْنَا وَهَيَّاكُمْ



سیان ہم حالت الہی کہلا نیکو آئین

خودی کہوا کر دیر خدا پانیکو آئے ہیں

تمہارے سامنے یہ بیٹھ کر گانیکو آئے ہیں

دلا آئینہ دل کا صاف چمکا نیکو آئین



اَتَيْنَاكُمْ اَتَيْنَاكُمْ فَهَيَّاْنَا وَهَيَّاكُمْ



کہ دیکھو آج دولہ بنگیا خواجہ عین الدین

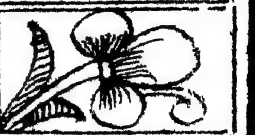
تمامی ہند میں گہر گہر شادی جا بڑی

برائی پر ہتر آئے ہیں ملاک تہر میں امن

کہ فی ارباب میں چک کوئی سر صبا تمکین



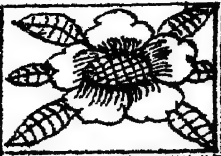
اَتَيْنَاكُمْ اَتَيْنَاكُمْ فَهَيَّاْنَا وَهَيَّاكُمْ



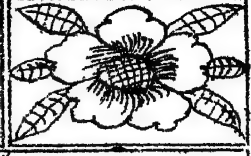
عجب باتیں عجیب تین کوئی انداز ہی کہہ

نہ لاسیر دہی محبوب بجز جاوہ کا عالم ہے

عجب سبکی و امن میں کرشمہ کیا ہے  
یہی پڑتا ہوا آتا ہے جو کوئی کہ محرم ہے

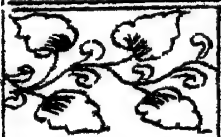


اَتَيْنَاكُمْ اَتَيْنَاكُمْ فَهَيَّاْنَا وَ هَيَّاَكُمْ



موجام محبت میں ہو سرشار ہے  
پڑی ہیں دریاں کوچہ بازار سے

کھڑی ہیں تیر سہ دم طالبِ دیدار ہے  
یہی کہتے ہیں تجھی برسرِ دربار سے



اَتَيْنَاكُمْ اَتَيْنَاكُمْ فَهَيَّاْنَا وَ هَيَّاَكُمْ



مُحَمَّدُ خُدَا ئِیْ پاك سُر شارا تا ہے  
جناخِ جہ حافظ کا زلہ خوار تا ہے

حسبِ بیجا جب برسرِ دربار تا ہے  
یہی کہتا ہوا سہ دم شوقِ یار تا ہے



اَتَيْنَاكُمْ اَتَيْنَاكُمْ فَهَيَّاْنَا وَ هَيَّاَكُمْ



مسدسِ ہائے احرو

تمہارے در کا ہون محتاج احمد مختار  
بنیر درگہ والا کہین نہیں گہر بار

کر و نہیں اپنی مطالبہ کس طرح اظہار  
بھجی پیریت پیش نظر ہی لیل و نہار

کریم سائل خود را غنی کند یکبار

دوبارہ لب نکشاید صدف زابر بہار

خدا سے آپکو کون سا مکان شاہ کیا

ہیں آپ چشمہ فیض عطا وجود سخا

کر و نہیں عرض بہلا اپنی حال کو اب کیا

میں ہوں غلام غلام اور آپ ہیں آقا

کریم سائل خود را غنی کند یکبار

دوبارہ لب نکشاید صدف زابر بہار

بہ کبریا کہ سنی ہی میری ہزاروں بار

میر حضور میری بادشاہ میر مختار

وہ آپے تیرے ہیں کیا کیجئے بہلا تکرار

میں کیا کہوں گا کہ احسان کی نہیں ہر شہا

کریم سائل خود را غنی کند یکبار

دوبارہ لب نکشاید صدف زابر بہار

بدل ہا میریہ سپر فلک زون رنگ

بہلا کے ماتھے پر ہوں پالتنگے پر رنگ

غلام اپکا کہلا کر کیوں بہن اتینگ	بغیر آپکے اور نہ عرض حال ہے تنگ
----------------------------------	---------------------------------

کریم سائل خود را غنی کند یکبار	دو بارہ لب نکشاید صدف زابر بہار
--------------------------------	---------------------------------

ہون تشنہ کام جمال سول زبانی	عزیز تشنہ دمان جانگر ندین پانی
کہہڑ تو ہو یگی بحر کرم کو طغیانی	جو نشکین میرین مہین ہو نگلی سانی

کریم سائل خود را غنی کند یکبار	دو بارہ لب نکشاید صدف زابر بہار
--------------------------------	---------------------------------

یہ دوستوں نے وصیت ہے بعد مرینکے	حضور خاص میں لیجا کہ کہو یہ حاضر ہے
تمام عمر ضلالتیں صرف کی اسنے	اگر امید شفاعت ہے اسکو حضرت

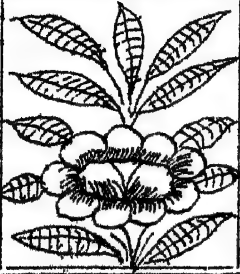
کریم سائل خود را غنی کند یکبار	دو بارہ لب نکشاید صدف زابر بہار
--------------------------------	---------------------------------

ظہور نور محمد اور فخر انس و جان

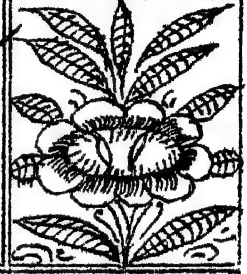
جناخیا جہلیان حافظ دوران

کہ بہت مشکل با پیش در گہت آسان

غریب عاجز و سکین بنوین الاحسان



کریم سائل خود را غنی کند کیبار  
دو بارہ لب نکشاید صدف زابر بہار



جناح فطہ دوران شہ صغار و کبار

سیمی احمد مختار و حیدر کرار

مین کیا سول کرون او کیا کرون ان ظہار

اگر چہ حصہ شہ مین بہو غرق لیل و نہا



کریم سائل خود را غنی کند کیبار  
دو بارہ لب نکشاید صدف زابر بہار

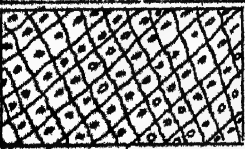


نہ مین او بکھلے عرش و فرش و افلاک

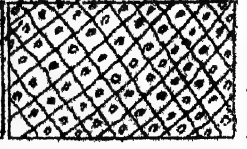
ظہور مظہر کل مین وہ صاحب لولاک

ہر ایک عالمین جامی ہر او کی فات پاک

جس گدش گرد و سربے شجک و باک



کریم سائل خود را غنی کند کیبار



دوبارہ لب نکشاید صدف زابر بہار

ہماری قبلہ عالم بڑے حضرت صاحب قبلہ خواجہ حافظ محمد علی شاہ چشتی خیر آبادی  
 قدس سرہ الابدی کے شعر مبارک پر ہماری حضرت صاحب قبلہ خواجہ حافظ  
 سید محمد حبیب علی شاہ چشتی حیدر آبادی آدام اللہ تعالیٰ برکاتہ العالی علی  
 سائر المریدین و جمیع سفا راق الطالبین الی یوم الدین نے مصرعہ پہنچا سدا رک یہ

## مسلس

پی کے محبت کا خم ہو گویا مین کمرست  
 ایکے جن و بشر ہو گئے سب بدست

وہ تو بیکنے لگے بہتین ہین جنکی پست  
 نام نہ پوچھو میرا مین تو مست است

مورچہ ناتوان آصف عہد خود است

کز کرم و لطف تا شاہ سلیمان خرید

دیکھو خطا وار ہوں لطف و کرم کیے

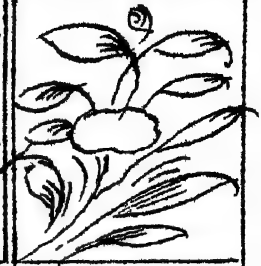
اپنے گنہگار پر جلد رحم کیے



نظر عنایات کی جھپٹہ نہ کم کیجئے	نام غلامونہمین تم میرا رقم کیجئے
---------------------------------	----------------------------------

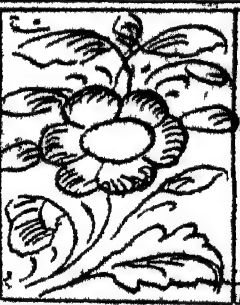


مورچہ ناتوان آصف عہد خود است	کز کرم و لطف تاشاہ سلیمان خرید
------------------------------	--------------------------------



دسل کی امید میں بیٹھا ہونوں صبح و شام	شاہونپہ رکنا شرف آپکے دکا غلام
---------------------------------------	--------------------------------

چشت کی سرکار میں رہتا ہوں حاضر اکرام	لے میر حاجت روا جلد کرو مگر کام
--------------------------------------	---------------------------------

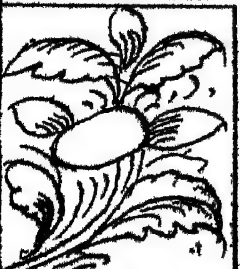


مورچہ ناتوان آصف عہد خود است	کز کرم و لطف تاشاہ سلیمان خرید
------------------------------	--------------------------------



دہیان ہے آٹھون پہر مجھ کو سیر یار کا	اس دل غمگین پر رحم ہو سرکار کا
--------------------------------------	--------------------------------

دل میں میری شوق ہو لپکے دیدار کا	حال بہت ہو حزن عشق کے بیمار کا
----------------------------------	--------------------------------



مورچہ ناتوان آصف عہد خود است	کز کرم و لطف تاشاہ سلیمان خرید
------------------------------	--------------------------------





خواجہ محمد علی مرشد روشن ضمیر

از پے فخر بہان وز پے شیخ کبیر

بندہ ناچیز پر رم کر دیکر پیر

خواجہ سلیمان کے آپ ہو بیشک وزیر



مورچہ ناتوان آصف عہد خود است



کز کرم و لطف تا شاہ سلیمان خرید

عاجز و سکین ہو آپ کے در کا غریب

کاوش فرقت سے ہو حال کیم پر کا عجیب

سر کو جہاں ہوئے بیٹھا ہو در قریب

روتا ہوا کانپتا کہتا ہر تیسے حبیب



مورچہ ناتوان آصف عہد خود است



کز کرم و لطف تا شاہ سلیمان خرید

## مسلسل

تختے لیا ہر سار حسین و نمین او سکون

اپنی محمد اور علی سولگی ہے دہن

بولون شراب عشق کا پیکر کے ایک بن

عشاق تاکہ وجہ کرین مری بات سن

لَوْ كَانَ فِئَاءُ لِّلْأَلُوهَةِ صُورًا  
أَنْتَ لَا آكِنَا وَلَا اسْتَرَدَدُ

## مسلسل

نہیں غیر خدا کوئی اگر تو صبا دل ہے  
سب کیلک نخن واقرب کر شاہ جو غافل ہے

جیسا غفل کا تیرا سچہ حکو غافل ہے  
فنا کرستی سوہوم کو اپنی تو غافل ہے

تجہ من ہی جسے ڈھونڈ رہی تو اور جس کا مال ہے  
تیری غفلت سوا یہاں کو نہی یواریا مال ہے

## ایضا

بنگیا تیرا ملاست کا نشانہ یہ بدن  
جس جیب نے خستہ کو نہ درنج و محن

سب جافظین پہاڑ چوڑے کین اپنا وطن  
گہا لیل اب تیغ سوار ہو امیر اتن

اے اجل آنقدر صبر کن امروز کہ من

لذتے گیرم ازان زخم کہ بر جانم زد

## مسلسل

سا رولی ہن ایکے دربار کے فقیر

خواجہ معین دین محمد کے ہن وزیر

کرتے ہن عرض اسپر شاہ اور امیر

شیخون کے شیخ آپ ہن کل مرشد و پیر

از پافتادہ ام ملکا دست باگیر

دستم چنان بگیر کہ گویند دستگیر

حاجت روا بندہ مسکین کی کرو

مشکل کشاؤ بندہ مسکین کی کرو

اب ہنماؤ بندہ مسکین کی کرو

عقدہ کشاؤ بندہ مسکین کی کرو

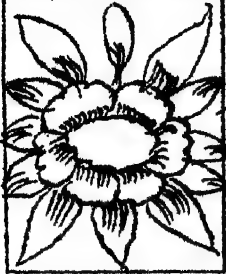
از پافتادہ ام ملکا دست باگیر

دستم چنان بگیر کہ گویند دستگیر

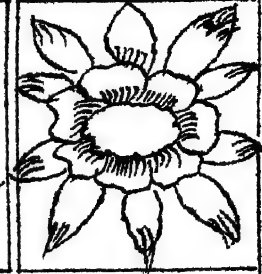
غفار مذہبین نبی کریم ہے

امیر میرا کیا غفور الرحیم ہے

اور خراجگانِ حشمت کا رتبہ عظیم ہے      حافظ جو میرا ہر وہ خدا کا نیکم ہے



از پافتادہ ام ملک دستِ مابگیر  
دستم چنان بگیر کہ گویند دستگیر



اور اٹھ رہا ہر ہجر میں مستوق کی تعب  
تشریف لاؤ گے مجھ پر ماؤ آپ کب

فریاد عاشقانِ پر شربِ زرد و شرب  
ملو نہین ہر ہوس یہ بتلاؤ کیا سب



از پافتادہ ام ملک دستِ مابگیر  
دستم چنان بگیر کہ گویند دستگیر



بیدار کیجئے مجھ پر اب جلد خواب سے  
تشریف لاؤ میرے گھر میں شتاب سے

یہ عرض کرو ہا ہونین عالیجناب سے  
مجھ کو چوڑاؤ ہجر کے جلدی آب سے



از پافتادہ ام ملک دستِ مابگیر  
دستم چنان بگیر کہ گویند دستگیر



آل نبی ہین اور خدا کی ولی جو ہین

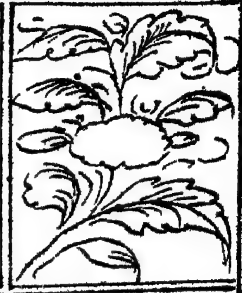
حافظ ہمارے خواجہ محمد علی جوہین

روشن ہواؤ کو مری مرادین ملی جوہین

اور از دان واقف سر جلی جوہین



از پافتادہ ام ملک دست ما بگیر  
دستم چنان بگیر کہ گویند دستگیر



مقدور کیا کہ روبرو آجائی سچکس

اوس رو کر سامنے چلتا ہر کسا بس

مرشد ہمارا سا مرید و نکاد ادرس

سبل ہین چارپانچ تو گھایل آئین ہر



از پافتادہ ام ملک دست ما بگیر  
دستم چنان بگیر کہ گویند دستگیر



اور اشتیاق بڑھن لگا دم بدم زیاد

سہتی ہر مری دہین تو تیر و تیری یا

اب تو حبیب عاجز و مسکین کو کچھ شاد

لگتی نہیں ہر تیر کی یہ در پر تو مری او



از پافتادہ ام ملک دست ما بگیر



دستم چنان بگیر کہ گویند و شکیر

عیدِ مبارک

عیدِ رمضان المبارک

اور عیش و خوشی جہل کا سامان لائی

جس وقت کہ تو چشتِ سوغت پائی

ای مؤمنو عیدِ مہِ رمضان آئی

اجابِ بار کی دینے کے حبیب

رباعیات

قتلگانِ کربلا اہلِ مصیبت پر سلام

یعنی حضرت فاطمہؑ تو جنِ جنت پر سلام

ابنِ عمِ مصطفیٰؐ شاہِ لاویت پر سلام

خسروِ لاکھ ہوا آلِ عشرت پر سلام

رباعی

مشکلِ مین نامِ حضرتِ مشکلِ شاکلے

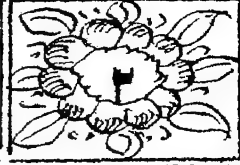
نامِ شریفِ دل سے شہِ کربلا کا لے

ہنگامِ تنوع نامِ رسولِ خدا کا لے

بسِ حبیبِ نبویؐ لڑو وقتِ یکیسی



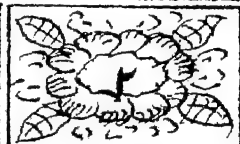
## رباعی



دور کرد درد و الم بچ و بلا  
سایہ افکن ہون شہید کر بلا

یا الہی از طفیل مصطفیٰ  
بندہ عاجز حبیب خستہ پر

## رباعی



حبیب بی سر و سامانی مٹاؤ  
میری حکیم میرے درد کی دوا تھو

حسین ابن علی شاہ کر بلا تم ہو  
ہر ایک مشکلی دار و ہراسم پاکِ حضور

## رباعی



رفع ہون میری سب بچ و محن  
ہو مدینہ و فن گہ اے ذوالن

یا الہی از طفیل خستہ  
اس حبیب بندہ ناچیز کا

## رباعی



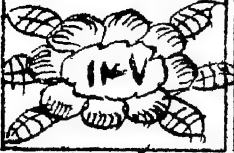
اور کوچہ حافظ کا تو دربان نہ ہوا

افسوس جیسا گسبان نہ ہوا

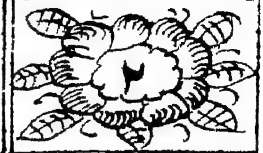


سب کچھ تو بہو اولی سلمان بہو

سجادہ نشین و زائد خلوت دوست



## رباعی



و امن خیر النساء ذی حیا کیواسے

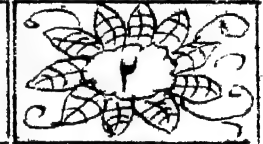
یا علی شیر خدارب سما کیواسے

کچھ مجھ کو حبیب کبریا کیواسے

اولیا غوث قطب پائین سے رہی ہیک



## رباعی

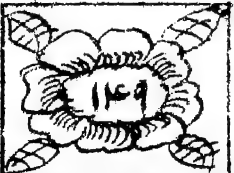


جو گذرتی ہر میر دل پر وہ آفت دور ہو

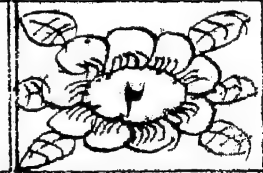
یا علی قنبر کو بھیجوتا مصیبت دور ہو

بندہ عاجز کے دہنگیر حشت دور ہو

تیرے در کا ہر کمینہ خستہ جان سب کیوں حبیب



## رباعی



نام احمد پر ہو میرا خاتمہ

یا الہی از لطیف مناسطہ

دور رکھ مجھے و بائو حاتمہ

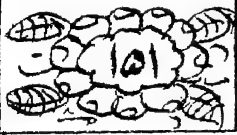
احسب خستہ جان کو امن دے



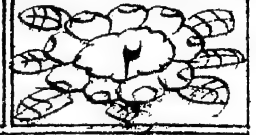
## رباعی



میر حسین میر بادشاہ میرے مختار	میر یہ ٹوٹی ہوئی ناؤ کو لگاؤ پار
بچا لو جلہ شہیدان کر بلا کے طفیل	حبیب عابد ہو سکین بہر بہت ناچار



## رباعی



حبیب اکس لئے کرتا ہے زاری	تجھے بخش گیا تیرا رب باری
محبت نچتن کی دل میں رکھیو	کہ تا ہو پلہ میزان بہاری



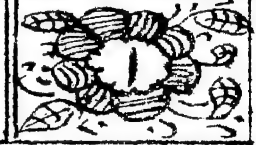
## متفرق اشعار و



آبروئے یار کو لگائے تیغ	قتل ہونے میں بھوکے دیرغ
-------------------------	-------------------------



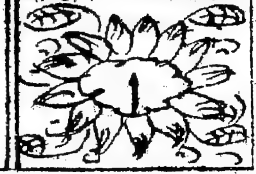
## شعر



پہنکر پیٹھے ہنرہ الفقیر فخر کیا لبا پر	واہ کیا پوشاک ہر صلّے حاصل علی
--	--------------------------------



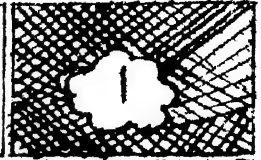
## شعر



درد و غم میں مبتلا ہوں انہی کبریا	رحم کیے از براہِ فاطمہ خیر النساء
-----------------------------------	-----------------------------------

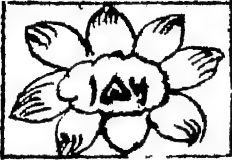


شعر

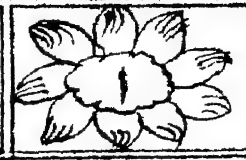


سچ ہوا بستا کہ تجھ کیا ہو نزل

پیام وصل یا رکا جبے سنا ہزل



شعر

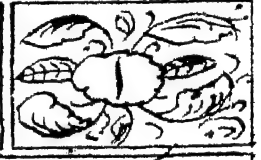


ہر نامہ پیر مر ایاں تصدق

ایمان جہان تجھ پر جان تصدق

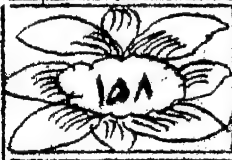


شعر

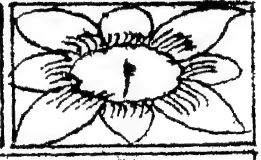


سب گر چہ خطاوار تہا میں لزم تہا

جان من مجھ کو ستا تا تہدین لازم تہا



شعر

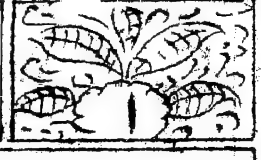


وصال دسکا اگر ہو تو کیفیت حالت

عزیز و مجھ کو چین وہ یوسف و خضر حیات



شعر



فائدہ کچھ نہیں عشق تباں سہم ہو سچ

یاد مولا کی ہر روز حسیب نادان

گیت چلی پرگانی کے

# گیت

اللہ نبی سے حضرت علیؑ سے

تصدق دلاؤ تم اپنی گلی سے

یہ ذکرِ خفی اور سیرِ علیؑ سے

سیرے پیر حافظ محمد علیؑ سے

اٹلے گی بلا تیری نادِ علیؑ سے

یہی ہوا التجا اپنی اللہ نبیؐ سے

حسین و حسن اور خاتونِ جنت

بہر حکیمِ مرشد کے کب فائدہ ہو

کوئی حال میرا ذرا جاکی بودو

تو اب با وضو سو کے بہر دم پڑا کر

حبیبِ کمین کی کروا بے غار

ذرا غوثِ اعظم سے مندا لولے

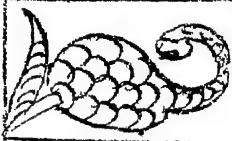
# گیت

چکی بن پیونگی حافظ کالے کے نام

محمد علی شاہ چشتی جو بوسے اور سکی مرد کو خواجہ نظام

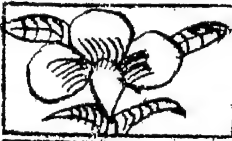
حضرت شیخ کلیم اللہ خواجہ سلیمان فخر جہان

ارحم خواجہ معین الدین قطب شاخ شیخ انام



تتم محبت عشق کا کہو شادم کی چکی پہیر دمام

چشت نگر کی ساری سکھیاں میں ہی ہین دیکھو تمام



جسکی سہاگ کی چڑیاں پنہی لچھا پوت سہاگ کا باندی

میرے سہاگ کو مولا رکھے سدا سہاگن میرا نام



حافظ حافظ جسے پکاریں بگی ہوا ہے اوس کا کام

حسین علی شاہ مین ہون سہاگن لا کہون ہین جسکی باندی غلام



گیت



خوب چہی نبی گہر دامادی

محمد کے گہر کے علی نبی وارث

شہزادہ ہزار عالمکی ہر شاہزادی

نبی کی بیٹی علی کی دولہن

سب دیتے ہیں مبارکبادی

انبیا اور کیا حور و ملائک

فاطمہ نبی سے ہوئی آبادی

ابو طالب کے گھر کے لوگ کہتے ہیں

بی بی آمنہ ہر جنگی دادی

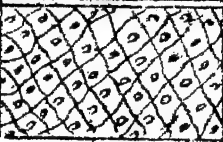
علی جی کی دو لہن فاطمہ ہر



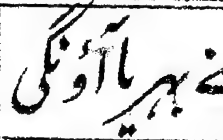
خدا کے کرے حبیب علی کو

ایسے گھر کی ملی خانہ زادی

گیت



خیر آباد شریف کو مان میں سر چلتے جاؤ اونگی



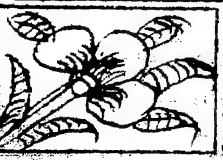
من بانی سومر اداں مان میں اپنے بہر یا اونگی



پیر کی اپنے تربت پہ مان میں کیند کنوارہ جڑاؤنگی



سچا پاک پیسن گے تو مان میں دو وہ ملیہ بناؤنگی



نہا کے کیلے بالو نساں میں حبیب بندی جاؤنگی

پیر کے در پر مظهر کی مان میں کشتی بہر کے لٹا آؤنگی

# چیز ہائی ہندی

## ہوری

خواجہ معین الدین کے دربار  
نظام الدین اولیا کیلین ہا  
نور کی پڑت پہنوار  
خواجہ سلیمان شکر کے سنگھار  
ڈالت ہے گلے ہار

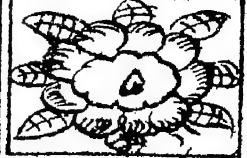
ہوری کیلیون پاپین سو سو بار  
چشت نگر کے گنج گلین میں  
فخر جہا نکئی رینی رچی ہے  
محمد علی شاہ کو دو لہن بنائی  
عبیر گلال کو چہرکت موٹھ پر

بہر سچکاری حبیب کو مارے  
دیکت سے سنسار





# کھڑی



پاس ہست ہر نجر نہ آو جو پہونین باس  
 پیغم نگرین سسینف ایابہر کسوں ست ہوا س  
 سخن اقر ب جزو بلا وہی اپنی پاس ہے  
 من آنی کہہ احمد کا آیاہن لباس ہے

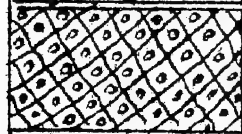
جسکی بھکوا س ہے جسکی بھکوا س ہے  
 لے جو گیا کا بگی ہریم پر ہر کر دیں بدیں  
 اپنی تین جان آو جرن رین پچان او  
 راب فی کسبو لال ترانی کون کہا



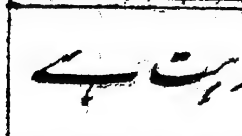
وہی پر تہی وہی کاس وہی گردی وہی س  
 واکسیت جہت توڑ جب لگت تین ہوا س



# کھڑی



مین ہون یوانی وانگری کے جا نگری موراستیان بست ہے



وہ ہر مور منگی نگری واہن نگرین پیا رہت ہے



آپ گردی آپ ہر چلیہ جب در شنگا یوہی سیلا

سب میں رست ہوا ہوا کیلا جا کی بنتی بہون کرت ہے

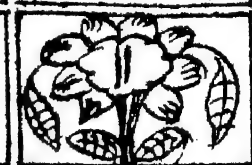


تن من نہ کر سواس وہ ہر دم اپنے پاس وہ ہے

اتنا ہکا حبیب بتا دہر کیوں تو رونا سوا بہت ہے



## کھری

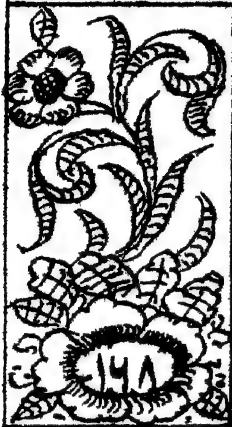


سنکی مرادین سیہی مین پاتی  
 بنکے جو گنیاں سیس نواتی  
 حافظہ پیا کو مین اپنے مین پاتی  
 اپنی گرد کی چیری کہاتی  
 تابو لے بتیان نا سیجے پاتی  
 آنکھوں نے دریا اپنے بہاتی  
 سنکے مین بتیان اونکو سنا تی

تاہو ریکو ساتھ سنکر مین جاتی  
 از ربط الفت و فرشوق و صلت  
 خواجہ سلیمان کرم کرین تو  
 شادان و فرحان در بزم جانان  
 جانان چکویم حال دل من  
 بے تاب دل پایان ندارد  
 لرزان و ترسان در بزم شان

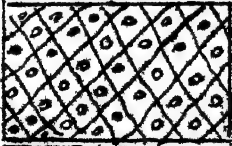
مین بے سہاگن اونکے کہاتی  
متری کہا کے کسکی کہاتی  
اونکی چرن پہ سیس نواتی

پہنکے چوڑیاں سب سکھین مین  
خطِ غلامی دردست دارم  
چشتی نظامی فخری کہا کے



عاجز جمیم یا شیخِ ارحم  
تمی ہی ہو جیا گے سنگاتی

کھڑی



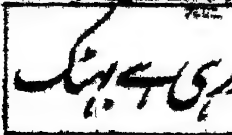
کیسے سنگڑ ہو چو نگلی سکیری ندیاں گہیری بیزن لنگ



فخر کے نور سلیمان تہاری لاگ ہی موری نمین چنگ



چار کھونٹہ چو دیس پھیر یمن حافظ پاتوری بہانی شک



ناو حبیب کی پار لگا دو بیچ مندر رہی ہے بہشک



کھڑی



فخرِ پیا برپائے سیکری

یا گہٹ مین مین پائی سیکری

مین تو گری در بیان لگائی سیکری

شام سندر کا اہو در سن

باہن حبیب کی پکڑ سیان نے

سید ہی راہ بتائے سیکری

کھڑی

جا کو کہت ہیں یوسف ثانی

دولہ بنو ہے فخر جہانی

تہری دروارہ کھڑی ہون نوانی

سگر بنے کی پری ہون دیوانی

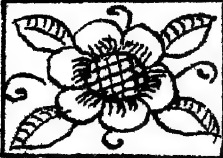
نظام الدین کے کنور لاڈلے

بہت دن سے آس لگا کے

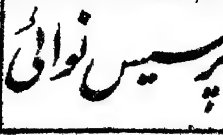
محمد علی شاہ حبیب علی کو

پلائے گیو ہے مد سبجانی

کھڑی



الست بد بکمر شکے سکہیان قالوبلی کی نبی بجائی



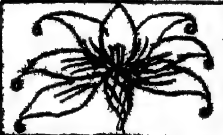
نبی بجائی سد بسرائی اور توری در پر سیس نوائی



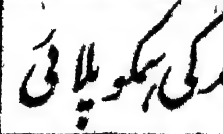
غن اقرب کھلے سنجی کل شیئ محیط سنائی



و هو معکم اینما کنتہ اے گرو کی چیری کہائی



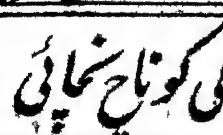
سکلی بتیان کچو نابولون منہ سے نکلی ہوئی پرائی



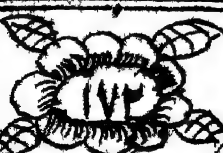
شراب طہورہ واسے جو مانگی مداحمد کی ہکلو پائی



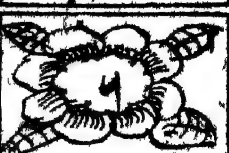
غیب آکے پیم شہادت وحدت سے در پر ڈھ کثرت



دُنگا بجا کے دین نبی کا حید پ علی کو نواح نہ پائی



کھری



واری واری جاؤں پورے بسا

اجمیری رنگ میں رنگ و چوندریا

مائی باپ ہیں نہ ہو کو بہتیا

متری کہا کے کت گہر جاؤں

ہون اوگن کچوگن نہین مجہ مین	تم ہو موری لاج رکھیا
بالاپن سے آس لگا کے	بیٹھ رہی مین تری ڈگریا
سن کی بتیان ککو سناؤن	تم بن کون لے موری کہہ ریا



محمد علی شاہ حبیب علی کے  
لاج رکھیا سڈ کے لیو تیا۔

ہٹری



ہو جی سورا بانگا کنہیا ری	واری جاؤنگی توری لمباری جانگی
پشت نگر کے لاکھن گلیان	اوسین دھونڈ پیا کو پاؤنگی

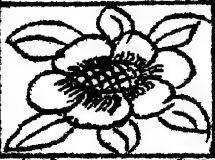


آن لے جو حبیب سے اپنے  
سنکی مین بتیان اونکو سناؤنگی

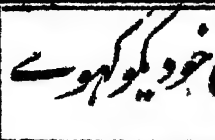
ہٹری







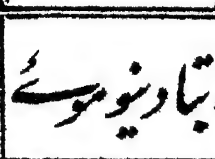
چلو چلو رکے سکی دس دس میں جہان پیکا اپنی درس ہو



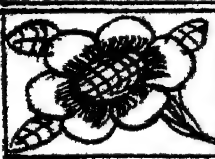
دہان پیو سوا نہیں کو دلو دہان جا جو اپنی خود کیو کہوے



کہی حاجت ہوں نہ پہانت ہوں لی دس میں اسکو انت ہوں



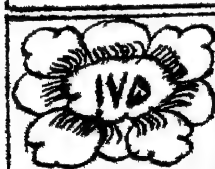
میں بہن صورت ہر گھٹن وہ تو گرو الگا کے بتا دینو موئے



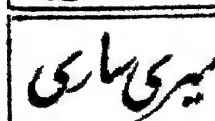
میں تو چیری ہی وہ گرو جی جو حبیب کا حافظ مولا ہے



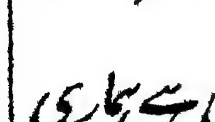
ابھی چاہی تو ایک نجر میں وہ سیر رنگ و نیو لے کہوئے



کری



پیر خواجہ کے میں بلہاری



پنے میں او درس دکھاؤ



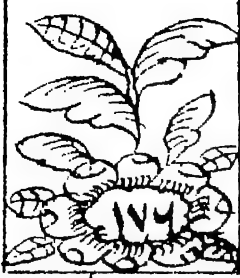
ہمرو پیا اجیر بست ہے



حبیب تہا رونام جیت ہے

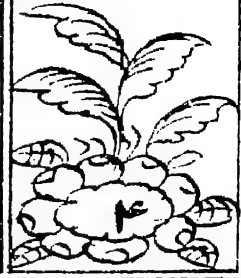






مین تور صدقے مین تور واری

ٹھہری



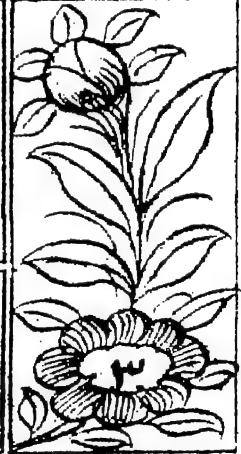
کھڑا دکھا دو یوسف ثانی  
ہمرا کہا تم ایک نہ مانی  
سعین دین اور غوث سبحانی

تقر کارن ہی ہون دیوانی  
لاکھن بتیان تقری سہی ہون  
دونو جہان مین پیر ہمارے



بائیں چھپ کی بیگی کپڑو  
نخر کے نور سلیمان کے جانی

ٹھہری



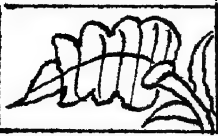
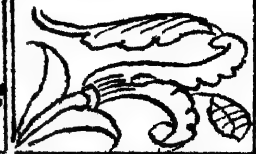
خواجہ محمد علی شاہ پیر تھارے مین بلہاری

صدقے واری صدقے واری پیر تھارے مین بلہاری



مین ہون باندی آپکے در کی مین ہون لونڈی آپکے گھر کی

پیرو مرشد خواجہ میری صورت اپنی دکھاؤ پیاری

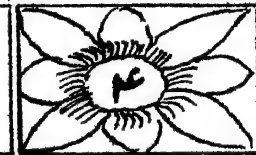


سرے اوتارو پیر ہمارے مجھ کو سنبھالو پیر ہمارے

میرے سر پہ گناہوں کی گٹھری کیسی ہے یہ بہاری



ہماری



سیان بولو جی غادر یا موری کون لگائے پار

نڈیا گھیری بانس نہ بتی آن پڑی مجھے دھار



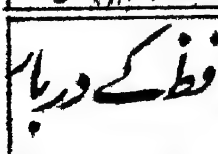
نڈیا موری کون لگائے پار



آن ملو نہیں توجیرِ امین دو گئی اور نہونگی گلے کا مآ



نڈیا موری کون لگائے پار



حبیب گریب کی اچ پی ہو حافظ کے دربار

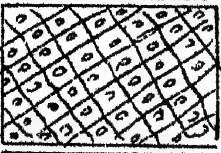
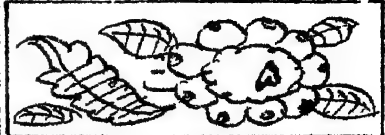


نڈیا موری کون لگائے پار

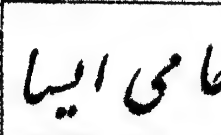




# کھڑی



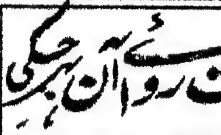
سائین ہمارا توسہ والا اوسکے چرن کا ہلمو ہمارا



مرشد ایسا ہادی ایسا رہبر ایسا حامی ایسا



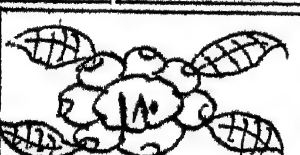
کوئی ہوا ہے ایسا نہ ہو کا حق کا پیارا حق کا پیارا



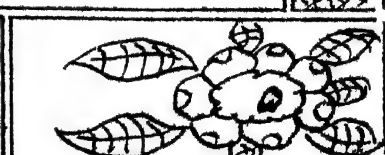
مشکل کشائی شان ہے جسکی حاجت رو آن چکی



مشتوق حق کا محبوب کا حسن ادا میں سب نرالا



# کھڑی

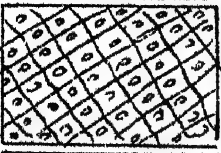
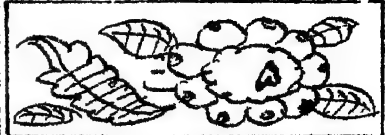


وہ تو اپنا نام چپا رہے لوگو  
قطرہ میں دریا سمارے لوگو  
وہ تو اپنی چہرے کہلا رہے لوگو  
آپ ہی ڈھول بجا رہے لوگو

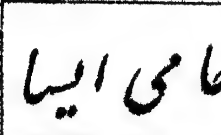
سہرگہٹ میں وا کاروپ نرالا  
حافظ پامین سب پیرن ہیں  
گروا لگائے سُدہ بسرے  
آپ ہی گادت آپ ہی ناچت



# کھڑی



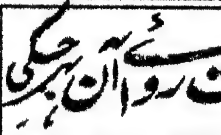
سائین ہمارا توسہ والا اوسکے چرن کا ہلمو ہمارا



مرشد ایسا ہادی ایسا رہبر ایسا حامی ایسا



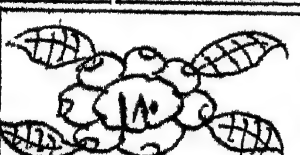
کوئی ہوا ہے ایسا نہ ہو کا حق کا پیارا حق کا پیارا



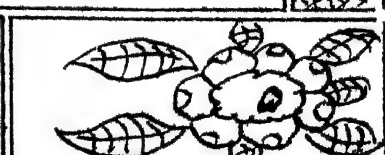
مشکل کشائی شان ہے جسکی حاجت رو آن چکی



مشتوق حق کا محبوب کا حسن ادا میں سب نرالا



# کھڑی



وہ تو اپنا نام چپا رہے لوگو  
قطرہ میں دریا سمارے لوگو  
وہ تو اپنی چہرے کہلا رہے لوگو  
آپ ہی ڈھول بجا رہے لوگو

سہرگہٹ میں وا کاروپ نرالا  
حافظ پامین سب پیرن ہیں  
گروا لگائے سُدہ بسرے  
آپ ہی گاوت آپ ہی ناچت



جو نظام نگر کا ثبوت اسی  
وہ حکمین حبیب کہاوت ہے

کھڑی



مائی باپ ہیں نامو کو بہتیا  
کو نہ ہیں اب اوسکا لویا  
سنکی موری کون سنیا

تیرے سوائے کوئی نہیں ہے  
رام نام کی سمرن پھیرے  
لاجکی ماری کہہ شکست ہوں



حبیب تہاری بنتی کرت ہے  
محمد علی شاہ سُدہ کے رکھتیا

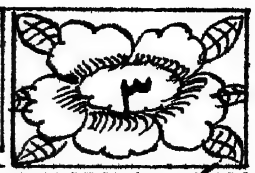
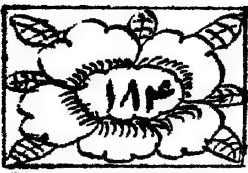
کھڑی



پتیاں پروں تورے ستیاں  
اپنی نگر کے بتا مجھے رستیاں

ستیاں موری پکڑے بیان  
حبیب پلے عجز کرت ہے

# کھڑی

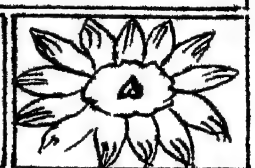


حضرت تم ہو صاحب رازا  
انک بہت ہے ہمرا جہازا  
سید محمد گیسو درازا

کرم کرو اب بندہ نوازا  
تم بن کون پارا وتارے  
پیر نصیر نے تلمو پکارے

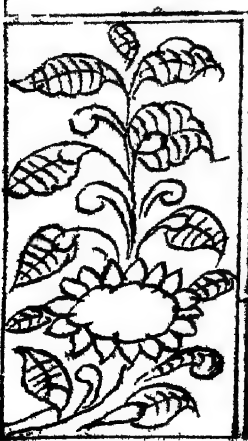


# کھڑی

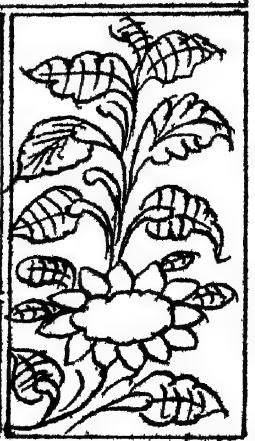


تمری کارن بی پت پرت ہون  
تمری ڈاکڑ یا تاک بہت ہون  
سیس فو اٹکی عر جکرت ہون

موری پت نرہی سبکھین  
نرسن میکا سو جت ناہین  
اتنی بات سن موہن مانو

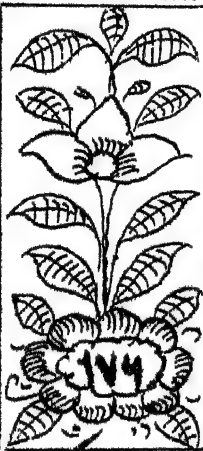


بائیں چپ کی بیگی پکڑ لو  
حافظ پیا توری تیان پرت ہون



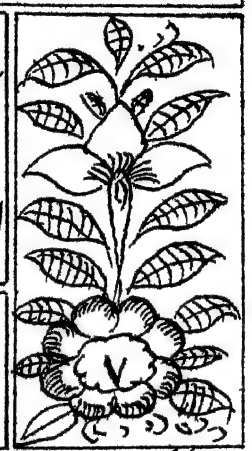
# کھڑی

چشت نگر کے رہنے والو	ہمری یہ بات پیا کو سناؤ
تمری در شکی ہی ہوں دیوانی	مان بگی آؤ مان بگی آؤ
نذیا ہے گہیری بانس نبے	ہمری ناو ریا پار لگاؤ



بہول بہولیا نین پڑ گئی سجنی  
اپنے حبیب کا باٹھہ تباؤ

تمری



سو کو گروا گلے سیان ہنسکر	جوت دکھا جانینو نین بکی
فخر پیا کے ہی ہوں دیوانی	چشت نگر کے گلین بین پسکی
آہلوئی توجیارا میں دونگی	تمرے چرن پر پیس گوہر سکی
حافظ پیا کی سجر کے یو چھی	موری کلہ آئین رہ گئی ہنسکی
چشت نگر کے گہیرے ندیان	باوری ہی ہونین اوہین چکر

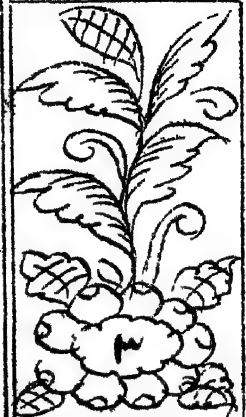


واکی چرن پر میں گوہر سکی

منکی مراد میں سب سینے پائی



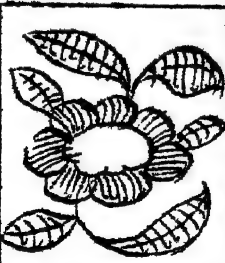
اپنے حبیب کی بات کو مانو  
بنتی کرت ہے تم سے تر سکی



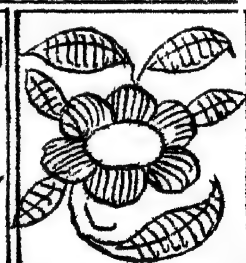
ہماری

بن در ستمی اب نہیں یارا  
اپنے میں سے کرونگی نجارا

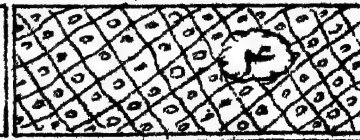
موری گہراؤے چشتی پیارا  
خواجہ معین الدین میرمن آؤ



اپنے حبیب کی عرجو مانو  
بنتی کرت ہے یہ تم سے بچارا



ہوری



چشت نگر میں کہیلونگی ہوری  
موری ٹوٹی لاجبکی ڈوری

حافظ پیاری میں چیری ہو توری  
گونا لگئے پیو دوا ری

فخر کے نور سلیمان کرنگ مین      ذرا رنگدے چوند ریاموی



کوئی جا بولو حبیب پیاسے  
سیج پلنگ پر بیٹھی ہے گوری

ہڑی

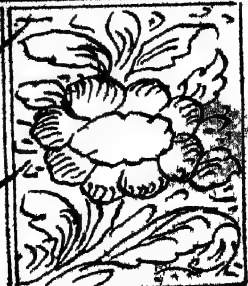


کہین شمع بنا کہین پروانا  
کہین دیوانا ہے کہین ہر شاننا  
کہین شبن بہو کہیلا کہین ہر سیلا  
کہین کعبہ ہے کہین ہے تہجانا  
کہین توسہ والا سلیمان کہا یو

کہین باغ بنا کہین ویرانا  
ہر گشت میں آپھی ریت من مہون  
کہین گرو بنا کہین ہے چلیا  
کہین مومن ہے کہین ہر ہندو  
کہین حشیت نگر کو جا کے بسالیو



کہین عاشق آپ حبیب کی صورت  
کہین جہاوت ہر نمین پو کی موت



# ہم

رَت آئی پیا بن برسنکی	بات کرت ہر موری جیا ترسنکی
محمد علی شاہ سے کوئی جا کہو	مین تو باوری ہی تہ درسنکی

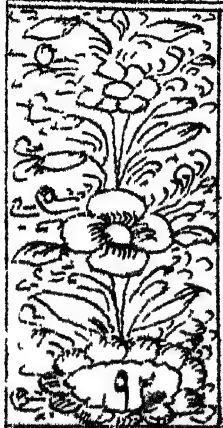
چستی حبیب جہلت نہین مین  
بنتی کرت ہون مین ہر سنکی

# ہم

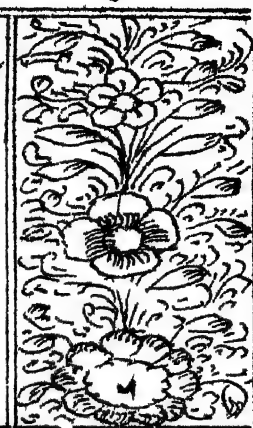
چشت نگر کی ساری کمائی	محمد علی شاہ پیانے پائی
سیسی مین دیکھ نہ چہپے اکی	لیکے بلتان سیس نوائی
نظام الدین محبوب الہی	موری نگہ جگ مین ہنسائی
دن نہین چین نین نہین ننیا	کس چا تر نے آنکھ لڑائی
واہو نام کا مالا جپت ہون	جانگری مین پیا کو پائی

حافظ پیا کی چیری کہائی

مائی باپ سب چھوڑ کے سجنی

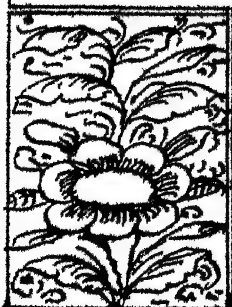


حبیب علی کی بات کو مانو  
دیتی ہوں تم کو فخر و مائی  
جوگی

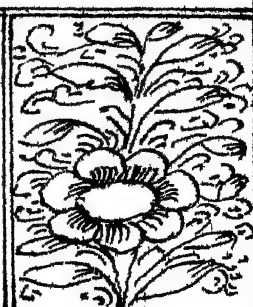


پیم کی بتیان سنایا جوگی  
جاگ مین دہوم مچایا جوگی  
انگ بہوت رمایا جوگی  
نینن نیر بہسایا جوگی  
اوسنے ہکوبنایا جوگی

چشت نگر سے آیا جوگی  
کیسی دہونی لگایا جوگی  
کس جوگن کا جوگ لیا ہے  
فخر پیاسے پیت لگا کر  
محمد علی شاہ نام ہے جنگا



حافظ نام کا مالا پھیرا  
نام حبیب دہرایا جوگی



# افراد ہندی پنجابی

میو آس لگی ہے دل وچ تینڈی

آس لگی ہے دل وچ تینڈی  
تو تینڈا صاحبین تیری لہندی

آمورے ڈھولا خبر لے تینڈی  
حبیب تو سا نو کوئی نہیں دسا

## ہو سہری

پیالنگ کھیلون گی ہو سہری  
چیری ہی ہو عین توری  
دو جگہ مین شرم رکھ ہو سہری  
بہوت گئی رہی تھوڑی

چشت نگر کی یہی ہو عین چیری  
رنگ جمیری نظامی ہو رنگد  
خواجہ سلیمان تو سہ والی  
بیان پر کے چھوڑو نہ بالم

بہر بچکاری حبیب کو ماری

ساس نندیا کی کارہی چوری

ہمری

توری درن کو موراجیا لچاٹھان

سنکی مرادان و مہی پیرانی مان  
آن ملونی توجیا متوا جاتھان  
رات ستیان سورگر آئی مان

جو کے نام کا بہر سار کہت ہر  
تین بس آس رکہت ہون  
سنپنن بجھی حیدپ کی صوت

ہمری

جاگت جاگت عمر جاری بن جاگت نہنن چین

چانینن مین پیاسبتے واکونیدکب آیوری

پورب پچم او تر دکھن ڈھونڈ پیری چودیس

شان محمد علی کی لیکے حافظ نام بتاوری



شاہوری کا جوگ وٹھا کے گہر گہرا لگ جگایوری

کھڑی

تسا ہلکوا ایک نہیں ہے ہمسے تھکوا لاکہ ہجاری

جودوا کے دیس کی راہ بتا دین منہ میں سب نے پڑا

حبیب کی بتیان سے بول پیر سنگر کی جانیا لو

کھڑی

خواجہ قطب کی آکی نگرین منکی مرادین میں بہر پائی  
سب کچھ اپنے فخر کا صدر مانگے اون سے لے آئی

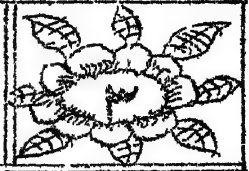
در پہ کھڑی سارا ولیا اللہ سوتی ہر کسم ہانپہ رانی

کوئی خالی نہ یہاں سگیا ہر دم میں کرتے ہر چاروائی

سنے حبیب در پر آوی ہوئی ہر سمت میں جب کی ہلوائی



# گھڑی



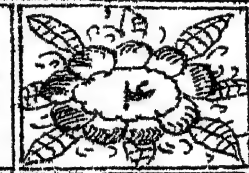
معین الدین پرچیتی اجمیری تم پرے کرے پانویا



قطب بین اور گنچکر موری کیجے مسکی کا جا



نظام دین محبوب الہی تم رکھو موری لا جا



# گھڑی پنجابی

آس لگی ہے مینو تندی

تم آؤ میرے ڈھولن یار دی

تم بیگی کہیر یا لیو تندی

پیان پرت ہون بنتی کرت ہون

میان ججنون یہ کہدا بہر داوی

مینڈی لیلی تو ساند اکونی نہنیں



سائین گلان مٹھیان تندی  
حبیب پانول چ پندی

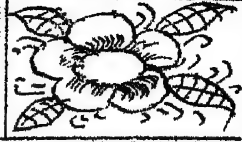


# مبارکبادی



سگری کی مین لبھاری بڑا بنی کولی آیا مان

زنگ زنگیلا چیل چیل چیل منہں ہر گروا لگا یا مان



ایسے تیرے پر اموتی وارون تن من بہن سب دے دی

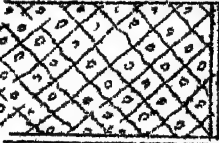
نہا لگا یا سدا سدا یا نینا سے نینا لڑا یا مان



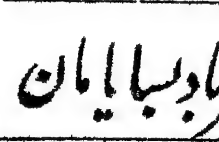
سب ملو او مبارکبادی حشت شہرین مچی ہر شادی



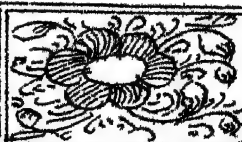
نظام نگر کی آئی براتی پہون سچ بچا یا مان



فخر کا نور سلیمان کا پیارا محمد علی شاہ راج ڈولارا



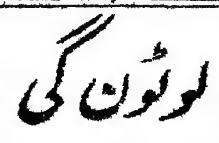
جن بڑی حبیب دیوانی دو تو خیر آباد سب یا مان



چانول چمپے کی

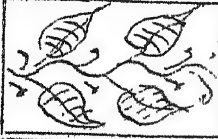


حافظ حافظ بول کے بہنا چانول مین کو ٹونگی

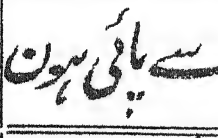


محمد علی شاہ پیر گہر سے نعمت مین لوٹون گی

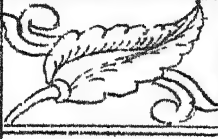




اویہنان پہنو کہنان چشت شہر سے لائی ہون



نظام دین محبوب کا قصہ فخر الدین سے پائی ہون



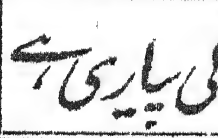
کنکی کو نڈا بہو سا اوسکا ملاؤن نے پائی ہین



کوٹی کٹائے چانول فقر انہی کے در لائی ہون



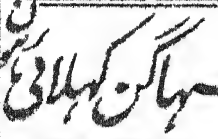
سب سکھیاں مل چانول کوٹے اپنی اپنی باری ہے



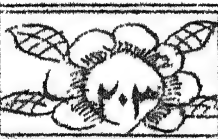
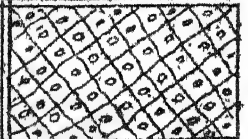
یکی پکائی دیکھ لیوے جو مرشد کی پیاری ہے



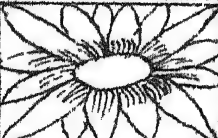
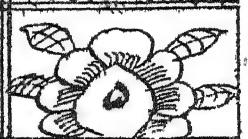
عشق کا سوسل دلکی اوکلی وصل کے چانول میں پائی ہون



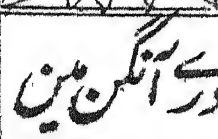
پچھ پوت سہاگ کا باز ہے حبیب سہاگن کہلائی



ایضاً



حافظ پیا کو سب جا دیکھی ہر ایک سستی اور بن میں



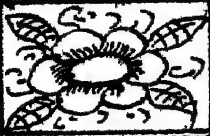
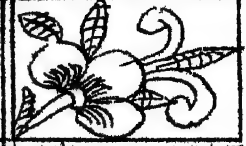
در میں حافظ گہر میں حافظ حافظ مورے آنگن میں





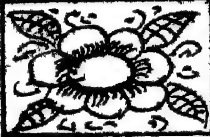
سیرا پیارا مجھ میں آیا نفخت فیہ روحی سنایا

تن میں حافظ من میں حافظ حافظ مور انکھن میں



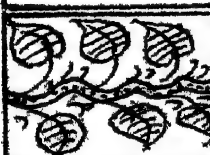
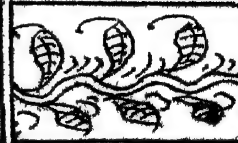
سہرا وہی ہے موجود اوپر نیچے دیکھو کھوب

حافظ پورب پیچم میں حافظ او تر دکھن میں



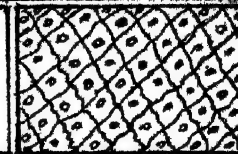
مکہ مدینہ جا کے آیا چشت کے گھر سے نعمت پایا

آ کے خیر آباد بسلیا جسکا شہرہ لاکھن میں

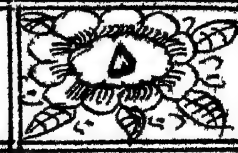


پیر سنگڑے سب کچھ پایا محمد علی شاہ نام ہر لہا

حبیب کو اپنا داسی بنایا کون ہوا سیا جوبن میں

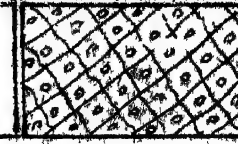


دیکر



چشت شہر میں دہوم مچی ہے دولہ دلہن کو لے آیا

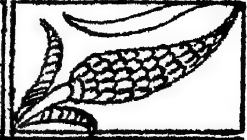
دئی براتی مبارکبادی سنس سنس گروا لگایا





چشت شہراجمیرن دہلی روپ بدلی آپ ہی آیا

خواجہ حافظ محمد علی شاہ اپنا نام دہرایا



حسن دادامین یوسف ثانی اسی لہن کون ہانی آیا

چار کھوٹ چو دیس پہری مین تہہا نظرین نہ آیا



خواجہ سلیمان پیارا بڑا میرے رب سے محکوم لایا

حوران پر یا منجلا کے پھولن سچ بچھایا



اولیاء اللہ غوث و قطب سب تین مانگ بہرایا

عاشق نام حبیب کا رکھ کے اپنا داسی بنایا



دیکر



میری بیگی ڈولی لگا سوریا بل

مچھریا کے دین بھیاموریا بل

میری دہوم شادی مچھاموریا بل

چشت کے گہر جو دیا بالے پن مین

نیرا بدیسی جانت بوجہ  
 اب نارہون گی بابل تو گہرین  
 پیان میکا چین نہیں ہے  
 والف بدینہما کامنتر  
 حافظ بنے کو بلا مور بابل  
 کوئی ٹونا ٹاسن جتر منتر  
 موری حکومت مولا رکھے  
 بہت دن بچ پیا گہر آیلو

مجھ تو ہی تو کر کے دیا مور بابل  
 مجھے خیر آباد پہنچا مورے بابل  
 مجھے کوئی طرح سے ملا مور بابل  
 کسی کال سے پوچھ کر مور بابل  
 سیج ملنگ یہ بٹھا مور بابل  
 مجھے پیا ملنکا بتا مور بابل  
 سائین گے گہرین سد مور بابل  
 باندہ پٹی سے بٹھا مور بابل

حسب نئی کا بڑا آوے  
 کچھ ایسی سکھا دے دعا مور بابل



# غزلیات فارسی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## حریف تاء فوقانی

دلم از دیدن دلدار شد مست  
سر بر کوچه و بازار شد مست  
اسیر الفت دلدار شد مست  
چه بیکش صوفی و نیکار شد مست

نگاهم از نگاه یار شد مست  
خرامان چو گنبد آفتاب شد مست  
ز بوی زلف عنبر بوی پر خم  
ز چشم مست آن شادمان گل فام

کرم فرما مرا این نیست طاقت  
حبیب از وقت بسیار شد مست



نظام الدین نظام اہل دین است	کہ محبوب الہی بالیقین است
محمد بن احمد نام نامیت	بلا شک رحمتہ للعالمین است
چہ سلطان المشایخ سرور دین	برای خرقہ پوش حلہ متین است
بہ محشر گل بن شادی کند گل	درین غم بلبلیت نیار و خیزن است
شہ اصحاب تکمین اہل تلون	ولا معشوق رب العالمین است
تعالی اللہ بدہلی روضہ پاک	کہ رشک آسمان فوق زمین است
شوم قربان آن قبر مطہر	کہ در دل آرزوی میں چین است
بہما اللہ ز خلفائے طیفش	سلیمان زمان و فخر دین است



ترحم بر حبیب دل کن  
غلام حافظ دنیا و دین است  
درایف حال محمد



کار دیگر مرا چه کاراید

موسم گل رسیده ببلبل

خال و زلف تو دانه و دام است

یا فتم جرعه ز جام لبش

آدم بر درت محمد علی

فخر دین است اینکه بر قدش

اشتیاق ست این که یار آید

بے گل من چه خوش بهار آمد

مرغ دلخسا با فطر آید

یر زبان شکر بار بار آید

که نهال دلم بسیار آید

جان و ایمان اگر نثار آید

بیقرار است ای حبیب

خزدر تو چنان قرار آید



بدانائے عالم که هرگز نبود

طهور من شوش جیت نام من

که خود دیر و کعبه کان بنست

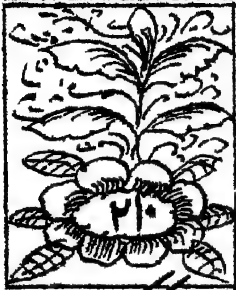
تغیر از وجود تو دیگر وجود

بهر جا نمازم بهر سو سجود

همه جلوه خویش کردم نمود

در علم حق بر تو خواهد کشود  
ترا جلوه یار خواهد نمود

ولا غیر خود را چو دانی که نیست  
اگر هستی خویش فانی کنی



بدر و حرم چون نشردم قدم  
حبیب او در آمد بچشم وجود



بنیر از وجود تو دیگر وجود  
معنائی نظر این که دانا کشود  
هانا که از راز پرده کشود  
خدا را به بینی بچشم شهود  
چو لیلی که عقل و دین در بود

نبود و نبود و نبود و نبود  
ظهورین و شش جیت شد علم  
تباگشت خون دامن غمیت  
اگر از وجود خودت بگذری  
که جلوه در داد مجنون صفت



که قیس و فرهاد گشتم حبیب  
که لیلی شده بس دل خود ربود



# شریف را و صمد

فریاد رس می یاد رس خواجہ سلیمان شکر	جنہر تو ندارم بچکس خواجہ سلیمان شکر
تو دتگیر یکسان تو چارہ بیچارگان	فیض تو من دارم ہوں خواجہ سلیمان شکر
این بندہ پائید را خبر در گہت ناموز	در کارش بطف تو بس خواجہ سلیمان شکر
ای ساقی اینچاک قطرہ از بحر عطا	افشان برین باخیر غم خواجہ سلیمان شکر
ای سلیمان سان من ہچو نہا تو ان	رحمی بجا لم یک نفس غم خواجہ سلیمان شکر
لک لک جن بشو ابستہ فرمان تو	سیمغ بیش تو کس غم خواجہ سلیمان شکر

حفظ شاد در دو جهان جاقط شود و نہین

دارد حبیب این ملت غم خواجہ سلیمان شکر

# شریف زاء معجمہ

صبر متیخ المستلخ خواجہ بندہ نواز  
بر درت سجدہ گمان کویم صبر متیخ نواز

دین و دنیا دولت ایمان با عیش و سرور	کن عطا بهر خدا صی صاحب باز و نیاز
رحم کن آتشگیر این جهان آتشیان	کن کرم سید محمد حضرت کی سودا ز



با این حبیب تن جان تپاها ناسیاه  
ور و قر آنرا بده توفیق بار و زنا



دل محو حال یار امروز	تم شتاق آن ملدا را امروز
هزاران مست صدقه بگیران	ز چشم زگسین بیمار امروز
بزم چشتیان هر سود و دیدم	شدم مست خمار یار امروز

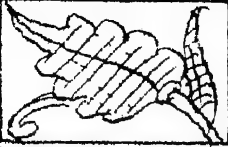


ترحم بر حبیب خسته دل کن  
طفیل حیدر کرار امروز  
**مراد یف شین**



دوش از پیر خرابات بیاید در گوش

نوبهار آمد و گل چتر زد و باد به بنوش



باد به الفت جانانه اگر پیما ی

راز را از لب پیما نه کن گل کن گوش



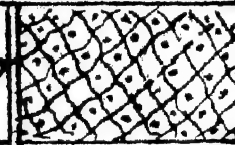
نیتیم قاضی و هم محتسب و زهد پرست

هان خرابا قی و رندم نه فقط باد به بنوش



گر بنخواهی که بکف داسن شاهی آری

خرقه فقر به تن ساز بیا نک نهی و بنوش



لطف کن سو حسیب و ز جفا شانه پیچ

یک نگاه تو ر بوده دل دین دیش و بنوش



ر ا د ل ف ل ا م



ر ا و ف ر ح م ع ز ج ل ل

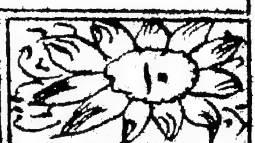
ن ب ی کریم رسول خلیل

هُوَ اللَّهُ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ  
 اگر شکله پیش آید ترا  
 مرا نام پاک تو یا مصطفیٰ  
 بغیر از وصال تو احوال من  
 دوائی دل درد مندان توئی  
 تو عین تجلی تو اظهار حق  
 تو انسان کامل جمیع صفات  
 اگر تارک دو جهان شوی  
 جیباً بعشق محمد علی

لِقَاءِ الْخَلِيلِ شِفَاءٌ جَمِيلٌ  
 قَلُّ حَسْبِيَ اللَّهُ نِعْمَ الْوَكِيلُ  
 که حصین است و کفر جلیل  
 مَرِيضٌ مَرِيضٌ عَلِيٌّ عَلِيٌّ  
 فَإِنِّي عَلِيٌّ عَلِيٌّ عَلِيٌّ  
 تو صاحب جمالی تو حسن جمیل  
 فَإِنِّي غَرِيبٌ رَزِيقٌ ذَلِيلٌ  
 بگویم عقیل عقیل عقیل  
 فَإِنِّي قَتِيلٌ قَتِيلٌ قَتِيلٌ



ردیف مایم



السلام ای الی کلیم کثر السلام

السلام ای تاجدار ملک و حدیث السلام

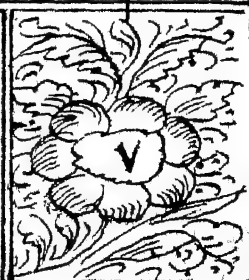


السلام ای مجمع کل انبیا و اولیا  
 السلام اوارو کل درندگان السلام  
 السلام اجملا زواج نبوت السلام  
 السلام ای رحمت عالم بر امرتضی  
 السلام ای چار یاران نبوت السلام  
 یا ابوبکر و عمر عثمان و حیدر السلام  
 السلام اسی کنان شهر شیر السلام  
 صلوات ای طبع روشن ند فحاط خفا

السلام ای مرجع کل تقیا و صفیا  
 السلام ای حاجت کل مستمند السلام  
 السلام آل و صحاب سالت السلام  
 رحم فرما از برک فاطمه خیر النساء  
 السلام ای باریا یان سالت السلام  
 حضرت بن العبا باقر و جعفر السلام  
 وَالصَّلَاةُ اللَّهُ عَلَيْكُمْ أَيُّهَا ذَاكَ الْقَائِمُ  
 السلام ای شمع نور افشان نیم قدس



حضرت قطب المدینہ شیخ یحیی السلام  
 رحم کن بر این حبیب ناتوان تشریف کام



دل بسود آن سر لفت پریشان میکنم

چشم را در یاد حشمت لاشک نیران میکنم

طاعت صد سالہ ایک گردش شریعت  
 در خیال عارض گلنک آن یچین  
 نیست غم از دوا ہما سینه و سوز جگر  
 بہر سحر کہ از بے اچاک کہ دن در خون  
 خضر فرخ پی نداری لطف از شیرین

نقد جان از نیز اکنون نذر ترکان میکنم  
 سینہ پر دماغ را شکستان میکنم  
 گرز باغ حسن ویت گلستان میکنم  
 دام از یاران خود دیکہ و گریان میکنم  
 سورم و قصد مدبوس سلیمان میکنم

سطلن شوای حمیت شہنشاہ نیست با

شاہ خیر آباد را من خدایمان میکنم



عشقت از ماہ و سال میدارم  
 خرقة کن خرقة جدائی را  
 کن مدد خواجہ محمد علی  
 تا فتد پر توئے ز عکس رخت

آرزوئے وصال میدارم  
 بے تواز بس بلال میدارم  
 بار عصیان کمال میدارم  
 دل سچنجل مثال میدارم

صورت انفعال میدارم

پرگناهیم به بند صورت عفو

پیش لطف حبیب نیست مجال

گرچه فکر محال میدارم



وز جاذبه فرقت میگیریم و میرقصم  
وز جوش می وحدت میگیریم و میرقصم  
چون دیده بهر صورت میگیریم و میرقصم  
نی نی سبب غفلت میگیریم و میرقصم

در آرزوی وصلت میگیریم و میرقصم  
در طرزه کثرت جزایار نمی بینم  
والله کیے دانم بالشر کیے خوانم  
در کثرت موهوم آرزوی نشدم غافل

باساقی مسرود حقاچه چیدامی

حقا که ازین فرحت میگیریم و میرقصم



بنام چشتیان از دل فدایم  
کے چون در زندان می نمایم

غریب عاجز و کم سکن گدایم  
کے بیمار دار و دردمندم

کہے دریا کہے ساحل کہے سبج  
کہے درو جد حالت مست و مدہوش  
کہے حسن مقید گاہ مطلق

کہے من اجل و گاہے جدا یم  
کہے رقا صم و گہے سرا یم  
بشکل خود اسیرم بتلایم



کہے دل دادہ بیچارہ حلیم  
کہے محبوب باناز و ادایم



سگ کئے شہ کیسو درازم  
کہے در کعبہ در بند نمازم  
باوصاف جمال خویش نامم  
کہے رندم کہے از پاک بازم  
کہے معنی شناس و سرفرازم  
کہے طوفان کہے اندر جہازم

غلام خواجہ بندہ نوافم  
کہے در تیکدہ چون بت پرستم  
کہ ابن الوقتم و گاہی ابو الوقت  
کہے در یکدہ ہستم سیہ مست  
کہے در کوت صورت پرستان  
کہے باران کہے ابرم گہ برق

کہے دریا کہے ساحل کہے موج  
کہے درو و جد حالت مست و مدہوش  
کہے حسن مقید گاہ مطلق

کہے من و اصل و گاہے جدا یم  
کہے رقا صم و گہے سرا یم  
بشکل خود اسیرم بتلا یم



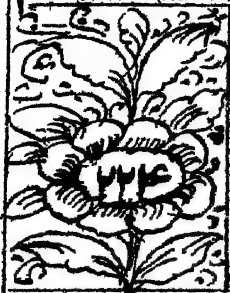
کہے دل دادہ بیچارہ حبیب  
کہے محبوب باناز و ادایم



سگ کئے شہ کیسود رازم  
کہے در کعبہ در بند نمازم  
باوصاف جمال خویش نامم  
کہے رندم کہے از پاک بازم  
کہے معنی شناس و سرفرازم  
کہے طوفان کہے اندر جہازم

غلام خواجہ بندہ نوازم  
کہے در تیکدہ چون بت پرستم  
کہ ابن الوقتم و گاہی ابوالوقت  
کہے در میکدہ ہستم سیست  
کہے در کسوت صورت پرستان  
کہے باران کہے ابرم گہ برق

بدا اللہ فوق ایدیا ہر روز سر کہ زیر دست پیران ہست وستم



حبیب الکل فی الکلیست ثاب



ہمہ اسرار حق در غمیش حستم

از ان روحام رسوائی شکستم  
 بغیر از قاصدی نامہ فرستم  
 بیاد کعبہ روا حرام بستم  
 من آن مستم کہ از روزا لستم  
 گوار لب و اکمن من نیز ہستم  
 ز دم از فکر این و آن بستم

رسیدہ کا سہ پیڑمی بدستم  
 از آن روزی کہ در دل عشق آمد  
 کشیدم سجدہ پیش طاق ابرو  
 بدست ساتی کن جرعه خوردم  
 ہمہ عالم گواہ ہستی اوست  
 ز وعظ اہل کسوت بخیر لب



حبیب از اولین پابند عشقم



سلمان نیستم نے بت پرستم

بند خود شش از همه بگینم  
شیر دلان سخت فرو مانده اند  
خلعت بهتی تو در بر رسید  
تنم هوای تو بکشت دلش  
بخر بود تو وجودی که هست

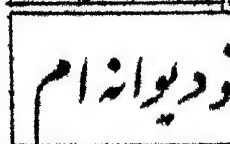
در سر زلف تو دل آوینم  
لاف ز عشقت چه زخم کیستم  
فاش بگویم که از ان زیستم  
از تیر دل روز ازل ریختم  
هست چگویم که خودش نیستم



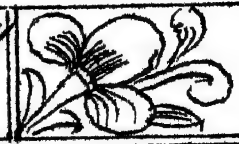
کف بگریان وصالش ز دم  
رشته حبیب از همه بگینم



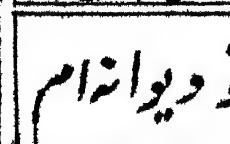
ای شاه عالم جانمن در عشق تو دیوانه ام



گاهے نظر بر من فکن در عشق تو دیوانه ام



عاشق شدم بر رو تو افتاده ام در کوئے تو



بگذاشته حباب لوطن در عشق تو دیوانه ام







مصحف رخ نیکوئے تو طاق حرم ابروئی تو



نظارہ ات سیرچین در عشق تو دیوانہ ام



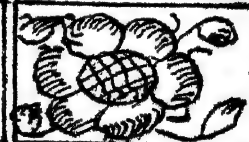
ای جانن جانانین در دل بیا سلطان سن



خالیست بے تو انجمن در عشق تو دیوانہ ام



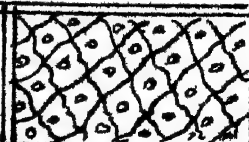
سن در فراقت چون شدم دیوانہ و مجنون شدم



صد پارہ دارم پیرهن در عشق تو دیوانہ ام



رودیت چو گل اندر چین و آن قامت سرور و آن



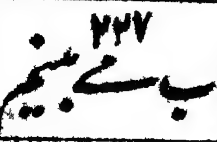
مانند بلبل ناله زن در عشق تو دیوانہ ام



گفت آن طبیب جان بگو در دیکه داری دنیان



گفتا حبیب خسته تن در عشق تو دیوانہ ام



ماہ در طشت آب مے بنیم

بحر ما در حباب مے بنیم

عاشقان بے حساب می بینم  
 همه در عین خواب می بینم  
 شاہد بے نقاب می بینم  
 همه جا بے حجاب می بینم  
 سینہ مثل کباب می بینم  
 ہان بچک و رباب می بینم  
 کاندرین فتح باب می بینم

ہست چون یار ہست ہر جا  
 چون کی گشت خواب و بیداری  
 چون بہر ذرہ نظر کردم  
 آفتاب حقیقت احدے  
 عاشقانِ جمالِ مطلق را  
 صوفی و مطرب و غزالخوان را  
 مفتخر شو بحب آل بنی



عشق و عاشق محب حبیب  
 در سوال و جواب می بینم



ہان دل خود را بتو آویختم  
 کیستم و کیستم و کیستم

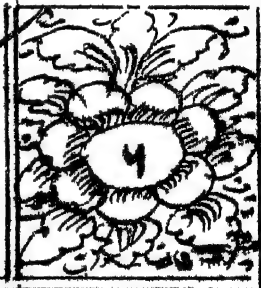
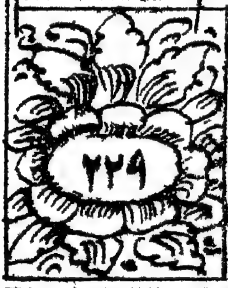
روئی خوشت دیدم و نگرستم  
 دعوہ عشقت چہ زخم چہیستم

گوش چو گردید لبویم نگار  
بود نه در رشته مریم مسیح  
کرد سرایت اثر زندگیت  
تخم محبت بر زمین دلم  
جز بوجد تو کسی نیست نیت

نقش بدیوار شد م شیفتم  
دست بدامان تو آویختم  
زیتم و زیتم و زیتم  
رختم و رختم و رختم  
نیتم و نیتم و نیتم

کرد چو نظاره بروی حلیب

شیفتم و شیفتم و شیفتم



اگر چه ساقیاسن دلق پوشم  
نه قاضیم نامفتیم نه عالم  
حدیث حسن حافظ را چه پرسی  
مهره هیمیت تقید و اضافات

بده جامی که تا خرقه فروشم  
خرابات جهانم می فروشم  
بیک نظاره اش گم کرده بوشم  
خداوندی که او آورده بوشم

که الْفَقْرَ إِذَا تَحَرَّهٗ وَاللَّهُ

صد از غیب این آمد بگویم

مَدَدُ الْعِشْقِ فِي حَالِ حَلِيبٍ

فانظر حَسْبَهُ اللَّهُ خروشم

## حریف نون

دردم کوئے اوست خانه نشین

دلبر ما بد لب برائے همه

سالها بے تو آفتاب خورم

اے سلیمان فخر انس و جان

محفل عاشقی است ای ساقی

تا ربنده خودی شوی آزاد

برور حافظ آئی بنده صفت

رو تو فردوس بر کرانه نشین

درد دل ماست دلبرانه نشین

مهر کن ماه یک مانه نشین

دل بدرگاه تست خانه نشین

پرده بردار و دلبرانه نشین

بر در بار بنحو دانه نشین

بعد از آن خیز و خواجگانه نشین

چون خدا مید چسب ترا  
بزل در ساز و شادمانه نشین

درة التاج ولا فخر الدین  
دست تو دست خدا فخر الدین  
رحم کن بهر خدا فخر الدین  
بخدا شان خدا فخر الدین  
هست الله تانا فخر الدین

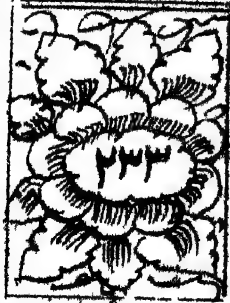
هست محبوب خدا فخر الدین  
از دیت شان ید الله ظاهر  
من که آلوده عصیان هستم  
متصف با همه اوصاف اله  
سرزدا ز هست عالی کیمر

نظر کن به چسب نالان  
خبر تو کس نیست مرا فخر الدین

سند الاصفیا معین الدین  
خلف مرتضی معین الدین

سید الاولیا معین الدین  
جان نشین جناب پیغمبر

نام پاک تو حرز جان بنست	در دودل را دو معین الدین
بادشاه زمان و اهل زمین	سرور اصفیا معین الدین
از غم بند و کاهش و رنجش	ساز مارا را ما معین الدین
تاج عرفان گدائے رنجش	یا حبیب خدا معین الدین
بدرت عاشقانه پاکو بم	شد و لم مبتلا معین الدین
کن بحق محمد عربی	یک نظر سو ما معین الدین
فخر یان یافته خدا از تو	یا فتم از خدا معین الدین
هست هند الولی عطا رسول	نام پاک تو یا معین الدین
نیست اندوه و غم مردان ا	اے معین جزا معین الدین



چاره این حبیب بیچاره

ساز بهر خدا معین الدین



یا معین الدین چشتی بادشاه فیضان  
 خود توئی کعبه توئی قبله توئی قبله نما  
 خود توئی عاشق توئی معشوق و محبوب خدا  
 خود توئی انسان کامل جامع جمیع صفات  
 خود توئی معشوق نیر ازا که حق و باطل  
 یافتی قطب المشایخ خوش خطاب از <sup>مصلح</sup>  
 خود توئی ابن علی یا خواجه بند الهولی  
 خواجه عثمان بهر نی گفتار ترا غیب

سالمک طریقت بادی کل گمزان  
 خود توئی حاجی مطوف سجد گاه عارفان  
 خود توئی رشک گستان خود توئی باغ جنان  
 خود توئی نور و تجلی گشته پنهان و عیان  
 در جبین پاک تو هذا حبیب الشریعان  
 مرکز پر کار و وحدت مخلوق لاسکان  
 یک نظر سوئی گدا کن دالی هندوستان  
 خمر گر بر فقر داری میسر و غوثان



سرب از پافا زده درت بکس حبیب  
 دستگیرش بکن اے دستگیر بکیان  
 ردیف های هو





فی فی مسیح نه طوطی پران برآمده

آن اجب با وجود با مکان برآمده

که جلوه تو نور سلیمان برآمده

حقا که حق بصورت انسان برآمده

آن آفتاب حسن بایوان برآمده

انگیختن محنتی بظهور جمال خویش

ای فخر دین محب بنی چو شدی عیان

شان محمد است علی نام پاک تو



گاه خلیفه و گاه طیب ل

که خضر و گاه موسی عمران برآمده



دیوانگان اهل بهشتیم آه آه

بی قید پیک نامه نوشتم آه آه

ما روزه و نماز بهشتیم آه آه

ما آب گل ز عشق شستیم آه آه

و ز آتش فراق بکشتیم آه آه

شوریدگان حضرت چشتیم آه آه

کردیم یاور دل خود صد هزار بار

سهر ورم طواف کعبه ابرو تو او کنیم

کردیم آه و ناله وزد جوش سحر اشک

جنت حوال یا چه تم فراق است

در یاد اوز جمله گزشتیم آه آه  
اندر زمین دل بهم گزشتیم آه آه

مارا بزد و تقوی طاعت نیست کار  
سوز و گداز و عشق محبت بزد و شو

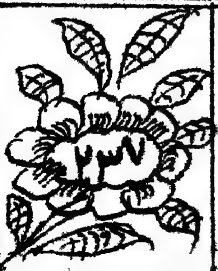


کار و حجاب خوش نش گفتی دعا سلام  
ای صد هزار نامه نوشتیم آه آه  
**دیف یای حکمت**



که س آید نظر هر دم نیازی  
درین مسجد ادا کردم نمازی  
قیامت قاستی فتنه طراری  
که حسنش دل فریبی جان گذاری

بت سن بی نیازی جان گذاری  
کنم سجده میان طاق ابرو  
رخت چون بهتاب و مهر طلعت  
بت نکته نوازی نکته چینی



حسینم لیکه در عشقت اسیرم  
بنام آن خدائے کارساز



البطیحاتی و طسلی

رحمة العالمین چه خوش بختی

شافع روز حشر بی سبی

دافع الهم رافع الکربی

سبقت رحمتی علی غضبی

اگر پسندے یکی ز بے ادبی

ختم مرسل محمد عربی

گفت خالق تراروف و جیم

چون نہ نازیم ماسیہ کاران

نام پاک تو حذر اہل یقین

گفت حق از براست تو

از عبادات سالہا اولی است



کن بجال حبیب بیچارہ

نظرے یا تریشی النسبی



مردم بہ غمت زیر قاری

ہر چند نمودم آہ و رازی

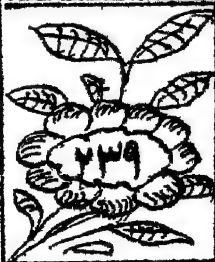
تا کی صنا با نظاری

نے لطف کنی نہ غمگساری

گا ہے نکنی بن نگاہے

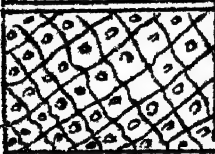
اندر سرت عمر من بسر شد

نئے قاصد و نامہ نے پیامے	قربان تغافل کہ داری
ارنی تو لگو کہ لن ترانی	کی تاب جمال یار داری
مرہم نہ نہی چو بردل من	بیچارہ دلم چرا فکاری
ماسجدہ کنیم پیش آن بت	زاہد تو نماز اگر گذاری
حال دل خستہ چون وہم شرح	خون شد دل من بانتظاری
جانانہ بیا کہ جان بلب شد	در ہجر تو گل شد ست خواری

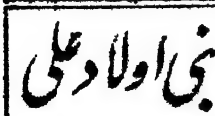


بیچارہ حبیب رانہ پر سی

کاسے کہ چہ حال خویش داری




حافظ عالم اشرف آدم شان محمد ذات غنی



منبع عرفان خاصہ یزدان نور بنی اولاد علی



حیدر اکرم سید اعظم سرور انجم باب مدینہ

 شاه ولایت بجزایت فخر کرامت لمحکم لمحی



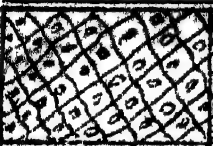
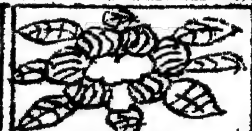
آن خم ابرو دیده جادو چهره گل و بینم یارب

شوقی لقاك رسدی فداك ارحم صنی خیر آبادی



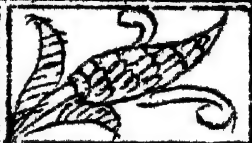
هجر تو ایجان سوخته جانم وصل تو بنشاداب حیاتم

نخن صریض انت طیبی نخن عریب انت نصیری



بادل نالان دیده گریان در سر تو سرگردانم

نخن حبیب انت محبوی کیف بحالی انت نصیری



فاش سیکویم تویی ابن علی ابن علی

حضرت قطب المشایخ خواجه ابوالول

فی الحقیقت تو همیشه شهبود لیلی

شیر صحرای طریقت شاه باز معرفت

وصف پاکت می سر و گویم اگر ناد علی

انتساب قرابت بام تقی شد مقرب

بر درت سرخنی خفی قلبی و جلی

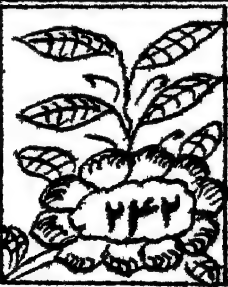
ذکر سیکونید حمدا اگر ان هر صبح بنام

هر که از چشتی کند بیعت بهشتی میشود  
شد حبیبی را اینک از هر ولی

# همچنان فکارساز

در دیکه داد دولت دایم بدست  
چو روح در نظاره گشت این گفت

عشق تو ره نهائے حیرم حجاب است  
بعد از فنا خویش که این غنچه مشکفت



نظاره جمال خدا جز خدا نکند  
خمس



چون باده ز مستی تو هر دم جویند  
ما میگوئیم و دیگران میگویند

در یاد توستان ازل مدبوسند  
از عاقبت کار همه بیهوشند

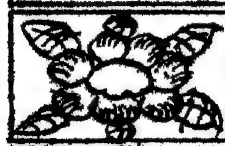
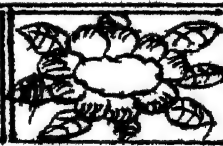
تا بخت کرا بود کرا خواهد دوست

# محسن


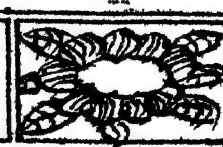
سیدی مرشدی و مولائی      کہ بہ حسن و جمال یکتائی  
بر من خستہ رحم فرمائی      اے بے شایرگان ترا آہوست

اے بے دردگان ترا داروست       

ہے بہت دل پیر پنج نقیب      جلد پورا کرو میرا مطلب  
کیجئے حاصل مرادین میری ب      اے بے شایرگان ترا آہوست

اے بے دردگان ترا داروست       

اندون ہوں فیل مہوار و خیرین      اور پریشان حال دل غمگین  
سیرا تیر عرسو انحر کوئی بہنیں      اے بے شایرگان ترا آہوست

اے بے دردگان ترا داروست       

یا محمد علی امام زمان      تیرا در چہور کرین جاؤن کمان



سیرے اس درد کی کرو دربان | ای بسا شیرگان ترا آہوست

اے بسا دردگان ترا داروست

رحم کر مجھ پہ ابن نبوت رسول | پے بہنہ الولی عطاءے رسول  
عرض حاجت غلام کی ہو قبول | اے بسا شیرگان ترا آہوست

اے بسا دردگان ترا داروست


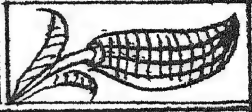
تم بلا شک بنی کے نائب ہو | ہونمین فریاد داد کو پہونچو  
دور سب دشمنوں کو میری کرو | اے بسا شیرگان ترا آہوست

اے بسا دردگان ترا داروست



مین پریشان ہوں شیخ حاضر باثر | سخت حیران ہوں شیخ حاضر باثر  
سینہ بریان ہوں شیخ حاضر باثر | اے بسا شیرگان ترا آہوست

اے بسا دردگان ترا داروست



دو چہان سے کرو مجھ بے غم	در پڑیکی میرے رکھو اب شرم
اے بسا شیرگان ترا آہوت	شاہ تاج کے یہ مجھ پر ظلم و ستم

	اے بسا دردگان ترا داروست	
---	--------------------------	--

تیرے در کا غلام ہر وہ غریب	عاجز و ناتوان و خستہ و صییب
اے بسا شیرگان ترا آہوت	ایسے بیمار کی تمہی ہو طبیب

	اے بسا دردگان ترا داروست	
--	--------------------------	---

تیرے بندہ پہ مرشدِ عالم	اب عدو کر رہا ہے ظلم و ستم
اے بسا شیرگان ترا آہوت	دو کر میرے سب درد و الم

	اے بسا دردگان ترا داروست	
<h1>ربک عیافار</h1>		

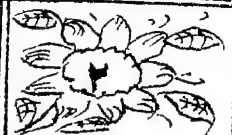
انت سید انت حافظ انت پیر

انت یاشیخ المشایخ و تگمیر

انت مولائی ندارم ماسواک

جز در پاک تو یار و شهنشیر

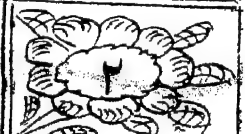
## رباعی



ای امام دو جهان حضرت حیدر  
عاجز و بنده و مکنیت حبیب کتیر

نائب مملکت ختم پیمبر مدد  
بهر اصغر مدد و وزیر پے اکبر مدد

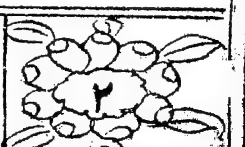
## رباعی



اخی مصطفیٰ باماد کن  
بجال حبیب دل شکسته

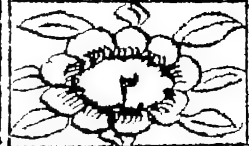
جناب مرتضیٰ باماد کن  
بیا بهر خدا باماد کن

## رباعی



ای حافظ مادی حق آگاه مدد  
برجال حبیب نا توان خسته

وی وارث مرشدان فیجاء مدد  
لله مدد که شریا الله مدد



## رباعی



کجا رفیق کجا همدی کجا خویشی  
نکرد گا ذنگا ہی صنم نزاری او

کہ در طریق ادب سن اود اندیشی  
خطا چه کرد حبیب کیست دل ریشی

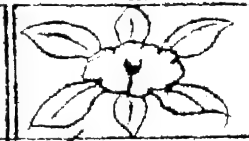


## رباعی



علی شیر خدا با ما مدد کن  
ہمین گوید حبیب ناتوانان

جناب مرتضیٰ با ما مدد کن  
علی موسیٰ رضا با ما مدد کن

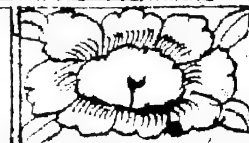


## رباعی



انہج نقائب کن یعنی ترا بہیم  
ایشخ ہر دو عالم بر گورن چو آئی

سویم گاہ افکن یعنی ترا بہیم  
شاہیست بعد مردن یعنی ترا بہیم



## رباعی



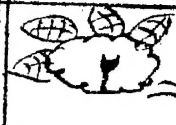
اے راہ نما بحر خدا راہ نما

راہی بنا چونکہ توئی راہ نما

تاکے ایچ پیل کمرہ بنالہ عالم ہمہ گویند ترا راہ نما



## رباعی



و اقف سراشیخی رہنما طلی لبان  
در جهان کس نیست جبا چون محمد چون  
حال خود را با کہ گویم با کہ گویم حال خود  
و اشم لمجا و ما و اچون محمد چون



## اشعار



اِنِّیْ حَبِیْبٌ عَلَیْ سِوَاکَ  
یَا شَیْخَ اعْظَمْ رُوحِیْ فِیْ ذَاکَ  
اَنْظُرْ اِلَیَّکَ فِیْ کُلِّ وَقْتٍ  
اِرْحَمْ عَلَیَّکَ فِیْ کُلِّ حَالٍ



## شعر



ما پیر خدا و مصطفی را  
و انیم یکے نہ فرق صلا



## شعر



سر حیکہ می بنگرم در نظر مہت دوست  
نیت کسی غیر حق فاش کواوست دوست

## شعر

ہفتاد و ہفت سال و دہ ماہ و نہ روز  
سن شریف خواجہ محمد علی ستاین

## شعر

ایک فرزند جنابے تفضی و لا توئی  
یا معین الدین جستی سریر اعلیٰ توئی

## شعر

ای شیخ ہمدرد عالم نظرے کنی بجالم  
سن درہ کمینہ تو نور کبریا می

## شعر

جانم زود بیا دیدہ زیر پات  
بر دلم شور لب خندہ لبیر سودا

## شعر

دنیا خواہم از تو نہ عقبی طلبم  
اے بار خدا از تو ترامی طلبم



شعر

چشم رحمت بکشان نظر ثابانه | لطف کن لطف که بیگانه شود یوانه

شعر

جیلا بهر سود ویدم به | ندیدم بغیر از تو دیگر کسی

بے لگات

در مطبع مخدومی المرتضوی واقع بسندرمی دراب

صفر المنظر ۱۳۰۹ هجری النبوی

صلی الله علیه وسلم طبعه



